رسول اللہ کے اخلاق حسنہ

مختلف مصنفین، فارسی سے ترجمہ

رسول اكرم(ص) كے اخلاق حسنه پر ايك نظر

فہرست

پہلا سبق :
• ادب و سنت
• ادب اور اخلاق ميں فرق
• رسول اكرم (ص) كے ادب كى خصوصيت
• رسول خدا (ص) كے آداب
• وقت نماز
• دعا كے وقت تسبيح و تقديس
• بارگاہ الہى ميں تضرع اور نيازمند ى كا اظہار
• لوگوں كے ساتھ حسن معاشرت
• گفتگو
• مزاح
• كلام كى تكرار
• انس و محبت
دوسرا سبق :
• لوگوں كے ساتھ آنحضرت(ص) كا برتاؤ
• سلام
• مصافحہ
• رخصت كے وقت
• پكارتے وقت پكار كا جواب
• ظاہرى آرائشے
• مہمان نوازى كے كچھ آداب
• عيادت كے آداب
• كچھ اپني ذات كے حوالے سے آداب
• كھانے كے آداب
• سفر كے آداب
• سونے كے آداب
تيسرا سبق :
• پيغمبر اكرم كا طرز معاشرت
• صاحبان فضيلت كا اكرام
• حاتم كى بيٹى
• بافضيلت اسير
• نيك اقدار كو زندہ كرنا اور وجود ميں لانا
• رخصت اور استقبال
• جہاد ميں پيش قدمى كرنے والوں كا اكرام
• شہداء اور ان كے خاندان كا اكرام
• ايمان يا دولت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

• ثروت مند شرفاء یا غریب مومن
چوتھا سبق :
• پیغمبر اکرم (ص) کی مہربانیاں
• گھر والوں سے محبت و مہربانی
• امام زین العابدین (ع) کا خادم
• اصحاب سے محبت
• بچوں اور یتیموں پر مہربانی
• امام یتیموں کے باپ
• گناہ گاروں پر مہربانی
• اسیروں پر مہربانی
• دوسرونکے حقوق کا احترام
• بیت المال کی حفاظت
• حضرت علی (ع) اوربیت المال
• بے نیازی کا جذبہ پیدا کرنا
• بے نیاز اور بڈے کٹے آدمی کیلئے صدقہ حلال نہیں
• ایك دوسرے کی مدد کرنا
• دشمنوں کے ساتھ آپکا برتاؤ
پانچواں سبق :
• عہد کا پورا کرنا
• پیغمبر اکرم (ص) کے عہد و پیمان
• پیغمبر (ص) کے ذاتی عہد و پیمان
• اجتماعی معاہدوں کی پابندی
• مشرکین سے معاہدوں کی پابندی

چھٹا سبق:
• یہودیوں کے ساتھ آنحضرت(ص) کے معاہدے
• معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ آپکا برتاؤ
• بنی قینقاع کے یہودیوں کی پیمان شکنی
• بنی نضیر کے یہودیوں کی پیمان شکنی
• بنی قریظہ کے یہودیوں کی عہد شکنی

ساتواں سبق :
• صبر و استقامت
• رسول خدا (ص) صابر اور کامیاب
• مختلف قسم کی بہت سی مخالفتیں اور اذیتیں
• زبانوں کے زخم

آٹھواں سبق :
• جسمانی اذیت
• میدان جنگ میں صبر کا مظاہرہ
• رسول خدا(ص) کی استقامت
• کفار و مشرکین سے عدم موافقت
• دھمکی اور لالچ

• ابوجہل کی دھمکی

نواں سبق:
• پیغمبر (ص) رحمت
• عفو، کمال کا پیش خیمہ
• عفو میں دنیا اور آخرت کی عزت
• رسول خدا(ص) کی عزت
• اقتدار کے باوجود درگذر
• لطف و مہربانی کا دن
• آپکے چچا حمزہ کا قاتل
• ابوسفیان کی بیوی ہند
• ابن زبعری
• مولائے کاءنات حضرت علی (ع)

دسواں سبق :
• بدزبانی کرنے والوں سے درگزر
• اعرابی کا واقعہ
• امام حسن مجتبی (ع) اور شامی شخص
• امام سجاد (ع) اور آپکا ايك دشمن
• مالك اشتر كی مہربانی اور عفو
• ظالم سے درگذر
• امام زین العابدین (ع) اور ہشام
• امام رضا (ع) اور جلودی
• سازش کرنے والے کی معانی
• ايك اعرابی كا واقعہ
• یہودیہ عورت کی مسموم غذا
• علی (ع) اور ابن ملجم
• سختی
• مخزومیہ عورت

گیارہواں سبق :
• شرح صدر 173
• وسعت قلب پیغمبر (ص)
• بدعا کی جگہ دعا
• ايك اعرابی کی ہدایت
• تسلیم اور عبودیت
• پیغمبر (ص) کی نماز
• پیغمبر (ص) کی دعا
• پیغمبر (ص) کا استغفار
• پیغمبر (ص) کا روزہ
• رسول خدا(ص) کا اعتکاف
• خدا کی مرضی پرخوش ہونا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بارہواں سبق :

• مدد اور تعاون
• جناب ابوطالب کے ساتھ تعاون
• مسجد مدینہ کی تعمیر میں شرکت
• خندق کھودنے میں پیغمبر(ص) کی شرکت
• کھانا تیار کرنے میں پیغمبر(ص) کی شرکت
• شجاعت رسول خدا(ص)

تیرہواں سبق:

• پیغمبر اکرم(ص) کی بخشش و عطا
• سخاوت کی تعریف
• سخاوت کی اہمیت
• سخاوت کے آثار
• اصحاب کی روایت کے مطابق پیغمبر (ص) کی سخاوت

چودھواں سبق:

• سخاوت پیغمبر (ص) کی خداداد صفت 210
• صدقہ کو حقیر جاننا
• رسول خدا(ص) کی کمال سخاوت یا ایثار
• دو طرح کے مساءل
• پیغمبر (ص) کی بخشش کے نمونے
• لباس کا عطیہ
• ایك بابرکت درہم
• سخاوت مندانہ معاملہ

پندرہواں سبق:

• دعا
• دعاکی اہمیت اور اسکا اثر
• دعا کے وقت آنحضرت (ص) کی کیفیت
• عبادت کے اوقات میں دعا
• دعا اور روزمرہ کے امور

سولہواں سبق :

• خاص جگہوں پر پڑھی جانیوالی دعا
• دعا رویت ہلال
• ماہ رمضان کے چاند دیکھنے کے بعد کی دعا
• دعائے روز عرفہ
• سال نو کی دعا
• جنگ بدر میں پیغمبر(ص) کی دعا
• جنگ خندق میں پیغمبر (ص) کی دعا
• بارش برسنے کیلئے دعا
• وقت آخر کی دعا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سترہواں سبق :
• حسن کلام
• رسول خدا(ص) کے کلام کا حسن اور جذابیت
• رسول خدا (ص) کا مزاح
• مزاح مگر حق
• رسول خدا(ص) کی مزاح کے نمونے
• اصحاب کی مزاح

اٹھارہواں سبق :
• تواضع
• بادشاہ نہیں پیغمبر (ص)
• اصحاب کے ساتھ تواضع
• اصحاب کے ساتھ گفتگو کا انداز
• بچوں کے ساتھ تواضع کے ساتھ برتاؤ
• ذاتی کاموں میں مدد نہ لینا
• رسول خدا (ص) کی انکساری کے اور نمونے

انیسواں سبق:
• پاکیزگی اور آرائشے
• ظاہری و باطنی طہارت
• پیغمبر (ص) کا لباس
• خوشبو کا ا ستعمال
• مسواك کرنا
• مسواك رسول اللہ (ص) کی سنت

بیسواں سبق:
• کنگھی کرنا اور دیگر امور
• سر کے بالوں کی لمبائي
• بالوں میں خضاب لگانا
• انگوٹھی
• جسم کی صفائي
• تیل کی مالش
• سرمہ لگانا

كتاب:رسول اكرم(ص) كے اخلاق حسنہ پر ايك نظر
تأليف : مركز تحقيقات علوم اسلامي
ترجمہ : معارف اسلام پبلشرز

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہلا سبق:
(ادب و سنت)

رسول اسلام (ص) کے آداب و سنن کو پیش کرنے سے قبل مناسب ہے کہ ادب اور سنت کی حقیقت کے بارے میں گفتگو ہوجائے _
ادب: علمائے علم لغت نے لفظ ادب کے چند معانی بیان کئے ہیں ، اٹھنے بیٹھنے میں تہذیب اور حسن اخلاق کی رعایت اور پسندیدہ خصال کا اجتماع ادب ہے(1)
مندرجہ بالا معنی کے پیش نظر در حقیقت ادب ایسا بہترین طریقہ ہے جسے کوئي شخص اپنے معمول کے مطابق اعمال کی انجام دہی میں اس طرح اختیار کرے کہ عقل مندوں کی نظر
میں داد و تحسین کا مستحق قرار پائے ، یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ " ادب وہ ظرافت عمل اور خوبصورت چال چلن ہے جسکا سرچشمہ لطافت روح اور پاکیزگی طینت ہے " مندرجہ ذیل دو نکتوں پر غور کرنے سے اسلامی ثقافت میں ادب کا مفہوم بہت واضح ہوجاتاہے_

----
1) (لغت نامہ دہخدا مادہ ادب)_

پہلا نکتہ :
عمل اسوقت ظریف اور بہترین قرار پاتاہے جب شریعت سے اس کی اجازت ہو اور حرمت کے عنوان سے اس سے منع نہ کیا گیا ہو_
لہذا ظلم ، جھوٹ، خیانت ، برے اور ناپسندیدہ کام کیلئے لفظ ادب کا استعمال نہیں ہو سکتا دوسری بات یہ ہے کہ عمل اختیاری ہو یعنی اسکو کئي صورتوں میں اپنے اختیار سے انجام دینا ممکن ہو پھر انسان اسے اسی طرح انجام دے کہ مصداق ادب بن جائے
(1) _

دوسرا نکتہ :
حسن کے اس معنی میں کہ عمل زندگی کی آبرو کے مطابق ہو، کوئي اختلاف نہیں ہے لیکن اس معنی کے اپنے حقاءق سے مطابقت میں بڑے معاشروں مثلاً مختلف اقوام ، ملل ، ادیان اور مذاہب کی نظر میں اسی طرح چھوٹے معاشروں جیسے خاندانوں کی نظر میں بہت ہی مختلف ہے _چونکہ نیك کام کو اچھے کام سے جدا کرنے کے سلسلہ میں لوگوں میں مختلف نظریات ہیں مثلاً بہت سی چیزیں جو ایك قوم کے درمیان آداب میں سے شمار کی جاتی ہیں، جبکہ دوسری اقوام کے نزدیك ان کو ادب نہیں کہا جاتا اور بہت سے کام ایسے ہیں جو ایك قوم کی نظر میں پسندیدہ ہیں لیکن دوسری قوموں کی نظر میں برے ہیں(1)

----
1)(المیزان جلد 2 ص 105)_
2)(المیزان جلد 2 ص 105)_

اس دوسرے نکتہ کو نگاہ میں رکھنے کی بعد آداب رسول اکرم (ص) کی قدر و قیمت اس وجہ سے ہے کہ آپ کی تربیت خدا نے کی ہے اور خدا ہی نے آپ کو ادب کی دولت سے نوازا ہے نیز آپ کے آداب ، زندگی کے حقیقی مقاصد سے ہم آہنگ ہیں اور حسن کے واقعی اور حقیقی مصداق ہیں _
امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:
"ان اللہ عزوجل ادب نبیہ (ص) علی محبتہ فقال : انك لعلی خلق عظیم"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا نے اپنی محبت و عنایت سے اپنے پیغمبر(ص) کی تربیت کی ہے اس کے بعد فرمایاہے کہ: آپ(ص) خلق عظیم پر فاءز ہیں (1)
آنحضرت (ص) کے جو آداب بطور یادگار موجود ہیں ان کی رعایت کرنا در حقیقت خدا کے بتائے ہوئے راستے " صراط مستقیم " کو طے کرنا اور کاءنات کی سنت جاریہ اور قوانین سے ہم آہنگی ہے_

----
1)(اصول کافی جلد 2 ص 2 ترجمہ سید جواد مصطفوي)_

ادب اور اخلاق میں فرق
باوجودی کہ بادی النظر میں دونوں لفظوں کے معنی میں فرق نظر نہیں آتاہے لیکن تحقیق کے اعتبار سے ادب اور اخلاق کے معنی میں فرق ہے _
علامہ طباطبائي ان دونوں لفظوں کے فرق کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
ہر معاشرہ کے آداب و رسوم اس معاشرہ کے افکار اور اخلاقی خصوصیات کے آئینہ دار ہوتے ہیں اس لئے کہ معاشرتی آداب کا سرچشمہ مقاصد ہیں اور مقاصد اجتماعي، فطری اور تاریخی عوامل سے وجود میں آتے ہیں ممکن ہے بعض لوگ یہ خیال کریں کہ آداب و اخلاق ایك ہی چیز کے دو نام ہیں لیکن ایسا نہیں ہے اسلئے کہ روح کے راسخ ملکہ کا نام اخلاق ہے در حقیقت روح کے اوصاف کا نام اخلاق ہے لیکن ادب وہ بہترین اور حسین صورتیں ہیں کہ جس سے انسان کے انجام پانے والے اعمال متصف ہوتے ہیں (1)
ادب اور اخلاق کے درمیان اس فرق پر غور کرنے کے بعد کہا جاسکتاہے کہ خلق میں اچھی اور بری صفت ہوتی ہے لیکن ادب میں فعل و عمل کی خوبی کی علاوہ اور کچھ نہیں ہوتا، دوسرے لفظوں میں یوں کہاجائے کہ اخلاق اچھا یا برا ہوسکتاہے لیکن ادب اچھا یا برا نہیں ہوسکتا_

----
1)المیزان جلد 12 ص 106_

رسول اکرم (ص) کے ادب کی خصوصیت
روزمرہ کی زندگی کے اعمال میں رسول خدا (ص) نے جن آداب سے کام لیاہے ان سے آپ نے اعمال کو خوبصورت و لطیف اور خوشنما بنادیا اور ان کو اخلاقی قدر وقیمت بخش دی _
آپ کی سیرت کا یہ حسن و زیبائي آپ کی روح لطیف ، قلب ناز ك ا5ور طبع ظریف کی دین تھی جن کو بیان کرنے سے ذوق سلیم اورحسن پرست روح کو نشاط حاصل ہوتی ہے اور اس بیان کو سن کر طبع عالی کو مزید بلندی ملتی ہے _ رسول خدا (ص) کی سیرت کے مجموعہ میں مندرجہ ذیل اوصاف نمایاں طور پر نظر آتے ہیں _
الف: حسن وزیبائي ب: نرمی و لطافت ج: وقار و متانت
ان آداب اور پسندیدہ اوصاف کے سبب آپ(ص) نے جاہل عرب کی بدخوئي ، سخت کلامی و بدزبانی اور سنگدلی کو نرمی ، حسن اور عطوفت و مہربانی میں بدل دیا، آپ (ص) نے ان کے دل میں برادری کا بیچ بویا اور امت مسلمہ کے درمیان آپ (ص) نے اتحاد کی داغ بیل ڈالي_

رسول خدا (ص) کے آداب
اپنے مدمقابل کے ساتھ آپ (ص) کا جو سلوك تھا اس کے اعتبار سے آپ (ص) کے آداب تین حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں _
1_ خداوند عالم کے روبرو آپ (ص) کے آداب
2_ لوگوں کے ساتھ معاشرت کے آداب
3 _ انفرادی اور ذاتی آداب
انہیں سے ہر ایك کی مختلف قسمیں ہیں جن کو آءندہ بیان کیا جائے گا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا کے حضور میں
بارگاہ خداوندی میں رسول خدا (ص) کی دعائیں بڑے ہی مخصوص آداب کے ساتھ ہوتی تھیں یہ دعائیں خدا سے آپ (ص) کے عمیق ربط کا پتہ دیتی ہیں_

وقت نماز
نماز آپ (ص) کی آنکھوں کا نور تھی ،آپ (ص) نماز کو بہت عزیز رکھتے تھے چنانچہ آپ (ص) ہر نماز کو وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرتے تھے ، بہت زیادہ نمازیں پڑھتے اور نماز کے وقت اپنے آپ (ص) کو مکمل طور پر خدا کے سامنے محسوس کرتے تھے_
نماز کے وقت آنحضرت (ص) کے اہتمام کے متعلق آپ (ص) کی ایک زوجہ کا بیان ہے کہ "رسول خدا (ص) ہم سے باتیں کرتے اور ہم ان سے محو گفتگو ہوتے ، لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ (ص) کی ایسی حالت ہوجاتی تھی گویا کہ آپ (ص) نہ ہم کو پہچان رہے ہیں اور نہ ہم
آپ (ص) کو پہچان رہے ہیں(1)
منقول ہے کہ آپ (ص) پورے ا شتیاق کے ساتھ نماز کے وقت کا انتظار کرتے اور اسی کی طرف متوجہ رہتے تھے اور جیسے ہی نماز کا وقت آجاتا آپ (ص) مؤذن سے فرماتے "اے بلال مجھے اذان نماز کے ذریعہ شاد کردو" (2)
امام جعفر صاد ق (ع) سے روایت ہے " نماز مغرب کے وقت آپ (ص) کسی بھی کام کو نماز پر مقدم نہیں کرتے تھے اوراول وقت ، نماز مغرب ادا کرتے تھے (3) منقول ہے کہ "رسول خدا (ص) نماز واجب سے دو گنا زیادہ مستحب نمازیں پڑھا کرتے تھے اور واجب روزے سے دوگنے مستحب روزے رکھتے تھے_(4)
روحانی عروج میں آپ (ص) کو ایسا حضور قلب حاصل تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا، منقول ہے کہ جب رسول خدا (ص) نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو خوف خدا سے آپ (ص) کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا اور آپ (ص) کی بڑی دردناک آواز سنی جاتی تھي(5)

---

1) سنن النبی ص 251_
2) سنن النبی ص 268_
3) سنن النبی ص_
4) سنن النبی ص 234_
5) سنن النبی ص251_

جب آپ (ص) نماز زپڑھتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئي کپڑا ہے جو زمین پر پڑا ہوا ہے(1) حضرت امام جعفر صادق (ع) نے رسول خدا (ص) کی نماز شب کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایاہے :
"رات کو جب آپ (ص) سونا چاہتے تھے تو ، ایك برتن میں اپنے سرہانے پانی رکھ دیتے تھے آپ (ص) مسواك بھی بستر کے نیچے رکھ کر سوتے تھے،آپ (ص) اتنا سوتے تھے جتنا خدا چاہتا تھا، جب بیدار ہوتے تو بیٹھ جاتے اور آسمان کی طرف نظر کرکے سورہ آل عمران کی آیات" ان فی خلق السموات والارض الخ" پڑھتے اس کے بعد مسواك کرتے ، وضو فرماتے اور مقام نماز پر پہونچ کر نماز شب میں سے چار رکعت نماز ادا کرتے، ہر رکعت میں قراءت کے بقدر ، رکوع اور رکوع کے بقدر ، سجدہ فرماتے تھے اس قدر رکوع طولانی کرتے کہ کہا جاتا کہ کب رکوع کو تمام کریں گے اور سجدہ میں جائیں گے اسی طرح انکا سجدہ اتنا طویل ہوتا کہ کہا جاتا کب سر اٹھائیں گے اس کے بعد آپ (ص) پھر بستر پر تشریف لے جاتے اوراتنا ہی سوتے تھے جتنا خدا چاہتا تھا_اس کے بعد پھر بیدار ہوتے اور بیٹھ جاتے ، نگاہیں اسمان کی طرف اٹھاکر انہیں آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر مسواك کرتے ، وضو فرماتے ، مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز شب میں سے پھر چار رکعت نماز پڑھتے یہ نماز بھی اسی انداز سے ادا ہوتی جس انداز سے اس سے پہلے چار رکعت ادا ہوئي تھی ، پھر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) سنن النبی ص 268_

تھوڑی دیر سونے کے بعد بیدار ہوتے اور آسمان کی طرف نگاہ کرکے انہیں آیتوں کی تلاوت فرماتے ، مسواك اور وضو سے فارغ ہوکر تین رکعت نماز شفع و وتر اور دو رکعت نماز نافلہ صبح پڑھتے پھر نماز صبح ادا کرنے کیلئے مسجد میں تشریف لے جاتے"(1)
آنحضرت نے ابوذر سے ایك گفتگو کے ذیل میں نماز کی اس کوشش اور ادائیگی کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:" اے ابوذر میری آنکھوں کا نور خدا نے نماز میں رکھاہے اوراس نے جس طرح کھانے کو بھوکے کیلئے اور پانی کو پیاسے کیلئے محبوب قرار دیا ہے اسی طرح نماز کو میرے لئے محبوب قرار دیا ہے، بھوکا کھانا کھانے کے بعد سیر اور پیاساپانی پینے کے بعد سیراب ہوجاتاہے لیکن میں نماز پڑھنے سے سیراب نہیں ہوتا" (2)

دعا کے وقت تسبیح و تقدیس
آپ کے شب و روز کا زیادہ تر حصہ دعا و مناجات میں گذرجاتا تھا آپ سے بہت ساری دعائیں نقل ہوئي ہیں آپ کی دعائیں خداوند عالم کی تسبیح و تقدیس سے مزین ہیں ، آپ نے توحید کا سبق، معارف الہی کی گہرائي، خود شناسی اور خودسازی کے تعمیری اور تخلیقي

----
1) سنن النبی ص 241_
2)سنن النبی ص 269_

علوم ان دعاؤں میں بیان فرمادیئے ہیں ان دعاؤں میں سے ایك دعا وہ بھی ہے کہ جب آپ (ص) کی خدمت میں کھانا لایا جاتا تھا تو آپ (ص) پڑھا کرتے تھے:
"سبحانك اللہم ما احسن ما تبتلینا سبحانك اللہم ما اکثر ما تعطینا سبحانك اللہم ما اکثر ما تعافینا اللہم اوسع علینا و علی فقراء المومنین"(1)
خدایا تو منزہ ہے تو کتنی اچھی طرح ہم کو آزماتاہے، خدایا تو پاکیزہ ہے تو ہم پر کتنی زیادہ بخشش کرتاہے، خدا یا تو پاکیزہ ہے تو ہم سے کس قدر درگذر کرتاہے، پالنے والے ہم کو اور حاجتمند مؤمنین کو فراخی عطا فرما_

بارگاہ الہی میں تضرع اور نیازمندی کا اظہار
آنحضرت (ص) خدا کی عظمت و جلالت سے واقف تھے لہذا جب تك دعا کرتے رہتے تھے اسوقت تك اپنے اوپر تضرع اور نیازمندی کی حالت طاری رکھتے تھے، سیدالشہداء امام حسین (ع) رسول خدا (ص) کی دعا کے آداب کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :
"کان رسول اللہ (ص) یرفع یدیہ اذ ابتہل و دعا کما یستطعم المسکین " (2)

----
1) اعیان الشیعہ ج1 ص306_
2)سنن النبی ص 315_

رسول (ص) بارگاہ خدا میں تضرع اور دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو اس طرح بلند کرتے تھے جیسے کوئي نادار کھانا مانگ رہاہو_

لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت
رسول اکر م (ص) کی نمایاں خصوصیتوں میں سے ایك خصوصیت لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت ہے ، آپ تربیت الہی سے مالامال تھے اس بناپر معاشرت ، نشست و برخاست میں لوگوں کےساتھ ایسے ادب سے پیش آتے تھے کہ سخت مخالف کو بھی شرمندہ کردیتے تھے اور نصیحت حاصل کرنے والے مؤمنین کی فضیلت میں اضافہ ہوجاتا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ کی معاشرت کے آداب، اخلاق کی کتابوں میں تفصیلی طور پر مرقوم ہیں _ہم اس مختصر وقت میں چند آداب کو بیان کررہے ہیں امید ہے کہ ہمارے لئے رسول خدا (ص) کے ا دب سے آراستہ ہونے کا باعث ہو:

گفتگو

بات کرتے وقت کشادہ روئي اور مہربانی کو ظاہر کرنے والا تبسم آپ کے کلام کو شیریں اور دل نشیں بنادیتا تھا روایت میں ہے کہ :

"کان رسول اللہ اذا حدث بحدیث تبسم فی حدیثہ" (1)

بات کرتے وقت رسول اکرم (ص) تبسم فرماتے تھے_

ظاہر ہے کہ کشادہ روئي سے باتیں کرنے سے ہر ایك کو اس بات کا موقع ملتا تھا کہ وہ آپ (ص) کی عظمت و منزلت سے مرعوب ہوئے بغیر نہایت اطمینان کے ساتھ آپ(ص) سے گفتگو کرے، اپنے ضمیر کی آواز کو کھل کر بیان کرے اور اپنی حاجت و دل کی بات آپ (ص) کے سامنے پیش کرے_

سامنے والے کی بات کو آپ (ص) کبھی منقطع نہیں کرتے تھے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئي آپ (ص) سے گفتگو کا آغاز کرے تو آپ (ص) پہلے ہی اسکو خاموش کردیں (2)

مزاح

مؤمنین کا دل خوش کرنے کیلئے آنحضرت (ص) کبھی مزاح بھی فرمایا کرتے تھے، لیکن تحقیر و تمسخر آمیز، ناحق اور ناپسندیدہ بات آپ (ص) کی کلام میں نظر نہیں آتی تھي_

"عن الصادق (ع) قال ما من مؤمن الا وفیہ دعابة و کان رسول اللہ یدعب و لا یقول الاحقا" (3)

---

1) سنن النبی ص48 بحار ج6 ص 298_

2)مکارم الاخلاق ص 23_

3)سنن النبی ص 49_

امام صادق (ع) سے نقل ہوا ہے کہ : کوئي مؤمن ایسا نہیں ہے جس میں حس مزاح نہ ہو، رسول خدا (ص) مزاح فرماتے تھے اور حق کے علاوہ کچھ نہیں کہتے تھے_

آپ کے مزاح کے کچھ نمونے یہاں نقل کئے جاتے ہیں :

"قال (ص) لاحد لا تنس یا ذالاذنین " (1)

پیغمبر خدا (ص) نے ایك شخص سے فرمایا: اے دو کان والے فراموش نہ کر_

انصار کی ایك بوڑھی عورت نے آنحضرت (ص) سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے دعا فرمادیں کہ میں بھی جنتی ہوجاؤں حضرت (ص) نے فرمایا: " بوڑھی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گي" وہ عورت رونے لگی آنحضرت (ص) مسکرائے اور فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا ;

"انا انشأناہن انشاءً فجعلنا ہن ابکاراً " (2)

ہم نے بہشتی عورتوں کو پیدا کیا اور ان کو باکرہ قرار دیا _

کلام کی تکرار

رسول خدا (ص) کی گفتگو کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ (ص) بات کو اچھی طرح سمجھا دیتے تھے_

---

1)بحارالانوار ج16 ص 294_

2)سورہ واقعہ آیت 35 و 36_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابن عباس سے منقول ہے : جب رسول خدا (ص) کوئي بات کہتے یا آپ(ص) سے کوئي سوال ہوتا تھا تو تین مرتبہ تکرار فرماتے یہاں تك کہ سوال کرنے والا بخوبی سمجھ جائے اور دوسرے افرادآنحضرت (ص) کے قول کی طرف متوجہ ہوجائیں _

انس و محبت

پیغمبر خدا (ص) کو اپنے اصحاب و انصار سے بہت انس و محبت تھی ان کی نشستوں میں شرکت کرتے اور ان سے گفتگو فرماتے تھے آپ (ص) ان نشستوں میں مخصوص ادب کی رعایت فرماتے تھے_

حضرت امیر المؤمنین آپ کی شیرین بزم کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں " : ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ پیغمبر خد ا (ص) کسی کے سامنے اپنا پاؤں پھیلاتے ہوں" (1)

پیغمبر (ص) کی بزم کے بارے میں آپ کے ایك صحابی بیان فرماتے ہیں " جب ہم لوگ رسول خدا (ص) کے پاس آتے تھے تو داءرہ کی صورت میں بیٹھتے تھے" (2)

جلیل القدر صحابی جناب ابوذر بیان کرتے ہیں " رسول خدا (ص) جب اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے تو کسی انجانے آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوسکتا تھا کہ پیغمبر (ص) کون ہیں آخر

----

1) مکارم الاخلاق ص 22_

2) سنن النبی ص 70_

کا ر اسے پوچھنا پڑتا تھا ہم لوگوں نے حضور(ص) سے یہ درخواست کی کہ آپ ایسی جگہ بیٹھیں کہ اگر کوئي اجنبی آدمی آجائے تو آپ (ص) کو پہچان لے ، اسکے بعد ہم لوگوں نے مٹی کا ایك چبوترہ بنایا آپ (ص) اس چبوترہ پر تشریف فرماہو تے تھے اور ہم لوگ آپ (ص) کے پاس بیٹھتے تھے_(1)

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں: رسول خدا (ص) جب کسی کے ساتھ بیٹھتے تو جب تك وہ موجود رہتا تھا حضرت (ص) اپنے لباس اور زینت والی چیزوں کو جسم سے جدا نہیں کرتے تھے (2)

مجموعہ ورام میں روایت کی گئي ہے " پیغمبر (ص) کی سنت یہ ہے کہ جب لوگوں کے مجمع میں بات کرو تو ان میں سے ایك ہی فرد کو متوجہ نہ کرو بلکہ سارے افراد پر نظر رکھو(3)

----

1) سنن النبی ص63_

2)سنن النبی ص48_

3)سنن النبی ص47_

خلاصہ درس

1)علمائے علم لغت نے لفظ ادب کے جو معنی بیان کئے ہیں ان پر غور کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ در حقیقت ظرافت عمل اور ایسے نیك چال چلن کا نام ادب ہے کہ جس کا سرچشمہ لطافت روح اور طینت کی پاکیزگی ہے _

2) آنحضرت (ص) کے ادب کی قدر و قیمت اس عنوان سے ہے کہ آپ خدا کی بارگاہ کے تربیت یافتہ اور اس کے سکھائے ہوئے ادب سے آراستہ و پیراستہ تھے_

3) اخلاق و آداب ، میں فرق یہ ہے کہ اخلاق میں اچھائي اور برائي دونوں ہوتی ہیں مگر ادب میں حسن عمل کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا_

4) رسول خدا (ص) نے روزمرہ کی زندگی کے اعمال میں جن طریقوں اور آداب کو اپنایا، وہ ایسے تھے کہ جنہوں نے اعمال کو خوبصورتی لطافت اور حسن عطا کیا اور انہیں اخلاقی قدروں کا حامل بنادیا_

5) رسول اللہ (ص) کی سیرت میں مندرجہ ذیل اوصاف نمایاں طور پر نظر آتے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الف:حسن و زيبائي ب: نرمی اور لطافت ج: وقار و متانت
6) مدمقابل کے سامنے جو آپ (ص) کے آداب تھے ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتاہے:
1_ خدا کے بالمقابل آپ (ص) کے آداب
2_ لوگوں کی ساتھ معاشرت کے آداب
3_فردی اور ذاتی آداب

سوالات :
1 _ ادب کے معنی لکھئے؟
2_ ادب اور اخلاق کا فرق تحریر کیجئے؟
3 _ پیغمبر اکرم (ص) کے آداب کے کتنے حصے ہیں؟
4 _ نماز کے وقت آپ (ص) کے آداب کا اجمالی طور پر جاءزہ لیجئے_
5 _لوگوں سے معاشرت کے وقت آپ (ص) کے کیا آداب تھے؟ اجمالی طور پر بیان کیجئے_

دوسرا سبق:

دوسرا سبق:
(لوگوں کے ساتھ آنحضرت (ص) کا برتاؤ)

رسول اکرم کے برتاؤ میں گرمجوشی کشش اور متانت موجودہ تھی چھوٹے،بڑے فقیر اور غنی ہر ایك سے آپ (ص) کے ملنے جلنے میں وہ ادب نظر آتاہے جو آپ کی عظمت اور وسیع النظری کو اجاگر کرتاہے_

سلام
چھوٹے بڑے ہر ایك سے ملنے کا آغاز آپ (ص) سلام سے کرتے اور سبقت فرماتے تھے _
قرآن کریم نے سلام کے جواب کے لئے جو آداب بیان کئے ہیں ان میں سے ایك چیز یہ ہے کہ سلام کا اچھے انداز سے جواب دیا جائے ارشاد ہے :
"و اذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منہا او ردوھا"(1)
اور جب کوئي شخص تمہیں سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں بہتر طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو_
رسول خدا (ص) دوسروں کے جواب میں اس قرآنی ادب کی ایك خاص قسم کی ظرافت سے رعایت فرماتے تھے_
جناب سلمان فارسی سے منقول ہے کہ ایك شخص رسول خدا (ص) کی خدمت میں پہنچا اور اس نے کہا : السلام علیك یا رسول اللہ پیغمبر (ص) نے جواب دیا وعلیك و رحمة اللہ ، دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا : السلام علیك یا رسول اللہ و رحمة اللہ آپ (ص) نے جواب مینفرمایا : و علیك و رحمة اللہ و برکاتہ تیسرا شخص آیا اور اس نے کہا : السلام علیك و رحمة اللہ و برکاتہ آنحضرت نے فرمایا: و علیك اس شخص نے پیغمبر (ص) سے کہا کہ فلاں آپ (ص) کے پاس آئے انہوننے سلام کیا تو آپ نے ان کے جواب میں میرے جواب سے زیادہ کلمات ارشاد فرمائے ؟آنحضرت (ص) نے فرمایا تم نے ہمارے واسطے کوئي چیز چھوڑی ہی نہیں ، خداوند نے فرمایا ہے :

----
1)سورہ نساء 86_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منہا او ردوہا" (1)

اور جب کوئي شخص سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں بہتر طریقہ سے سلام کیا کرو یا وہی لفظ جواب میں کہدیا کرو_

مصافحہ
رسول خدا (ص) کی یادگار ایك اسلامی طریقہ مصافحہ کرنا بھی ہے _آپ کے مصافحہ کے آداب کو امیر المؤمنین بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ " ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا (ص) نے کسی سے مصافحہ کیا ہو اور اس شخص سے پہلے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہو" (2)
امام جعفر صادق نے اس سلسلہ میں فرمایا" جب لوگوں نے اس بات کو سمجھ لیا تو حضرت سے مصافحہ کرنے میں جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتے تھے"(3)

رخصت کے وقت
مؤمنین کو رخصت کرتے وقت رسول خدا (ص) ان کے لئے دعائے خیر کیا کرتے تھے; ان کو خیر و نیکی کے مرکب پر بٹھاتے اور تقوی کا توشہ ان کےساتھ کرتے تھے_

----

1) تفسیر در المنثور ج2 ص 188_
2) مکارم الاخلاق ص 23_
3) سنن النبی ص 48_

ایك صحابی کو رخصت کرتے وقت فرمایا:
" زودك الله التقوی و غفرذنبك و لقاك الخیر حیث کنت " (1)
خداوند عالم خداوندعالم تمہارا توشہ سفر تقوي قرار دے، تمہارے گناہ معاف کردے اور تم جہاں کہیں بھی رہو تم تك خیر پہنچاتارہے_

پکارتے وقت
اصحاب کو پکارنے میں آپکا انداز نہایت محترمانہ ہوتا تھا آنحضرت(ص) اپنے اصحاب کے احترام اور ان کے قلبی لگاؤ کیلئے ان کو کنیت سے پکارتے تھے اور اگر کسی کی کوئي کنیت نہیںہوتی تھی تو اس کیلئے معین کردیتے تھے پھر تو دوسرے لوگ بھی اسی کنیت سے ان کو پکارنے لگتے تھے اس طرح آپ صاحب اولاد اور بے اولاد عورتوں، یہاں تك کہ بچوں کیلئے کنیت معین فرماتے تھے اور اس طرح سب کا دل موہ لے لیتے تھے (1)_

پکار کا جواب
آنحضرت (ص) جس طرح کسی کو پکارنے میں احترام ملحوظ نظر رکھتے تھے ویسے ہی آپ (ص) کے کسی کی آواز پر لبیك کہنے میں بھی کسر نفسی اور احترام کے جذبات ملے جلے ہوتے تھے_

----

1)مکارم الاخلاق ص 249_
2)سنن النبی ص53_

روایت ہوئي ہے کہ :
"لا یدعوہ احد من الصحابہ و غیرہم الا قال لبیك" (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) کو جب بھی ان کے اصحاب میں سے کسی نے یا کسی غیر نے پکارا تو آپ نے اس کے جواب میں لبیك کہا _

امیر المؤمنین سے روایت ہے کہ جب رسول خدا (ص) سے کوئي شخص کسی چیز کی خواہش کرتا تھا اور آپ (ص) بھی اسے انجام دینا چاہتے تھے تو فرماتے تھے کہ " ہاں" اور اگر اسکو انجام دینا نہیں چاہتے تھے تو خاموش رہ جاتے تھے اور ہرگز " نہیں" زبان پر جاری نہیں کرتے تھے (2)

ظاہری آرائشے

کچھ لوگ مردوں کا فقط گھر کے باہر اور ناآشنا لوگوں سے ملاقات کرتے وقت آراستہ رہنا ضروری سمجھتے ہیں ان کے برخلاف رسو لخدا (ص) گھر میں اور گھر کے باہر دونوں جگہ نہایت آراستہ رہتے تھے، نہ صرف اپنے خاندان والوں کیلئے بلکہ اپنے اصحاب کیلئے بھی اپنے کو آراستہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ : خدا اپنے اس بندہ کو دوست رکھتاہے جو اپنے بھائیوں سے ملاقات کیلئے گھر سے نکلتے وقت آمادگی اور آراستگی سے نکلے(3)

----

1)سنن النبی ص53_

2)سنن النبی ص 70_

3)سنن النبی ص22_

مہما نوازی کے کچھ آداب

رسول اکرم (ص) جو کہ عالی مزاج اور آزاد منش تھے وہ اپنے مہمانوں کا نہایت احترام و اکرام کرتے تھے_

منقول ہے کہ " جب کبھی کوئي آپ کے پاس آتا تھا تو جس تو شك پر آپ تشریف فرماہوتے تھے آنے والے شخص کو دے دیتے تھے اور اگر وہ مہمان اسے قبول نہیں کرتا تو آپ اصرار فرماتے تھے یہاں تك وہ قبول کرلے _(1)

حضرت موسی بن جعفر (ع) نے فرمایا: " جب رسول خدا (ص) کے یہاں کوئي مہمان آتا تھا تو آپ اس کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور جب تك مہمان کھانے سے اپنا ہاتھ روك نہیں لیتا تھا آپ کھانے میں اس کے شریك رہتے تھے _(2)

عیادت کے آداب

آپ اپنے اصحاب سے صحت و تندرستی ہی کے زمانہ میں ملاقات نہیں کرتے تھے بلکہ اگر کوئي مؤمن اتفاقاً بیمار پڑجاتا تو آپ اسکی عیادت کرتے اور یہ عمل خاص آداب کے ساتھ انجام پاتا_

----

1)سنن النبی ص 53_

2)سنن النبی ص 67_

عیادت کے آداب سے متعلق آپ (ص) خود بیان فرماتے ہیں :

"تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علیہ و یسألہ کیف انت؟ کیف اصبحت؟ و کیف امسیت؟ و تمام تحیتکم المصافحہ "(1)

کمال عیادت مریض یہ ہے کہ تم اس کے اوپر اپنا ہاتھ رکھو اس سے پوچھو کہ تم کیسے ہو؟ رات کیسے گذاری ؟ تمہارا دن کیسے گذرا؟ اور تمہارا مکمل سلام مصافحہ کرنا ہے _

مریض کی عیادت کے وقت رسول خدا (ص) کا ایك دوسرا طریقہ یہ تھا کہ آپ اس کے لئے دعا فرماتے تھے _ روایت ہے کہ جب سلمان فارسی بیمار ہوئے اور آپ نے ان کی عیادت کی ، تو اٹھتے وقت فرمایا :

"یا سلمان کشف اللہ ضرك و غفرذنبك و حفظ فی دینك و بدنك الی منتہی اجلك"

اے سلمان اللہ تمہاری پریشانی کو دور کرے تمہارے گناہ کو بخش دے اور موت آنے تك تمہارے دین اور بدن کو صحیح و سالم رکھے (2)

حاصل کلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كلی طور پر جاودانی ، شايستگی اور خردمندی پيغمبر اكرم (ص) كے برتاؤ كے آداب كي

---

1)مكارم الاخلاق 359_
2)مكارم الاخلاق ص361_

خصوصيات ميں سے تھيں_آنحضرت (ص) كے سلوك كا اثر آپكے زمانہ كے افراد پر ايسا گھرا تھا كہ بہت ہی كم مدت ميں ان كی روح و فكر ميں عظيم تبديلی آگئي اور ان كو آپ (ص) نے اخلاق اسلامی كے زيور سے آراستہ كرديا رسول (ص) كی سيرت كو نمونہ عمل بنانافقط آپ (ص) كے زمانہ كے افراد سے مخصوص نہيں ہے بلكہ جب تك دنيا قاءم ہے اور اسلام كا پرچم لہرارہاہے رسول اسلام (ص) پر ايمان لانيوالوں كو چاہئے كہ آپ كے اخلاق (ص) آداب اور سيرت كو آئيڈيل بنائيں_

كچھ اپنی ذات كے حوالے سے آداب
انفرادی اعمال كی انجام دہی ميں آپكا طريقہ اس حد تك دلپذير اور پسنديدہ تھا كہ لوگوں كيلئے ہميشہ كيلئے نمونہ عمل بن گئے، آپ پر ايمان لانے والے آج سنت پيغمبر (ص) سمجھ كر ان اعمال كو بجالاتے ہيںآنحضرت (ص) كی زندگی كی تاريخ ميں كوئي ايسی چھوٹی سی بات بھی ناپسنديدہ نظر نہيں آتی ، صرف بڑے كاموں ميں ہی آپ كی سيرت سبق آموز اور آئيڈيل نہيں ہے بلكہ آپ كی زندگی كے معمولی اور جزئي امور بھی اخلاق كے دقيق اور لطيف ترين درس ديتے نظر آتے ہيں _
اس تحرير ميں حضرت (ص) كے كچھ ذاتی آداب كی طرف اشارہ كيا جارہاہے_ آداب رسول خدا (ص) كے متلاشی افراد كيلئے بہتر ہے كہ وہ ان كتابوں كا مطالعہ فرمائيں
جو اس سلسلہ ميں لكھی گئي ہيں_(1)

آرائشے
دنياوی زروزيور كی نسبت آپ (ص) نظافت، صفائي اور پاكيزگی كو خاص اہميت ديتے تھے اچھی خوشبو استعمال كرتے تھے، بالوں ميں كنگھی كرتے تھے اور آپكا لباس ہميشہ صاف ستھرا اورپاكيزہ رہتا تھا ، گھر سے نكلتے وقت آئينہ ديكھتے ، ہميشہ با وضو رہتے اورمسواك كرتے تھے آپ (ص) كے لباس اور نعلين كا ايك رنگ ہوتا تھا جب آپ (ص) سر پر عمامہ ركھتے تو اس وقت آپكا قد نماياں ہوكر آپكے وقار ميں اضافہ كرديتا تھا چونكہ اس موضوع پر مفصل گفتگو ہوگی اسلئے يہاں فقط اشارہ پر ہم اكتفا كررہے ہيں_

كھانے كے آداب
رسول خدا (ص) مخصوص آداب سے كھانا تناول فرماتے تھے ليكن كوئي مخصوص غذا نہيں كھاتے تھے_
آپ (ص) ہر طرح كی غذا نوش فرماتے تھے اور جس كھانے كو خدا نے حلال كيا ہے اسكو اپنے گھروالوں اور خدمتگارونكے ساتھ كھاتے تھے، اسی طرح اگر كوئي شخص آپ (ص) كی دعوت

---

1) (سنن النبی علامہ طباطبائي ، مكارم الاخلاق طبرسي، بحارالانوار مجلسی و ...)_

كرتا تو آپ (ص) زمين يا فرش پر بيٹھ جاتے اور جو كچھ پكاہوتا تھاتناول فرماليتے تھے _
ليكن جب آپ (ص) كے يہاں كوئي مہمان آجاتا تو آپ اس كے ساتھ غذا تناول فرماتے اور اس غذا كو بہترين تصور فرماتے تھے جس ميںآپ (ص) كے ساتھ زيادہ لوگ شريك ہوتے تھے_(1)
كسی كھانے كی مذمت نہيں كرتے تھے ، پسند آتا تو كھاليتے اوراگر ناپسند ہوتا تو نہيں كھاتے تھے ليكن اسے دوسروں كيلئے حرام نہيں كرتے تھے _(2)

كم خوري

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دن بھر کی انتھك محنت اور ہمیشہ نماز شب کی ادائیگی کے باوجود کم غذا تناول فرماتے اور پرخوری سے پرہیز کرتے تھے_
امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا : " رسول خدا (ص) کے نزدیك اس سے زیادہ اور کوئي چیز محبوب نہ تھی کہ ہمیشہ بھوك رہے اور خوف خدادل میں رکھا جائے (3) کم خوری کی بناپر آپکا جسم لاغر اور اعضاء کمزور ہے _

----
1) مکارم الاخلاق ص 26_
2) سنن النبی ص 177_
3) مکارم الاخلاق ص 160_

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فرماتے تھے:" ساری دنیا سے شکم کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ لاغر اور کھانے کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ بھوك میں رہتے تھے ... بھوکے شکم کے ساتھ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور منزل آخرت مینصحیح و سالم پہنچے"(1)_
ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے زیادہ کھانا کھاکر شکم پر کیا ہو (2) چنانچہ کم خوری کے بارے میں آپ (ص) خود ارشاد فرماتے تھے : " ہم وہ ہیں کہ جو بھوك کے بغیر کھانا نہیں کھاتا اور جب کھاتے ہیں تو پیٹ بھر کر نہیں کھاتے "(3)کم خوری کی وجہ سے آپکا جسم صحیح و سالم تھا اور اسکی بنیاد مضبوط تھي_

آداب نشست
حضور نبی اکرم (ص) خدا کے مخلص بندے تھے حق تعالی کی بندگی کی رعایت ہر حال میں کرتے تھے _ امام محمد باقر (ع) سے روایت ہے : " رسول خدا (ص) غلاموں کی طرح کھانا کھاتے تھے غلاموں کی طرح زمین پر بیٹھتے اور زمین ہی پر سوتے تھے"_(4)

----
1) نہج البلاغہ ص 159_
2) سنن النبی ص182_
3) سنن النبی ص 181_
4) سنن النبی ص 163_

امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں : رسول خدا (ص) جب دسترخوان پر بیٹھتے تو غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے اور بائیں ران پر تکیہ کرتے تھے"(1)

ہاتھ سے غذا کھانا
رسول خدا (ص) کے کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ کھانا ہاتھ سے کھاتے تھے_ امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے : " رسول خدا (ص) غلاموں کی طرح بیٹھتے' ہاتھوں کو زمین پر رکھتے اور تین انگلیوں سے غذا نوش فرماتے تھے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے آپ(ع) نے فرمایا: یہ تھا آپ(ص) کے کھانا کھانے کا انداز اس طرح نہیں کھاتے تھے جیسے اہل نخوت کھانا کھاتے ہیں _(2)
امام جعفر صادق (ع) اپنے والد امام محمد باقر سے نقل کرتے ہیں : " رسول خدا (ص) جب کھانے سے فارغ ہوتے تھے تو اپنی انگلیوں کو چوستے تھے _(3)

کھانا کھانے کی مدت
تھوڑی سی غذا پر قناعت فرمانے کے باوجودجو افراد آپ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) سنن النبی ص 164_
2) سنن النبی ص 145_
3) سنن النبی ص 165_

آپ شروع سے آخر تك انكا ساتھ دیتے تھے تا كہ وہ لوگ آپ كی خاطر كھانے سے ہاتھ نہ كھینچ لیں اور بھوكے ہی رہ جائیں_
صادق آل محمد (ع) فرماتے ہیں: رسول خدا (ص) جب لوگوں كےساتھ كھانا كھانے كیلئے بیٹھتے تو سب سے پہلے شروع كرتے اور سارے لوگوں كے بعد كھانے سے ہاتھ روكتے تا كہ لوگ كھانے سے فارغ ہوجائیں _ (1)

ہر لقمہ كے ساتھ حمد خدا
آنحضرت (ص) چونكہ كسی بھی لمحہ یاد خدا سے غافل نہیں رہتے تھے اسلئے كھانا كھاتے وقت بھی خدا كا شكر ادا كرتے رہتے تھے_
منقول ہے كہ " رسول خدا (ص) ہر دو لقمہ كے درمیان حمد خدا كیا كرتے تھے" (2)

پانی پینے كا انداز
پیغمبر اكرم (ص) كی پانی پینے وقت بھی ایك خاص ادب كا خیال ركھتے تھے روایت میں ہے كہ " جب پانی پیتے تو بسم اللہ كہتے ... پانی كو چوس كر پیتے اور ایك سانس میں نہیں پیتے

----

1)سنن النبی ص 164_
2)سنن النبی ص 168_

تھے ، فرماتے تھے كہ ایك سانس میں پانی پینے سے تلی میں درد پیدا ہوتاہے(1)روایت میں یہ بھی ہے "آپ (ص) پانی پیتے وقت پانی كے برتن ہی میں سانس نہیں لیتے تھے بلكہ سانس لینا چاہتے تو برتن كو منہ سے الگ كرلیتے تھے" (2)

سفر كے آداب
جنگ اور جنگ كے علاوہ آپ (ص) كے دونوں سفر مخصوص آداب كے ساتھ انجام پاتے تھے اور آپ تمام ضروری باتوں كا خیال ركھتے تھے_

زاد راہ
سفر كے موقع پر آپ ضروری سامان اپنے ساتھ لے لیتے تھے، زاد راہ سفر لینے كے بارے میں آپ (ص) فرماتے ہیں : یہ سنت ہے كہ جب كوئي سفر كیلئے نكلے تو اپنا خرچ اور اپنی غذا اپنے ساتھ ركھے اسلئے كہ یہ عمل پاكیزگی نفس اور اخلاق كے اچھے ہونے كا باعث ہے_

----

1)سنن النبی ص 169_
2)سنن النبی ص 170_

ذاتی ضروریات كے سامان
زاد راہ كے علاوہ آپ اپنی ذاتی ضروریات كا سامان بھی اپنے ساتھ لے لیتے تھے_ روایت ہے كہ "آنحضرت (ص) سفر میں چیزوں كو اپنے ساتھ ركھتے تھے اور وہ چند چیزیں یہ ہیں آئینہ ،جسم پر ملنے والا تیل ، سرمہ داني، قینچی مسواك اور كنگھی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسری حدیث میں ہے سوئي اور دھاگہ نعلین سینے والی سوئي اور پیوند لگانے کی چیزیں بھی آپ اپنے ساتھ رکھتے تا کہ لباس کو اپنے ہاتھوں سے سی لیں اور جوتے میں پیوند لگالیں"_(1)
"آنحضرت (ص) کے سفر کے آداب میں ايک دوسری چیز کا بھی ذکر آیاہے اور وہ یہ کہ آپ جس راستے سے جاتے تھے اس راستے سے واپس نہیںآتے تھے بلکہ دوسرا راستہ اختیار کرتے تھے" (2)
" قدم تیز اٹھاتے اور راستہ جلد طے کرتے اور جب وسیع و عریض بیابان میں پہنچتے تو اپنی رفتار مزید تیز کردیتے تھے"(3)
آپ ہمیشہ سفر سے ظہر کے وقت واپس پلٹتے،(4)جب رسول خدا (ص) سفر سے

----

1) مکارم الاخلاق ص 63_
2) سنن النبی ص 110_
3) سنن النبی 4 ص 114_
4) سنن النبی ص 117_

واپس آتے تو پہلے مسجد جاتے دو رکعت نماز پڑھتے اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے تھے(1)

سونے کے آداب
رسول اکرم (ص) خدا کے حکم کے مطابق راتوں کو بیدار اور دعاو عبادت میں مصروف رہتے تھے، فقط تھوڑی دید سوتے وہ بھی مخصوص آداب کے ساتھ_
امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں : " رسول خدا (ص) جب بھی خواب سے بیدار ہوتے تو اسی وقت زمین پر خدا کا سجدہ بجالاتے تھے" (2)
بیچھے بچھانے کیلئے ايک عبا اور ايک کھال کا تکیہ تھا کہ جس میں خرمہ کی چھال بھری ہوئي تھی _ ايک رات اسی بستر کو دہرا کرکے لوگوں نے بچھادیا جب آپ صبح کو بیدار ہوئے تو فرمایا کہ یہ بستر نماز شب سے روکتا ہے اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ اس کو اکہرا بچھایا جائے _

----

1) سنن النبی ص 119_
2)سنن النبی ص 140
(3) سنن النبی ص 154_

خلاصہ درس
1) پیغمبر اکرم (ص) انتہائي پرکشش، قاطع اور بھر پور متانت کے حامل تھے انکا وہ ادب جو کہ انکے بزرگ منش ہونے اور وسعت نظر رکھنے کی عکاسی کرتا تھا ہر چھوٹے ، بڑے، فقیر اور غنی اور تمام لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں نظر آتاہے_
الف: آپ (ص) سلام کرنے میں پہل کیا کرتے تھے_
ب: مصافحہ کرنے والے سے پہلے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے_
ج: اپنے اصحاب کو نہایت محترمانہ انداز میں پکارتے تھے_
د: ہر ایك کی پکار کا نہایت ہی احترام و ادب سے جواب دیتے تھے_
ھ :اپنے مہمانوں کیلئے آپ نہایت ادب و احترام کا مظاہرہ فرماتے تھے_
2) رسول اکرم (ص) کی سیرت کا ان کے زمانہ کے افراد پر ایسا گھرا اثر پڑا کہ تھوڑے ہی دنوں میں ان کی روح میں عظیم تبدیلی پیدا ہوگئي اور اس سیرت نے ان کو زیور اسلامی سے آراستہ کردیا_
3)ذاتی اعمال میں آپکا انداز ایسا دل پذیرتھا کہ آپ نے ان اعمال کو جاودانی عطا کردی تھی اور آج آپ (ص) پر ایمان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لانیوالے ان کو سنت پیغمبر (ص) سمجھ کر بجالاتے ہیں _
4) رسول اکرم کا سفر چاہے وہ جنگی ہو یا غیر جنگی مخصوص آداب کا حامل ہوتا تھا اور اسمیں آپ (ص) ضرورت کی ان تمام چیزوں کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جن کی سفر میں ضرورت ہوتی ہے_

سوالات :
1_ لوگونسے ملنے جلنے میں آپ (ص) کی کیا سیرت تھی اختصار کے ساتھ بیان فرمائیے
2 _ مریض کی عیادت کے سلسلہ میں آپ (ص) کے کیا آداب تھی ؟
3 _ لوگوں کے درمیان آپ کی سیرت کا کیا اثرتھا؟
4 _ ذاتی حالات مثلاً اپنے کو آراستہ کرنے، کھانے پینے میں آپ کے کیا آداب تھے؟ ان میں سے کچھ بیان فرمائیے
5 _ سفر کے وقت آپ کا کیا طریقہ ہوتا تھا ، تحریر فرمائیے

تیسرا سبق:

تیسرا سبق:
(پیغمبر اکرم (ص) کا طرز معاشرت)

رسول اکرم (ص) ملت اسلامیہ کے رہبر اور خدا کا پیغام پہنچانے پر مامور تھے اس لئے آپ (ص) کو مختلف طبقات کے افراداور اقوام سے ملنا پڑتا تھا ان کو توحید کی طرف ماءل کرنے کا سب سے بڑا سبب ان کے ساتھ آپ (ص) کا نیك برتاو تھا_
لوگوں کے ساتھ معاشرت اور ملنے جلنے کی کیفیت کے بارے میں آپ (ص) سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئي ہیں لیکن سب سے زیادہ جو چیز آپ (ص) کی معنوی عظمت کی طرف انسان کی راہنمائي کرتی ہے وہ لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں نیك اخلاق اور آپ(ص) کی پاکیزہ سیرت ہے _
وہ سیرت جس کا سرچشمہ وحی اور رحمت الہی ہے جو کہ حقیقت تلاش کرنے والے افراد کی روح کی گہرائیوں میں اتر جاتی ہے وہ سیرت جو "اخلاق کے مسلم اخلاقی اصولوں" (1)کے ایك سلسلہ سے ابھرتی ہے جو آپ (ص) کی روح میں راسخ تھی اور آپ (ص) کی ساري

----
1)سیرت نبوي، استاد مطہری 34 ، 22_

زندگی میں منظر عام پر آتی رہي_
اس مختصرسی بحث میں جو بیان کیا جائے گا وہ عام لوگوں کے ساتھ پیغمبر (ص) کے سلوك کی طرف اشارہ ہوگا امید ہے کہ ... "الکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ(1)تمھارے لئے پیغمبر خدا(ص) کے اندر اسوہ حسنہ موجود ہے" کے مطابق آپ(ص) کے کریمانہ اخلاق ہمارے لئے نمونہ بنیں گے _

صاحبان فضیلت کا اکرام
بعثت پیغمبر اسلام (ص) کا ایك مقصد انسانی فضاءل اور اخلاق کی قدروں کو زندہ کرناہے ، آپ (ص) نے اس سلسلہ میں فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"انما بعثت لاتمم مکارم اخلاق "(2)
یعنی ہماری بعثت کا مقصد انسانی معاشرہ کو معنوی کمالات اور مکارم اخلاق کی بلندی کی طرف لے جاناہے _
اسی وجہ سے آنحضرت (ص) صاحبان فضیلت سے اگر چہ وہ مسلمان نہ بھی ہوں ، اچھے اخلاق سے ملتے اور ان کی عزت و احترام کرتے تھے" (یکرم اہل الفضل فی اخلاقہم و یتالف اہل الشرف بالبرلہم) (3) نیک اخلاق کی بناپر آپ (ص) اہل فضل

----

1) احزاب ،21_
2) میزان الحکمہ ج3 ص149_
3) محجة البیضاء ج4 ص 126_

کی عزت کرتے اور اہل شرف کی نیکی کی وجہ سے ان پر مہربانی فرماتے تھے، رسول اکرم(ص) کے سلوک کے ایسے بہت سارے نمونے تاریخ میں موجود ہیں ہم ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرتے ہیں :

حاتم کی بیٹي
حضرت علی (ع) فرماتے ہیں " جب قبیلہ طئي کے اسیروں کو لایا گیا تو ان اسیروں میں سے ایک عورت نے پیغمبر (ص) سے عرض کیا کہ آپ لوگوں سے کہدیں کہ وہ ہم کو پریشان نہ کریں اور ہمارے ساتھ نیک سلوک کریں اسلئے کہ میں اپنے قبیلے کے سردار کی بیٹی ہوں اور میرا باپ وہ ہے جو عہد و پیمان میں وفاداری سے کام لیتاہے اسیرونکو آزاد اور بھوکوں کو سیر کرتاہے سلام میں پہل کرتاہے اور کسی ضرورتمند کو اپنے دروازے سے کبھی واپس نہیں کرتا ہیں " حاتم طائي" کی بیٹی ہوں پیغمبر (ص) نے فرمایا: یہ صفات جو تم نے بیان کئے ہیں یہ حقیقی مؤمن کی نشانی ہیں اگر تمہارا باپ مسلمان ہو تا تو میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتا، پھر آپ(ص) نے فرمایا: اسکو چھوڑ دیا جائے اور کوئي اسکو پریشان نہ کرے اسلئے کہ اسکا باپ وہ شخص تھا جو مکارم الاخلاق کا دلدادہ تھا اور خدا مکارم الاخلاق کو پسند کرتاہے_(1)

----

1)محجة البیضاء ج4 ص132_
حاتم کی بیٹی کے ساتھ اس سلوک کا یہ اثر ہوا کہ اپنے قبیلے میں واپس پہنچنے کے بعد اس نے اپنے بھائي " عدی بن حاتم" کو تیار کیا کہ وہ پیغمبر (ص) کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لے آئے، عدی اپنی بہن کے سمجھانے پرپیغمبر(ص) کے پاس پہونچا اور اسلام قبول کرلیا اور پھر صدر اسلام کے نمایاں مسلمانوں، حضرت علی (ع) کے جان نثاروں اور ان کے پیروکارونمیں شامل ہوگیا(1)

بافضیلت اسیر
امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ :پیغمبر(ص) کے پاس کچھ اسیر لائے گئے آپ(ص) نے ایک کے علاوہ سارے اسیروں کو قتل کرنے کا حکم دیدیا اس شخص نے کہا : کہ ان لوگوں میں سے صرف مجھ کو آپ نے کیوں آزاد کردیا ؟پیغمبر(ص) نے فرمایا کہ : " مجھ کو جبرئیل نے خدا کی طرف سے خبردی کہ تیرے اندر پانچ خصلتیں ایسی پائي جاتی ہیں کہ جن کو خدا اور رسول (ص) دوست رکھتاہے 1_ اپنی بیوی اور محرم عورتوں کے بارے میں تیرے اندر بہت زیادہ غیرت ہے 2_ سخاوت 3_ حسن اخلاق 4_ راست گوئي 5_ شجاعت " یہ سنتے ہی وہ شخص مسلمان ہوگیا کیسا بہتر اسلام" _(2)

----

1) سیرہ ابن ہشام ج4 ص 227_
2) بحارالانوار ج18 ص 108_

نیک اقدار کو زندہ کرنا اور وجود میں لانا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام سے پہلے عرب کا معاشرہ قومی تعصب اور جاہلی افکار کا شکار تھا، مادی اقدار جیسے دولت،نسل ، زبان، ، رنگ ، قومیت یہ ساری چیزیں برتری کا معیار شمار کی جاتی رہیں رسول اکرم (ص) کی بعثت کی وجہ سے یہ قدریں بدل گئیں اور معنوی فضاءل کے احیاء کا زمانہ آگیا ، قرآن نے متعدد آیتوں میں تقوي، جہاد، شہاد، ہجرت اور علم کو معیار فضیلت قرار دیا ہے _

"الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم اعظم درجة عنداللہ و اول‍ءك ہم الفاءزون" (1)

جو لوگ ایمان لائے، وطن سے ہجرت کی اور راہ خدا میں جان و مال سے جہاد کیا وہ خدا کے نزدیك بلند درجہ رکھتے ہیں اور وہی کامیاب ہیں_

"ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم "(2)

تم میں جو سب سے زیادہ تقوی والا ہے وہی خدا کے نزدیك سب سے زیادہ معزز ہے_

پیغمبر اسلام(ص) جو کہ انسان ساز مکتب کے مبلغ ہیں آپ (ص) امت اسلامی کے اسوہ کے عنوان سے ایسے اخلاقی فضاءل اور معنوی قدر و قیمت رکھنے والوں کی بہت عزت کرتے تھے اور جو لوگ ایمان ، ہجرت اور جہاد میں زیادہ سابقہ رکھتے تھے آنحضرت(ص) کے نزدیك وہ مخصوص احترام کے مالك تھے_

----

1) سورہ توبہ 20_

2) حجرات 13_

رخصت اور استقبال

مشرکین کی ایذاء رسانی کی بناپر پیغمبر (ص) نے کچھ مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر جائیں جب " جعفر بن ابی طالب" حبشہ کی طرف روانہ ہوئے تو پیغمبر (ص) تھوڑی دور تك ان کے ساتھ ساتھ گئے اور آپ (ص) نے دعا فرمائي_ اور جب چند سال بعد وہ اس سرزمین سے واپس پلٹے تو پیغمبر (ص) بارہ قدم تك ان کے استقبال کیلئے آگے بڑھے آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور چونکہ ان کی حبشہ سے واپسی فتح خیبر کے بعد ہوئي تھی اسلئے آنحضرت (ص) نے فرمایا: '' نہیں معلوم کہ میں فتح خیبر کیلئے خوشی مناوں یا جعفر کے واپس آجانے کی خوشی مناوں " (1)

انصار کی دلجوئي

فتح مکہ کے بعد کفار سے مسلمانوں کی ایك جنگ ہوئي جس کا نام" حنین" تھا اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح ملی تھی پیغمبر اکرم (ص) نے جنگ حنین کے بعد مال غنیمت تقسیم کرتے وقت مہاجر و انصار میں سے کچھ لوگوں کو کچھ کم حصہ دیا اور مؤلفة القلوبکوکہ جوا بھی نئے مسلمان تھے زیادہ حصہ دیا ، انصار میں سے بعض نوجوان ناراض ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ پیغمبر (ص) اپنے چچازاد بھائیوں اور اپنے عزیزوں کو زیادہ چاہتے ہیں اسلئے ان کو زیادہ مال دے رہے ہیں حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے مشرکین کا خون ٹپك رہاہے اور ہمارے ہاتھوں

----

1) مکارم الاخلاق ص 239_

سے سخت کام آسان ہورہے ہیں _ ایك روایت کے مطابق " سعد بن عبادہ" پیغمبر (ص) کے پاس آئے اور بولے جو بخشش و عنایت آپ (ص) نے قباءل عرب اور قریش پرکئے ہیں ، انصار کے اوپر وہ عنایت نہیں ہوئي ہیں اسلئے انصاراس بات پر ناراض ہیں ، رسول خدا (ص) نے خیمہ لگانے کا حکم دیا ، خیمہ لگایا گیا پھر آپ (ص) نے فرمایا: " فقط انصار خیمہ میںآئیں، آپ (ص) خود علی (ع) کے ساتھ تشریف فرماہوئے، جب انصار جمع ہوگئے تو آپ (ص) نے فرمایا: " میں تم لوگوں سے کیا سن رہاہوں کیا یہ باتیں تمہارے لئے مناسب ہیں ؟ ان لوگوں نے کہا کہ یہ باتیں ناتجربہ کار نوجوانوں نے کہی ہیں انصار کے بزرگوں نے یہ باتیں نہیں کہی ہیں ، پھر پیغمبر(ص) نے ان نعمتوں کو شمار کرایا جو خداوند عالم نے حضرت (ص) کے وجود کے سایہ میں ان کو عطا کی تھیں اس پر انصار نے گریہ کیا اور پیغمبر (ص) کے ہا تھوں اور پیروں کو بوسہ دے کر کہا : ہم آپ (ص) کی اطاعت کو دوست رکھتے ہیں مال کو دوست نہیں رکھتے ہم آپ (ص) کے دنیا سے چلے جانے اور آپ (ص) کی جدائي سے ڈرتے ہیں، نہ کہ کم سرمایہ سے،رسول خدا (ص) نے فرمایا: "زمانہ جاہلیت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے ابھی قریش کا فاصلہ کم ہے ، مقتولین کی مصیبت برداشت کئے ہوئے ابھی تھوڑی دن گذرے ہیں میں نے چاہا کہ ان کی مصیبت ختم کردوں اور ان کے دلوں میں ایمان بھردوں اے انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اونٹ اور گوسفند لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول خدا (ص) کے ساتھ اپنے گھر واپس جاو بیشك انصار ہمارے راز کے امین ہیں ، اگر تمام لوگ ایك راستے سے جائیں اور انصار دوسرے راستے سے گذریں تو میں اس راستے سے جاؤں گا جس سے انصار جارہے ہیں_ اسلئے کہ انصار
ہمارے اندرونی اور ہمارے جسم سے لپٹے ہوئے لباس ہیں اور دوسرے افراد ظاہری لباس کی حیثیت رکھتے ہیں_ (1)
پیغمبر (ص) نے انصار کی عزت و تکریم کی اور چونکہ انھوں نے اسلام کیلئے گذشتہ زمانہ میں جد و جھد کی تھی اور اسلام کی نشر و اشاعت کے راستہ میں فداکاری کا ثبوت دیا تھا اس بناپر پیغمبر(ص) نے ان کو اپنے سے قریب سمجھا اور اس طرح ان کی دلجوئي کي_

جانبازوں کا بدرقہ اور استقبال
سنہ 8 ھ میں واقع ہونے والی جنگ " موتہ" میں لشکر بھیجتے وقت رسول خدا (ص) لشکر تیار کرلینے کے بعد لشکر کے ساتھ کچھ لوگوں کو لے کر بدرقہ کیلئے مدینہ سے ایك فرسخ تك تشریف لے گئے_
پیغمبر (ص) نے نماز ظہران کے ساتھ ادا کی اور لشکر کا سپہ سالار معین فرمایا، سپاہیوں کیلئے دعا کی اس کے بعد " ثنیة الوداع" نامی جگہ تك جو مکہ کے قریب ہے ان کے ساتھ ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے لئے جنگی احکام صادر فرمائے (2)_
سنہ 8 ھ میں واقع ہونے والے غزہ " ذات السلاسل" کے بعد جب علی (ع) جانبازان اسلام کے ساتھ فتح پاکر واپس پلٹے تو اس موقع پر پیغمبر اکرم (ص) نے مسلمانوں کو فتح

---

1) ناسخ التواریخ ج3 ص 132 ، 134_
2) السیرة الحلی ج3 ص 68_

کی خبر دی اور مدینہ والوں کے ساتھ مدینہ سے تین میل دور جاکر ان کا استقبال کیا ، جب علی (ع) نے پیغمبر (ص) کو دیکھا تو گھوڑے سے اتر پڑے آنحضرت(ص) بھی گھوڑے سے اتر پڑے علی (ع) کی پیشانی کو بوسہ دیا ان کے چہرہ سے گردو غبار صاف کیا اور فرمایا: الحمدلله یا علی الذین شد بك ازری و قوی بك ظہری ، اے علی خدا کی حمد ہے کہ اس نے تمہارے ذریعہ سے ہماری کمر مضبوط کی اور تمہارے وسیلہ سے اس نے دشمنوںپر ہمیں قوت بخشی اور مدد کي_(1)
جب رسول خدا (ص) کو فتح خیبر کی خبر دی گئي تو آپ (ص) بہت خوش ہوئے اور حضرت علی کے استقبال کو آگے بڑھے ان کو گلے سے لگایا پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا" خدا تم سے راضی ہے تمہاری کوشش اور جد و جھد کی خبریں ہم تك پہونچیں ، میں بھی تم سے راضی ہوں " علی (ع) کی آنکھیں بھر آئیںپیغمبر(ص) نے فرمایا: " اے علی یہ خوشی کے آنسوں ہیں یا غم کے " ؟ آپ(ص) نے کہا خوشی کے اور میں کیوں نہ خوش ہوں کہ آپ مجھ سے راضی ہیں ؟ پیغمبر (ص) نے فرمایا: " صرف میں ہی تم سے راضی نہیں ہوں بلکہ خدا، ملاءکہ ،جبرئیل اور میکائیل سب تم سے راضی ہیں_(2)

---

1) (ناسخ التواریخ ج2 ص 357)_
2) (ناسخ التواریخ ج2 ص 289)_

جہاد میں پیشقدمی کرنیوالوں کا اکرام
مسلمانوں اور کفار کے درمیان جو پہلی جنگ ہوئي وہ ' جنگ بدر " تھی جن لوگوں نے رسول اکرم (ص) کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کی تھی وہ " اہل بدر"کے عنوان سے پیغمبر اکرم (ص) اور صدر اسلام کے مسلمانوں کے نزدیك خصوصیت کے حامل تھے_
حضرت پیغمبر اعظم (ص) جمعہ کے دن " صفہ" پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ کم تھی (

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) مہاجرین و انصار میں سے " اہل بدر" کی تکریم کررہے تھے) اسی حال میں اہل بدر میں سے کچھ لوگ منجملہ ان کے ثابت ابن قیس بزم میں وارد ہوئے اور پیغمبر (ص) کے روبرو کھڑے ہوکر فرمایا: السلام علیك ایہا النبی و رحمة اللہ و برکاتہ آ پ (ص) نے ان کے سلام کا جواب دیا اس کے بعد ثابت نے مسلمانوں کو سلام کیا مسلمانوں نے بھی جواب سلام دیا وہ اسی طرح کھڑے رہے اور رسول خد ا (ص) کے پاس جمع ہونے والی بھیڑ کی طرف دیکھتے رہے لیکن ان کو کسی نے جگہ نہیں دی پیغمبر (ص) پر یہ بات بہت گراں گذری آنحضرت (ص) نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے مہاجرین و انصار میں سے چند افراد سے کہ جو اہل بدر میں سے نہیں تھے کہا : فلاں فلاں تم اٹھو پھر اہل بدر میں سے جتنے لوگ وہاں موجود تھے اتنے ہی دوسرے افراد کو اٹھاکر اہل بدر" کو بٹھایا یہ بات ان لوگوں کو بری لگی جن کوپیغمبر (ص) نے اٹھایا تھا ان کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دکھائي دینے لگے ، منافقین میں سے کچھ لوگوں نے مسلمانوں سے کہا کہ کیا تم یہ
تصور کرتے ہو کہ تمہارا پیغمبر (ص) عدالت سے کام لیتاہے ، اگر ایسا ہے تو پھر اس جگہ انہوں نے عدالت سے کیوں نہیں کام لیا ؟ پیغمبر (ص) نے ان کو اپنی جگہ سے کیوں اٹھا دیا جو پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے اور یہ بھی چاہتے تھے کہ ہم پیغمبر (ص) سے قریب رہیں ؟ اور ان افراد کو ان کی جگہ پر کیوں بٹھا دیا جو بعد میں آئے تھے؟ اس وقت آیہ کریمہ نازل ہوئي :
"یا ایہا الذین آمنوا اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوایفسح اللہ لکم و اذا قیل انشزوا فانشزوا" (1)
اے اہل ایمان جب تم سے کہا جائے کہ اپنی اپنی مجلس میں ایك دوسرے کیلئے جگہ کشادہ کردو تو خدا کا حکم سنو اور جگہ چھوڑ دو تا کہ خدا تہارے (مکان و منزلت) میں وسعت دے اور جب یہ کہا جائے کہ اپنی جگہ سے اٹھ جا و تب بھی حکم خدا کی اطاعت کرو (2)
رسول خدا (ص) کا اہل بدر کا احترام کرنا اسلامی معاشرہ میں بلند معنوی قدروں کی احیاء اور راہ خدا میں جہاد کے سلسلہ میں پیش قدمی کرنیوالوں کے بلند مقام کا پتہ دیتاہے اسی وجہ سے رسول اکرم (ص) کی سنت کے مطابق صدر اسلام کے مسلمانوں کے درمیان " اہل بدر" خاص احترام اور امتیاز کے حامل تھے_

---

1) (مجادلہ 11)_
2) (بحار ج17 ص 24)_

شہدا ء اور ان کے خاندان کا اکرام
سنہ 8 ھ میں جنگ " موتہ" میں لشکر اسلام کی سپہ سالاری کرتے ہوئے " جعفر ابن ابی طالب" نے گھمسان کی جنگ میں اپنے دونوں ہاتھ راہ خدا میں دے دیئے اور زخموں سے چور ہوکر درجہ شہادت پر فاءز ہوئے پیغمبر (ص) نے ان کے بلند مرتبہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:
"ان اللہ ابدل جعفر ابیدیہ جناحین یطیر بہما فی الجنة حیث شاء "
خداوند عالم نے جعفر کو ان کے دونوںبازوں کے بدلے دو پر عنایت کئے ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں ان کے سہارے پرواز کرتے چلے جاتے ہیں _
اسی جنگ کے بعد جب لشکراسلام مدینہ واپس آیا تو رسول اکرم (ص) مسلمانوں کے ساتھ ان کے استقبال کو تشریف لے گئے ، ترانہ پڑھنے والے بچوں کا ایك گروہ بھی آپ (ص) کے ہمراہ تھا، رسول خدا (ص) مرکب پر سوار چلے جارہے تھے آپ (ص) نے فرمایا : بچوں کو بھی سوار کرلو اور جعفر کے بچوں کو مجھے دیدو پھر آپ (ص) نے '' عبداللہ بن جعفر " کو جن کے باپ شہید ہوچکے تھے اپنی سواری پر اپنے آگے بٹھایا_
عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ میں تم کو تعزیت و مبارکباد پیش کرتاہوں کہ تمہارے والد ملاءکہ کے ساتھ آسمان میں پرواز کررہے ہیں _

---

1) (السیرة الحلبیة ج2 ص 68)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام جعفر صادق (ع) نقل كرتے ہيں كہ جعفر ابن ابى طالب كى شہادت كے بعد رسول خدا (ص) ان كے بيٹے اور بيوى " اسماء بنت عميس" كے پاس پہونچے، اسماء بيان فرماتى ہيں كہ جب پيغمبر (ص) ہمارے گھر ميں وارد ہوئے تو اسوقت ميں آٹا گوندھ رہى تھى حضرت (ص) نے مجھ سے پوچھا تمہارے بچے كہاں ہيں؟ ميں اپنے تينوں بيٹوں" عبداللہ" ، "محمد" اور "عون" كو لے آئي ، آپ (ص) نے ان كو اپنى گود ميں بٹھايا اور سينہ سے لگايا آپ ان كے سروں پر ہاتھ پھيرتے جاتے تھے اور آنكھوں سے آنسوں جارى تھے ميں نے عرض كى : اے اللہ كے رسول آپ (ص) پر ہمارے ماں باپ فدا ہوجائيں آپ (ص) ہمارے بچوں كے ساتھ يتيموں كا سا سلوك كيوں كررہے ہيں كيا جعفر شہيد ہوگئے ہيں ؟ آنحضرت(ص) كے گريہ ميں اضافہ ہوگيا ارشاد فرمايا: خدا جعفر پر اپنى رحمت نازل كرے يہ سنتے ہى صدائے نالہ وشيون بلند ہوئي بنت پيغمبر (ص) " فاطمہ (ع) " نے ہمارے رونے كى آواز سنى تو انہوں نے بھى گريہ فرمايا ، پيغمبر (ص) گھر سے باہر نكلے حالت يہ تھى كہ آپ (ص) اپنے آنسوؤں پر قابو نہيں پارہے تھے اور يہ فرمايا كہ :" گريہ كرنے والے جعفر پر گريہ كريں"_ اس كے بعد جناب فاطمہ زہرا سے آپ (ص) نے ارشاد فرمايا: " جعفر كے اہل و عيال كيلئے كھانا تيار كرو اور ان كے پاس لے جاؤ اسلئے كہ وہ لوگ آہ و فغان ميں مشغول سنہ 8 ھ ميں واقع ہونے والے غزہ " ذات السلاسل" كے بعد جب على (ع) جانباز ان اسلام كے ساتھ فتح

----

1) (تاريخ يعقوبى ج2 ص 289) _

بات سنت قرار پائي خود عبداللہ بن جعفر كے قول كے مطابق " وہ لوگ تين دن تك پيغمبر(ص) كے گھر مہمان رہے _ ہمارے معاشرہ ميں آج جو رواج ہے وہ سنت پيغمبر (ص) كے برعكس ہے ہم آج ديكھتے ہيں كہ مصيبت زدہ كنبہ كے اقرباء اور رشتہ دار چند دنوں تك عزادار كے گھر مہمان رہتے ہيں ، جبكہ سنت پيغمبر (ص) كو زندہ كرنا كرنا ہمارا فريضہ ہے_

ايمان يا دولت

تاريخ ميں ہميشہ يہ ديكھا گيا ہے كہ پيغمبروں كى آواز پر سب سے پہلے لبيك كہنے والے اور كان دھرنے والے زيادہ تر محروم اور مصيبت زدہ افراد ہى ہوتے تھے دولت مندوں اور مستكبرين نے خدا كے پيغمبروں سے ہميشہ مقابلہ كيا اور حق كے سامنے سر تسليم خم كرنے سے انكار كرتے رہے اگر انھوں نے اپنے مفادات كے تحفظ كيلئے ظاہراً ايمان قبول كرليا تو اسى برترى كے جذبہ كى بناپر دوسروں سے زيادہ امتياز كے طلبگار رہے اشراف و قباءل عرب كے رئيسوں كا پيغمبر (ص) پر ايك اعتراض يہ بھى تھا كہ آپ (ص) ان سے اورفقير اور محروم مومنين سے مساوى سلوك كيا كرتے تھے بلكہ غلاموں اور ستائے ہوئے محروم افراد پر آپ (ص) زيادہ توجہ فرماتے تھے اسلئے كہ ان كے پاس خالص ايمان تھا اور راہ اسلام ميں دوسروں سے زيادہ يہ افراد فداكارى كا مظاہرہ كرتے تھے_
ايك دن، سلمان، بلال، عمار اور غلاموں اور نادار مسلمانوں كى ايك جماعت رسول خدا (ص) كى خدمت ميں حاضر تھى بزرگان قريش اور نئے مسلمان ہونے والوں ميں سے چند افراد آپ (ص) كے پاس آئے اور انہوں نے كہا كہ : يا رسول اللہ (ص) كاش ناداورں اور غلاموں كى اس جماعت كو آپ الگ ہى ركھتے يا ان كو اور ہم لوگوں كو ايك ہى نشست ميں جگہ نہ ديتے آخر اس ميں حرج ہى كيا ہے جب ہم يہاں سے چلے جاتے تب يہ لوگ آتے ، اس لئے كہ دور و نزديك كے اشراف عرب آپ (ص) كے پاس آتے ہيں ہم يہ نہيں چاہتے كہ وہ ہم كو اور ان لوگوں كو ايك ہى نشست ميں ديكھيں_
فرشتہ وحى ان كے جواب ميں آيت لے كر نازل ہوا :
" و لا تطرد الذين يدعون ربہم بالغداوة و العشى يريدون وجہہ ما عليك من حسابہم منشيء و مامن حسابك عليہم من شيء فتطردہم فتكون من الظالمين "(1)
جو لوگ صبح و شام خدا كو پكارتے ہيں اور جنكا مقصود خدا ہے ان كو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ اسلئے كہ نہ تو آپ كے ذمہ ان كا حساب اور نہ ان كے ذمہ آپ كا حساب ہے لہذا تم اگر ان خداپرستوں كو اپنے پاس سے بھگادو گے تو ظالمين ميں سے ہوجاؤ گے (2)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (انعام 25) _
2) (ناسخ التواريخ ج4 ص 83)_

اسی آيت كے نازل ہونے كے بعد فقراء مؤمنين پر رسول خدا (ص) كی عنايت اور زيادہ ہوگئي _

ثروت مند شرفاء يا غريب مؤمن
سہل بن سعد سے منقول ہے كہ ايك شخص پيغمبر (ص) كے پاس سے گذرا حضرت (ص) نے اپنے اصحاب سے سوال كيا " اس شخص كے بارے ميں تمہارا كيا خيال ہے " لوگوں نے كہا كہ وہ شرفاء ميں سے ہے كسی شاءستہ انسان كے يہاں يہ پيغام عقد دے تو لوگ اسكو لڑكی دے ديں گے ، اگر كسی كی سفارش كردے تو لوگ اسے قبول كريں گے ، اگر يہ كوئي بات كہے تو لوگ اسكو سنيں گے ، حضرت (ص) خاموش ہوگئے تھوڑی دير بعد ايك غريب مسلمان كا ادھر سے گذرہوا رسول اكرم (ص) نے پوچھا " اس شخص كے بارے ميں تمہارا كيا خيال ہے " لوگوں نے كہا بہتر يہی ہے كہ اگر يہ لڑكی مانگے تو لوگ اسكو لڑكی نہ ديں ، اگر يہ كسی كی سفارش كرے تو اسكی سفارش نہيں سنی جائے، اگر يہ كوئي بات كہے تو اس پر كان نہيں دھرے جائيں گے _پيغمبر (ص) نے فرمايا: " يہ اس مالدار شخص اور اسی جيسی بھری ہوئي دنيا سے تنہا بہتر ہے_(1)

----
1) (پيامبر رحمت صدر بلاغی ص 61)_

خلاصہ درس
1)امت اسلام كی رہبری اور الہی پيغام پہونچانے كا منصب آنحضرت (ص) كے سپرد تھا اس وجہ سے آپ (ص) كو مختلف طبقات كے افراد و اقوام سے ملنا پڑتا تھا ان لوگوں كے ساتھ آپكا كردار ساز سلوك توحيد كی طرف دعوت كا سبب تھا_
2)صاحبان فضيلت و كرامت كے ساتھ چاہے وہ غير مسلم ہی كيوں نہ ہوں رسول اكرم اچھے اخلاق اور احترام سے پيش آتے تھے_
3)جن لوگوں كو اسلام ميں سبقت حاصل ہے اوراسلام كی نشرو اشاعت ميں جاں نثاری اور كوشش كی ہے رسول اكرم (ص) نے ان لوگوں كا احترام كيا اور ان كو اپنے سے بہت نزديك جانا_
4) اسلامی معاشرہ ميں معنويت كی اعلی قدروں كے احياء كيلئے پيش قدمی كرنيوالوں اور راہ خدا ميں جہاد كرنے والوں " اہل بدر" كے ساتھ رسول خدا (ص) عزت سے پيش آتے اور ان لوگوں كيلئے خاص امتياز و احترام كے قاءل رہے_
5) رسول اكرم (ص) نے دولت مندوں سے زيادہ غريب مؤمنين پر لطف و عنايت كی اس لئے كہ يہ خالص ايمان كے حامل تھے اور اسلام كی راہ ميں دوسروں كی بہ نسبت زيادہ جاں نثاری كا ثبوت ديتے تھے_
)مؤلفة القلوب ايك وسيع المعنی لفظ ہے جو كہ ضعيف الايمان مسلمانوں كيلئے بھی بولا جاتاہے اور ان كفار كيلئے بھی جن كو اسلام كی طرف بلانا مقصود ہو تا كہ انہيں مسلمانوں كے ساتھ مل كر جہاد كرنے كی ترغيب دی جائے _(1)

----
1)جواہر الكلام ج1 ص 341 طبع_

سوالات :
1_ مقصد بعثت كے سلسلہ ميں رسول اكرم (ص) كا قول پيش كيجئے؟
2_ پيغمبر اسلام (ص) كے سلوك اور برتاو كا معاشرہ پر كيا اثر پڑا؟ ايك مثال كے ذريعہ اختصار سے لكھئے؟
3_مجاہدين " فی سبيل الله " كے ساتھ پيغمبر اكرم (ص) نے كيا سلوك كيا ؟ اس كے دو نمونے پيش كيجئے؟
4_ شہداء كے گھر والوں كے ساتھ پيغمبر(ص) كيا سلوك كرتے تھے تحرير فرمايئےاور يہ بھی بيان كيجئے كہ پيغمبر(ص) نے كس عمل كو اپنی سنت قرا رديا ہے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ امیروں کے مقابل غریبوں کے ساتھ پیغمبر (ص) کے سلوک کو بیان کرتے ہوئے ایک مثال پیش کیجئے_

چوتھا سبق:

چوتھا سبق:
(پیغمبر اکرم (ص) کی مہربانیاں)

محبت اور مہربانی پیغمبر اکرم (ص) کا وہ اخلاقی اصول تھا جوآپ (ص) کے معاشرتی معاملات میں ظاہر ہوتا تھا_آپ(ص) کے رحم و عطوفت کا داءرہ اتنا وسیع تھا کہ تمام لوگوں کو اس سے فیض پہنچتارہتا تھا گھر کے نزدیک ترین افرادسے لے کر اصحاب باوفا تک نیز بچے' یتیم ' گناہگار' گمراہ اور دشمنوں کے قیدی افراد تک آپ(ص) کی رحمت کے سایہ میں آجاتے تھے یہ رحمت الہی کا پرتو تھاجو آپ(ص) کے وجود مقدس میں تجلی کیے ہوئے تھا_
"فبما رحمة من الله لنت لہم" (1)
رحمت خدا نے آپ (ص) کو مہربان بنادیا _

گھر والوں سے محبت و مہربانی
جب گھر کا ماحول پیار و محبت اور لطف و عطوفت سے سرشار ہوتاہے تو وہ مستحکم ہوکر

---

1) (آل عمران 159/) _

بافضیلت نسل کے ارتقاء کا مرکز بن جاتاہے_رسول خدا (ص) گھر کے اندر محبت و مہربانی کا خاص اہتمام فرماتے تھے ' گھر کے اندر آپ (ص) اپنے ہاتھوں سے کپڑے سیتے ' دروازہ کھولتے بھیڑ اور اونٹنی کا دودھ دوہتے جب کبھی آ پکا خادم تھک جاتا تو خودہی جو یاگیہوں سے آٹا تیار کرلیتے' رات کو سوتے وقت وضو کا پانی اپنے پاس رکھ کر سوتے' گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کام خود انجام دیتے اور اپنے خاندان کی مشکلوں میں ان کی مدد کرتے(1)
اسی وجہ سے آپ (ص) نے فرمایا :
"خیر کم خیر کم لاہلہ و انا خیرکم لاہلی (2) یا 'خیارکم ' خیر کم لنساءہ و انا خیر لکم لنسائي" (3)
یعنی تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور میں تم سے اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہوں یا یہ کہ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرے اور میں تم سے اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرنے میں سب سے بہتر ہوں_

خدمتکار کے ساتھ مہربانی
اپنے ماتحت افراد اور خدمتگاروں کے ساتھ آپ (ص) کا محبت آمیز سلوک آپ(ص) کی مہربانی کا

---

1) (سنن النبی ص 73)_
2) (مکارم الاخلاقی ص 216)_
3) (محجة البیضاء ج3 ص98)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ايك دوسرا رخ ہے "انس بن مالك" كہتے ہيں كہ : " ميننے دس سال تك حضرت (ص) كى خدمت كى ليكن آپ (ص) نے مجھ سے كلمہ " اف" تك نہيں فرمايا_ اور يہ بھى كبھى نہيں كہا كہ تم نے فلاں كام كيوں كيا يا فلاں كام كيوں نہيں كيا _ انس كہتے ہيں كہ :آنحضرت (ص) ايك شربت سے افطار فرماتے تھے اور سحر ميں دوسرا شربت نوش فرماتے تھے اور كبھى تو ايسا ہوتا كہ افطار اور سحر كيلئے ايك مشروب سے زيادہ اور كوئي چيز نہيں ہوتى تھى وہ مشروب يا تو دودھ ہوتا تھا يا پھرپانى ميں بھيگى ہوئي روٹى ' ايك رات ميں نے مشروب تيار كرليا حضرت (ص) كے آنے ميں دير ہوئي تو ميں نے سوچا كہ اصحاب ميں سے كسى نے آپ (ص) كى دعوت كردى ہوگي' يہ سوچ كر ميں وہ مشروب پى گيا' تھوڑى دير كے بعد رسول خدا (ص) تشريف لائے ميں نے ايك صحابى سے پوچھا كہ :حضور(ص) نے افطار كرليا؟كيا كسى نے آپ (ص) كى دعوت كى تھى ؟ انھوں نے كہا : نہيں ' اس رات ميں صبح تك غم و اندوہ ميں ايسا مبتلا رہا كہ خدا ہى جانتا ہے اسلئے كہ ہر آن ميں مجھے يہ كھٹكا لگا رہا كہ كہيں حضرت (ص) وہ مشروب مانگ نہ ليں اگر آپ(ص) مانگ ليں گے تو ميں كہاں سے لاؤں گا يہاں تك كہ صبح ہوگئي حضرت نے روزہ ركھ ليا ليكن اس كے بعد آپ (ص) نے اس مشروب كے بارے ميں مجھ سے كبھى كچھ نہيں پوچھا اور اسكا كبھى كوئي ذكر نہيں فرمايا:(1)

---

1) (منتھى الامال ج ص18 ،مطبوعہ كتابفروشى علميہ اسلاميہ)_

امام زين العابدين(ع) كا خادم

امام زين العابدين (ع) نے اپنے غلام كو دو مرتبہ آواز دى ليكن اس نے جواب نہيںديا،تيسرى بار امام (ع) نے فرمايا: كيا تم ميرى آواز نہيں سن رہے ہو؟اس نے كہا كيوں نہيں ، آپ نے فرمايا: پھر جواب كيوں نہيں ديتے؟ اس نے كہا كہ چوں كہ كوئي خوف نہيں تھا اسلئے ميں نے اپنے كو محفوظ سمجھا، امام نے فرمايا: "خدا كى حمد ہے كہ ميرے غلام اور نوكر مجھ كو ايسا سمجھتے ہيں اور اپنے كو محفوظ محسوس كرتے ہيں اور اپنے دل ميں ميرى طرف سے كوئي خوف محسوس نہيں كرتے" (1)

اصحاب سے محبت

پيغمبر اكرم (ص) ملت اسلاميہ كے قاءد ہونے كے ناتے توحيد پر ايمان لانے والوں اور رسالت كے پروانوں پر خلوص و محبت كى خاص بارش كيا كرتے تھے_ آپ (ص) ہميشہ اپنے اصحاب كے حالات معلوم كرتے اور ان كى حوصلہ افزائي كيا كرتے اور ان اگر تين دن گزرے ميں كسى ايك صحابى كو نہ ديكھتے تو اسكے حالات معلوم كرتے اور اگر يہ خبر ملتى تھى كہ كوئي سفر ميں گيا ہوا ہے تو اس كے لئے دعا كرتے تھے اور اگر وہ وطن ميں ہوتو ان سے ملاقات كيلئے تشريف لے جاتے_ اگر وہ بيمار ہوتے تو ان كى عيادت كرتے تھے(2)

---

1) (بحارالانوار ج46 ص 56)_
2) (سنن النبى ص 51)_

جابر پر مہربانى

جابر ابن عبداللہ انصارى فرماتے ہيں كہ : ميں انيس جنگوںميں رسول خدا (ص) كے ساتھ تھا ، ايك جنگ ميں جاتے وقت ميرا اونٹ تھك كر بيٹھ گيا،آنحضرت (ص) تمام لوگوں كے پيچھے تھے، كمزور افراد كو قافلہ تك پہونچاتے اور ان كے لئے دعا فرماتے تھے،حضور(ص) ميرے نزديك آئے اور پوچھا : تم كون ہو؟ ميں نے كہا ميں جابر ہوں ميرے ماں باپ آپ (ص) پر فدا ہوجائيں_ آپ (ص) نے پوچھا: كيا ہوا؟ ميں نے كہا ميرا اونٹ تھك گيا ہے آپ (ص) نے مجھ سے پوچھا تمھارے پاس عصا ہے ميں نے عرض كى جى ہاں تو آپ (ص) نے عصا لے كر اونٹ كى پيٹھ پر مارا اور اٹھاكر چلتا كرديا پھر مجھ سے فرمايا : سوار ہوجاؤ جب ميں سوار ہوا تو حضرت (ص) كے اعجاز سے ميرا اونٹ آپ (ص) كے اونٹ سے آگے چل رہا تھا، اس رات پيغمبر (ص) نے 25 مرتبہ ميرے لئے استغفار فرمايا (1)

بچوں اور يتيموں پر مہربانى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بچہ پاك فطرت اور شفاف دل كا مالك ہوتاہے اس كے دل ميں ہر طرح كے بيج كے پھولنے پھلنے كى صلاحيت ہوتى ہے بچہ پر لطف و مہربانى اور اسكى صحيح تربيت اس كے اخلاقى نمو اوراندرونى استعداد كے پھلنے پھولنے ميں بنيادى كردار ادا كرتى ہے يہ بات ان يتيموں

----

1) (حيواة القلوب ج2 ص 127)

كيلئے اور بھى زيادہ موثر ہے جو بہت زيادہ محبت اور عطوفت كے محتاج ہيں اور يہ چيز اندرونى پيچيدگيوں كے سلجھانے كيلئے اور احساس كمترى كو دور كرنے ميں بہت مہم اثر ركھتى ہے_

رسول اعظم (ص) كى زندگى ميں رحمت نے اتنى وسعت حاصل كى كہ آپ (ص) كى محبت كى گرمى نے تمام افسردہ اور بے مہرى كى ٹھنڈك مينٹھٹھرى والوں كو اپنے دامن ميں چھپاليا تھا بچوں اور يتيموں سے آپ (ص) كا سلوك آپ (ص) كى زندگى كا درخشان پہلو ہے_

رسول مقبول (ص) كے پاس لوگ بچوں كو لاتے تھے تا كہ آپ ان كے لئے دعا كريں اور انكا نام ركھديں پيغمبر (ص) بچے كو اپنى گود ميں بٹھاتے تھے كبھى ايسا بھى ہوتا تھا كے بچہ گود نجس كرديتا تھا، جو لوگ حضرت (ص) كے پاس ہوتے تھے وہ يہ ديكھ كر چلانے لگتے تھے ليكن نبى اكرم (ص) فرماتے تھے كہ بچے كو ڈانٹ كر پيشاب كرنے سے نہ روكواسے پيشاب كرنے دو تا كہ وہ پيشاب كرلے جب دعا اور نام ركھنے كا كام ختم ہوجاتا تھا تو بچے كے وارث نہايت خوشى كے ساتھ بچے كو لے ليتے تھے ايسے موقع پر پيغمبر (ص) كے چہرہ پر كبھى ناراضگى نہيں نظرآتى تھى رسول اكرم (ص) اس كے بعد اپنا لباس پاك كرليتے تھے_(1)

----

1) (سنن النبى ص 50)_

امام (ع) يتيموں كے باپ

حبيب ابن ثابت سے منقول ہے كہ كچھ انجير اور شہد ہمدان و حلوان سے حضرت على (ع) كيلئے لائے گئے (ہمدان و حلوان ميں انجير كے درخت بہت ہيں اور وہانكا انجيرمشہوربھى ہے)امير المؤمنين نے لوگونسے كہا كہ يتيم بچوں كو بلايا جائے بچے آگئے تو آپ نے ان كو اس بات كى اجازت دى كہ خود بڑھ كر شہد كے مشك سے شہد ليكر كھاليں اور اپنى انگليوں سے چاٹ لينليكن دوسرے افراد كو آپ نے برتن مينركھ كر اپنے ہاتھوں سے بانٹا، لوگوں نے حضرت پر اعتراض كيا كہ آپ نے يتيموں كو كيوں اجازت دے دى كہ وہ اپنى انگليوں سے مشك ميں سے چاٹ ليں اور خود كھائيں؟آپ نے فرمايا: امام يتيموں كا باپ ہوتاہے اسے چاہيئے كہ اپنے بچونكى طرح ان كو بھى اجازت دے تا كہ وہ احساس يتيمى نہ كريں(1)

گناہگاروں پر مہرباني

حضرت محمد مصطفي (ص) باوجودى كہ ايك اہم فريضہ اور رسالت كى بڑى ذمہ دارى كے حامل تھے مگر آپ (ص) نے گنہگاروں كے ساتھ كبھى كسى متكبرانہ جابروں جيسا برتاو نہيں كيا بلكہ آپ (ص) نے ہميشہ ان كے ساتھ لطف و رحمت كا ہى سلوك كيا ، ان كى گمراہى پر ايك شفيق باپ

----

1)(بحارالانوار ج/41ص123)_

كى طرح رنجيدہ رہے اور ان كى نجات كيلئے آخرى حد تك كوشش كرتے رہے اكثر ايسا ہوتا كہ گناہگارآپ (ص) كے پاس آتے اپنے گناہ كا اعتراف كرتے تھے ليكن آنحضرت (ص) كى كوشش يہى رہتى كہ لوگ اعتراف كرنے سے باز آجائيں تا كہ حضور ان پر حد الہى جارى كرنے كيلئے مجبور نہ ہوں اور انكا كام خدا كى وسيع رحمت كے حوالہ ہو جائے (صدر بلاغى كى كتاب پيامبر رحمت ص 55 ،51 سے مستفادہ ہے)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سنہ 8 ھ میں قبیلہ غامد کی ایك عورت جسکا نام " سبیعہ " تھا رسول خدا (ص) کے پاس آئي اس نے کہا کہ : اے اللہ کے رسول میں نے زنا کیا ہے آپ مجھ پر حد جاری کریں تا کہ میں پاك ہوجاؤںآپ نے فرمایا : جاو توبہ کرو اور خدا سے معافی مانگ لو اس نے کہا کہ : کیا آپ مجھ کو " ماعز ابن مالك" (ماعز بن مالك وہ شخص تھا جو زنا کے اقرار کیلئے چند مرتبہ آپ (ص) کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن آپ (ص) کے اسے ہر دفعہ لوٹا دیا کہ وہ اقرار سے ہاتھ کھینچ لے _(1)) کی طرح واپس کردینا چاہتے ہیں ؟ پیغمبر (ص) نے فرمایا کیا زنا سے حمل بھی ہے ؟ اس نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا: وضع حمل ہوجانے دو پھر اسکو انصار میں سے ایك شخص کے سپرد کیا تا کہ وہ اسکی سرپرستی کرے جب بچہ پیدا ہوگیا تو حضرت (ص) نے فرمایا: تیرے بچہ کو دودھ کو ن پلائیگا؟ تو جا اور جاکر اسے دودھ پلاکچھ مدت کے بعد جب اسکی دودھ بڑھائي ہوگئي تو وہ عورت اس بچہ کو گود میں لئے ہوئے پھر آئي بچہ کے ہاتھ میں

----
1) فروغ کافی ج7 ص 185_

روٹی تھی اس نے پیغمبر (ص) سے پھر حد جاری کرنے کی خواہش کا اظہار کیا _ آپ (ص) نے بچہ اس سے لیکر ایك مسلمان کے حوالہ کیا اور پھر حکم دیا اسکو سنگسار کردیا جائے ، لوگ ابھی پتھر مارہی رہے تھے کہ خالد ابن ولید نے آگے بڑھ کر اس عورت کے سرپر ایك پتھر مارا پتھر کا لگنا تھا کہ خون اچھل کر خالد کے منہ پر پڑا_ خالد نے غصہ کے عالم میں اس عورت کو برا بھلا کہا پیغمبر (ص) نے فرمایا کہ : اے خالد تم اسکو برے الفاظ سے یاد نہ کرو خدا کی قسم کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سبیعہ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر " عشار" ایسے توبہ کرے تو خدا اس کے جرم کو بھی معاف کردے_ پھر آپ(ص) کے حکم سے لوگ اس عورت کا جسم باہر لائے اور نماز کے بعد اس کو سپرد لحد کردیا گیا (1)

رسول خدا کی عنایت اور مہربانی کا ایك یہ بھی نمونہ ہے کہ آپ(ص) نے شروع میں اس عورت کو اقرار کرنے سے روکا اسلئے کہ چار مرتبہ اقرار کرنا اجراء حد کا موجب بنتاہے اور آخر میں حد جاری کرتے وقت اس گنہ کار مجرم کو برا بھلا کہنے سے روکا_

اسیروں پر مہربانی

اسیر ایك شکست خوردہ دشمن ہے جس کے دل کو محبت کے ذریعہ رام کیا جاسکتاہے فتح مند رقیب کیلئے اس کے دل میں جو احساس انتقام ہے اسکو ختم کرکے اسکی ہدایت کیلئے زمین

----
1) (ناسخ التواریخ ج3 ص 179)_

ہموار کی جاسکتی ہے _ رسول خدا (ص) کے لطف و مہربانی کاایك مظہر اسیروں کے ساتھ حسن سلوك ہے _

ثمامہ ابن اثال کی اسیري

امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ کسی سریہ میں ثمامہ ابن اثال کو گرفتار کرکے حضرت رسول اکرم (ص) کے پاس لایاگیا ثمامہ اہل یمامہ کے رئیس تھے کہتے ہیں کہ ان کا فیصلہ اہل طائي اور یمن والوں کے درمیان میں بھی مانا جاتا تھا ، رسول خدا (ص) نے آپکوپہچان لیا اور ان کے ساتھ اچھے سلوك کا حکم دیاآنحضرت (ص) روزانہ اپنے گھر سے ان کے لئے کھانا بھیجتے ، خود ان کے پاس جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے، ایك دن آپ (ص) نے ان سے فرمایا میں تم کو تین چیزوں کے منتخب کرنے کا اختیار دیتاہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ تم کو قتل کردوں، ثمامہ نے کہا کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ ایك بہت بڑی شخصیت کو قتل کرڈالیں گے_حضرت نے فرمایادوسری بات یہ ہے کہ اپنے بدلے کچھ مال فدیہ کے طور پر تم ادا کردو اور آزاد ہوجاؤ_ ثمامہ نے کہا اگر ایسا ہوگا تو میرے لئے بہت زیادہ مال ادا کرنا پڑیگااور میری قیمت بہت زیادہ ہوگی (یعنی میری قوم کو میری آزادی کیلئے بہت مال دینا پڑیگا) کیونکہ میں ایك بڑی شخصیت کا مالك ہوں، رسول اکرم (ص) نے فرمایا تیسري

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (سیرت رسول اللہ (ص) رفیع الدین الحق ابن محمد ہمدانی ج2 ص1092_

صورت یہ ہے میں تجھ پر احسان کروں اور تجھے آزاد کردوں ، ثمامہ نے کہا اگر آپ (ص) ایسا کریں گے تو مجھے شکرگزار پائیں گے پھر پیغمبر (ص) کے حکم سے ثمامہ کو آزاد کردیا گیا _ ثمامہ نے ایمان لانے کے بعد کہا : خدا کی قسم جب میں نے آپکو دیکھاتھا تو سمجھ تھا کہ آپ پیغمبر (ص) ہیں اور اسوقت میں آپ (ص) سے زیادہ کسی کو دشمن نہیں رکھتا تھا اور اب آپ (ص) میرے نزدیك سب سے زیادہ محبوب ہیں _(1)

دوسروں کے حقوق کا احترام

کسی بھی معاشرہ میں بنیادی بات یہ ہے کہ حقوق کی رعایت کی جائے اور ان کو پامال ہونے سے بچایا جائے پیغمبر اکرم (ص) حق و عدالت قاءم کرنے کیلئے اس دنیا میں تشریف لائے تھے آپ (ص) کے سماجی کردار میں ایك بات یہ بھی تھی کہ آپ (ص) دوسروں کے حقوق کا حدو درجہ احترام کیا کرتے تھے_
حضرت موسی بن جعفر (ع) سے منقول ہے کہرسول (ص) پر ایك یہودی کے چند دینار قرض تھے، ایك دن اس نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا حضرت (ص) نے فرمایا: پیسے نہیں ہیں لیکن اس نے یہ عذر قبول نہیں کیا ، آپ (ص) نے فرمایا: ہم یہیں بیٹھ جاتے ہیں ، پھر یہودی بھی وہیں بیٹھ گیا ، یہاں تك کہ ظہر ، عصر ، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز وہیں ادا کی اصحاب پیغمبر (ص) نے یہودی کو ڈانٹا کہ تو نے رسول خدا (ص) کو کیوں بٹھارکھاہے ؟ لیکن آپ (ص) نے منع کیا اور فرمایا : کہ خدا نے ہمیں اسلئے مبعوث کیا ہے کہ جو امن و امان میں ہے اس پر یا اس کے علاوہ اور کسی پر ستم کیا جائے، جب صبح ہوئي اور سورج ذرا بلند ہوا تو یہودی نے کہا : اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پھر اس نے اپنا آدھا مال راہ خدا میں دےدیا اور کہا میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان (ص) کیلئے جو صفتیں بیان ہوئي ہیں وہ آپ (ص) میں ہیں یا نہیں ہیں ، توریت میں بیان ہوا ہے کہ ان کی جائے پیدائشے مکہ، محل ہجرت مدینہ ہے ، وہ تندخو نہیں ہوں گے بلند آواز سے اور چیخ کرباتیںنہیں کریں گے اپنی زبان پر فحش باتیں جاری نہیں کریں گے _ میں نے دیکھا کہ یہ اوصاف آپ (ص) میں موجود ہیں اور اب یہ آدھا مال آپ (ص) کے اختیار میں ہے_(1)

بیت المال کی حفاظت

رسول خدا (ص) حاکم اسلام ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کے بیت المال کی حفاظت کی عظیم ذمہ داری کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے اسلئے کہ بیت المال معاشرہ کے تمام افراد کے حقوق سے متعلق ہے _ غیر مناسب مصرف سے روکنا لازمی ہے اس سلسلہ میں آنحضرت(ص) کا رویہ بھی بڑا سبق آموز ہے _
سنہ 9 ھ میں " ابن اللیثہ" نامی ایك شخص مسلمانوں کی ایك جماعت میں زکوۃ وصول

---

1) (حیوۃ القلوب ج2 ص 117)_

کرنے کیلئے بھیجا گیا وہ زکوۃ وصول کرکے رسول خدا (ص) کے پاس آیا اس نے کہا : یہ زکواۃ ہے اور یہ ہدیہ جو مجھ کو دیا گیا ہے نبی اکرم (ص) منبر پر تشریف لے گئے اور حمد خدا کے بعد آپ(ص) نے فرمایا: ہم نے کچھ لوگوں کو اس کام کے انجام دینے کیلئے بھیجا جس کام کا خدا نے مجھ کو حاکم بنایا ہے ، ان میں سے ایك شخص میرے پاس آکر کہتاہے یہ زکوۃ ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے _ میں پوچھتاہوں وہ اپنے گھر ہی میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا تا کہ دیکھ لے کہ اس کیلئے کوئي ہدیہ آرہا ہے یا نہیں ؟ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئي شخص زکوۃ کا مال لیگا تو وہ قیامت کے دن اس کی گردن میں ڈال دیا جائیگا_ وہ مال اگر اونٹ ہے تو اسکی گردن میں اونٹ ہوگا اور اگر گائے یا گوسفند ہے تو یہی اسکی گردن میں ہوں گے پھر آپ (ص) نے دو مرتبہ فرمایا خدایا میںنے پیغام پہنچادیا (1)

حضرت علی (ع) اور بیت المال

جو حضرات عمومی اموال کو خرچ کرنے میں اسلامی اصولوں کی رعایت نہیں کرتے تھے ان کے ساتھ علی کا وہی برتاؤ تھا جو رسول خدا (ص) کا تھا اس سلسلہ کا ایك نمونہ پیش خدمت ہے _عبداللہ(یا عبیداللہ) ابن عباس کو ایك خط میں حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ " خدا سے ڈرو اور لوگوں کے اس مال کو جو تم نے لے لیا ہے واپس کردو اگر تم یہ کام نہیں کروگے تو خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) (ناسخ التواريخ ج2 ص 159)_

مجھ کو تم پر قوی بنائیگا اور میں تم پر دسترسی حاصل کرکے تم کو تمہارے کیفر کردار تک پھونچانے میں خدا کے نزدیک معذور ہونگا اور تم کو اس تلوار سے قتل کردوں گا جس سے میں نے جسکو بھی قتل کیا ہے وہ جھنم میں داخل ہواہے خدا کی قسم اگر حسن و حسین (علیہما السلام) بھی ایسا کام کرتے جیسا تم نے کیا ہے تو ان سے بھی صلح و موافقت نہیں کرسکتا تھا اور وہ میرے ذریعہ اپنی خواہش تک نہیں پہونچ سکتے تھا یہاں تک کہ میں ان سے حق لے لوں اور جو باطل ان کے ستم سے واقع ہوا ہو اسکو دور کردوں " (1)

بے نیازی کا جذبہ پیدا کرنا

ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا اور ان کی مشکلات حل کرنا پیغمبر (ص) کے عملی منصوبوں کا جزء اور اخلاقی خصوصیات کا حصہ تھا پیغمبر (ص) نے کبھی کسی ساءل کے سوال کو رد نہیں کیا(2) لیکن خاص موقع پر افراد کی عمومی مصلحت کے مطابق یا کبھی معاشرہ کی عمومی مصلحت کے تقاضہ کی بناپر رسول خدا (ص) اور اءمہ معصومین (علیہم السلام) نے ایسا رویہ اسلئے اختیار کیا تا لوگوں کے اندر " بے نیازی کا حوصلہ " پیدا ہوجائے_

----

1) (نہج البلاغہ فیض مکتوب نمبر 41 / ص 958)_

2) (سنن النبی ص 84)_

مدد کی درخواست

رسول خدا (ص) کے ایک صحابی فقر و فاقہ سے عاجز آچکے تھے اپنی بیوی کی تجویز پرحضور (ص) کی خدمت میں پہنچے تا کہ مدد کی درخواست کریں ابھی وہ اپنی ضرورت کو بیان بھی نہیں کرپائے تھے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: اگر کوئي مجھ سے مدد مانگے تو میں اسکی مدد کروں گا لیکن اگر کوئي بے نیازی کا ثبوت دے تو خدا اسکو بے نیاز بنادیگا، اس صحابی نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اشارہ میری ہی طرف ہے لہذا وہ واپس گھر لوٹ گئے اور اپنی بیوی سے ماجرا بیان کیا _ دوسرے دن پھر غربت کی شدت کی بناپررسول (ص) کی خدمت میں وہی مدعا لے کر حاضر ہوئے مگر دوسرے دن بھی وہی جملہ سنا اور گھر لوٹ آئے،جب تیسری بار رسول اکرم (ص) سے پھر وہی جملہ سنا تواپنی مشکل کو حل کرنے کا راستہ پاگئے، انہوں نے صحرا میں جاکر لکڑیاں جمع کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اسکو بیچ کر رزق حاصل کریں کسی سے عاریت ایک کلہاڑی مانگ لائے ، پہاڑ پر چلے گئے اور وہاں سے کچھ لکڑیاں کاٹ کر فروخت کردیں پھر روزانہ کا یہی معمول بن گیا ، رفتہ رفتہ وہ ا پنے لئے کلہاڑی ، باربردار جانور اور سارے ضروری سامان خرید لائے پھر ایک دن ایسا بھی آیا کہ دولت مند بن گئے بہت سے غلام خرید لئے، چنانچہ ایک روز پیغمبر (ص) کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ بیان کیا_ آپ (ص) نے فرمایا : کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ جو مجھ سے مانگے کا میں اسکی مدد کرونگا لیکن اگر بے نیازی اختیار کریگا تو خدا اسکو بے نیاز کردیگا _(1)

----

1)(اصول کافی ج2 ص 112 باب القناع)_

بے نیاز اور ہٹے کٹے آدمی کیلئے صدقہ حلال نہیں

ایک شخص پیغمبر(ص) کے پاس آیا اس نے کہا " دو دن ہوگئے ہیں میں نے کھانا نہیں کھایا" حضرت نے فرمایا: بازار جاو اور اپنے لئے روزی تلاش کرو دوسرے دن وہ پیغمبر (ص) کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا کل میں بازار گیا تھا مگر وہاں کچھ نہیں ملاکل رات بھوکا ہی سوگیا _ حضرت (ص) نے فرمایا : " عليك بالسوق" بازار جاؤ تیسرے دن بھی جب اس نے یہی جواب سنا تو اٹھ کر بازار کی طرف گیا ، وہاں ایک قافلہ آیا ہوا تھا اس شخص نے سامان فروخت کرنے میں ان کی مدد کی آخر میں انہوں نے نفع میں سے کچھ حصہ اسکو دیدیا دوسری بار وہ پھر رسول اکرم کی خدمت میں آیا اور اس نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كہا كہ بازار ميں مجھے كچھ بھى نہيں ملا حضرت (ص) نے فرمايا : فلان قافلہ سے تجھ كچھ نہيں ملا ؟ اس نے كہا نہيں حضرت نے فرمايا: كيوں تم كو ان لوگوں نے كچھ نہيں ديا ؟ اس شخص نے كہا ہاں ديا ، آپ (ص) نے فرمايا پھر تو نے كيوں جھوٹ بولا؟ اس شخص نے كہا آپ (ص) سچ فرماتے ہيں ميں ديكھنا چاہتا تھاكہ آپ لوگوں كے اعمال سے باخبرہيں يا نہيں ؟ اور ميں يہ چاہتا تھا كہ آپ (ص) سے بھى كچھ حاصل ہوجائے_ رسول خدا (ص) نے فرمايا تو نے ٹھيك كہا، جو شخص بے نيازى سے كام ليگا خدا اسكو بے نياز كرديگا اور جو اپنے اوپر سوال كا ايك دروازہ كھوليگا خدا فقر كے ستر (70) دروازے اس كے لئے كھول ديگا ايسے دروازے جو پھر بند ہونے كے قابل نہ ہوں گے ، اس كے بعد آپ (ص) نے فرمايا : جو بے نياز ہے اسكو صدقہ دينا حلال نہيں ہے اور اسے بھى
صدقہ نہيں دينا چاہئے جو صحيح و سالم اعضاء كا مالك ہو اور اپنى ضرورت پورى كرسكتاہے (1)

ايك دوسرے كى مدد كرنا
حضور اكرم (ص) ايك ايسے رہبر تھے جو خود انسان تھے، انہيں كے درميان پيدا ہوئے تھے، آپ (ص) امت سے جدا نہيں تھے كہ اپنے پيروكاروں كو رنج و الم ميں چھوڑ ديں اور خود آرام و آسائشے كى زندگى گزاريں بلكہ ہميشہ آپ (ص) ہر ميدان ميں خود آگے رہے خوشى اور غم ميں سب كے شريك اور سعى و كشش ميں دوسروں كے دوش بدوش رہتے اور دشواريوں ميں جان كى بازى لگاديتے تھے_ ابن عباس سے روايت ہے كہ رسول خدا (ص) نے اپنى زندگى كے آخرى دنوں ميں جب آپ (ص) بستر علالت پر تھے، حضرت بلال كو بلايا، پھر مسجد ميں تشريف لے گئے اور حمد و ثنائے الہى كے بعد فرمايا: اے ميرے اصحاب ميں تمہارے واسطے كيسا پيغمبر تھا؟ كيا ميں نے تمہارے ساتھ جہاد نہيں كيا ؟ كيا ميرے دانت نہيں ٹوٹے ؟ كيا ميرا چہرہ غبار آلود نہيں ہوا؟ كيا ميرا چہرہ لہولہان نہيں ہوا يہاں تك كہ ميرى داڑى خون سے رنگين ہوگئي ؟ كيا ميں نے اپنى قوم كے نادانوں كے ساتھ حد درجہ تحمل اور بردبارى كا مظاہرہ نہيں كيا ؟ كيا ميں نے اپنے پيٹ پر پتھر نہيں باندھے؟ اصحاب نے كہا : بے شك يا
رسول اللہ آپ بڑے صابر رہے اور برے كاموں سے منع كرتے رہے لہذا خدا آپ كو

----

1) (بحارالانوار ج18 ص 115 ط بيروت)_

بہترين جزادے ، حضرت (ص) نے فرمايا: خدا تم كو بھى جزائے خير عنايت فرمائے (1)
حضرت على (ع) سے منقول ہے : ميں خندق كھودنے ميںآنحضرت (ص) كے ساتھ تھا حضرت فاطمہ (سلام اللہ عليہا) كچھ روٹياں ليكر آئيں ، رسول خدا (ص) نے فرمايا يہ كيا ہے ؟ جناب فاطمہ نے عرض كيا كچھ روٹياں ميں نے حسن و حسين كيلئے پكائي تھيں ان ميں سے كچھ آپ كيلئے لائي ہوں _ حضرت (ص) نے فرمايا: تين دن سے تيرے باپ نے كچھ نہيں كھايا ہے تين دن كے بعد آج پہلى بار ميں كھانا كھارہاہوں_
خندق كھودنے ميں رسول اكرم (ص) دوسرے مسلمانوں كے ساتھ شريك ہيں اور انہيں كى طرح بھوك كى سختى بھى برداشت كررہے ہيں _

دشمنوں كے ساتھ آپكا برتاو
جنگ كے وقت آپ (ص) كى عملى سيرت اور سپاہيوں كو جنگ كيلئے روانہ كرتے وقت اور دشمن سے مقابلہ كے وقت كى سارى باتيں آپ (ص) كى بلندى روح اور وحى الہى سے ماخوذ ہونے كا پتہ ديتى تھيننيز وہ باتيں بڑى سبق آموز ہيں_
امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے كہ پيغمبر اكرم (ص) جب چاہتے تھے كہ لشكر كو روانہ فرمائيں تو سپاہيوں كو اپنے پاس بلاكر نصيحت كرتے اور فرماتے تھے: خدا كا نام ليكر روانہ ہو

----

1) (بحارالانوار ج22 / ص508)_
2) (حيات القلوب ج 2 ص 119)_

اور اس سے ثابت قدم رہنے كى دعا كرو اللہ كيلئے جہاد كرو اے لوگو امت رسول خدا (ص) كے ساتھ مكر نہ كرنا، مال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غنیمت میں چوری نہ کرنا ، کفار کو مثلہ نہ کرنا ، (ا ن کو قتل کرنے کے بعد ان کے کان ناک اور دوسرے اعضاء کو نہ کاٹنا) بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا ، جب راہب اپنے غاروں یا عبادتگاہوں میں ہیں ان کو قتل نہ کرنا، درختوں کو جڑ سے نہ اکھاڑنا، مگر مجبوری کی حالت میں ، نخلستانوں کو آگ نہ لگادینا، یا انہیں پانی میں عرق نہ کرنا، میوہ دار درختوں کو نہ توڑنا، کھیتوں کو نہ جلانا، اسلئے کہ ممکن ہے تم کو ان کی ضرورت پڑجائے ، حلال جانوروں کو نابود نہ کردینا، مگر یہ کہ تمہاری غذا کیلئے ان کو ذبح کرنا ضروری ہو جائے ، ہرگز ہرگز مشرکوں کے پانی کو خراب نہ کرنا حیلہ اور خیانت سے کام نہ لینا دشمن پر شبیخون نہ مرنا_
مسلمانوں میں سے چھوٹا یا بڑا کوئي بھی اگر مشرکین کو پناہ دیدے تو اسکو پناہ حاصل ہے، یہاں تك كہ وہ کلام خدا کو سنے اور تم اس کے سامنے اسلام پیش کرو اگر اس نے قبول کیا تو وہ تمہارا دینی بھائي ہے اور اگر اس نے قبول نہیں کیا تو اسکو اس کے ہرامن ٹھکانے تك پہونچادو_

----
1) (بحارالانوار ج19 ص179 ، 178،177_

خلاصہ درس
1) آنحضرت (ص) کے سماجی برتاو میں جو اخلاقی اصول نظر آتے ہیں وہ آپ (ص) کی محبت اور مہربانی کا مظہر ہیں آپ (ص) کی مہرومحبت کا سایہ اس قدر وسیع تھا کہ گنہگاروں کے سروں پر بھی تھا_
2) پیغمبر اکرم (ص) مظہر حق و عدالت تھے، دوسروں کے حقوق کا حد درجہ احترام فرماتے تھے چنانچہ آپ (ص) کے معاشرتی روابط و برتا اور اصول اخلاق میں سے ایك چیز یہی تھي_
3)رسول خد (ص) حاکم اسلام تھے اور مسلمانوں کے بیت المال کی حفاظت کی بڑی ذمہ داری بھی آپ (ص) ہی پر عاءد ہوتی تھی کیونکہ بیت المال میں معاشرہ کے تمام افراد شریك ہیں اسکو بے جا خرچ ہونے سے بچانا لازمی ہے اس سلسلہ میںآنحضرت (ص) کا رویہ بڑا سبق آموز ہے _
4) حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنا ان کے مشکلات کو حل کرنا آپ (ص) کی سیرت اور اخلاقی خصوصیات کا جزء تھا پھر بھی خاص موقع پر افراد یا معاشرہ کی عمومی مصلحتوں کے تقاضہ کی بناپر آپ (ص) لوگوں میں بے نیازی کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے تھے_
5)پیغمبر اکرم (ص) ہر میدان میں سب سے آگے تھے لوگوں کی خوشی اور غم میں شریك تھے دوسروں کے ساتھ کوشش میں شامل رہتے اور مشکلات نیز سختیوں کو اپنی جان پر
جھیل جاتے تھے_
6) رسول خدا (ص) کی جنگ میں حاضر ہوتے وقت کی سیرت عملی یا لشکر کو روانہ کرتے وقت کے احکام اور دشمنوں کے ساتھ سلوك کا جو حکم صادر فرماتے تھے ان کو دیکھنے سے آپ (ص) کی بلند روح کا اندازہ ہوتاہے اور یہ پتہ چلتاہے کہ ان تمام باتوں کا تعلق وحی الہی سے ہے _ نیز آپ (ص) کے دوسرے سبق آموز رویہ کا بھی اسی سے اندازہ ہوجاتاہے_

سوالات :
1_ اپنے اہل و عیال اور خاندان کے ساتھ نیك سلوك کرنے کے بارے میں حضرت پیغمبر اکرم (ص) کا قول بیان فرمایئے
2_ اپنے ماتحتوں کے ساتھ رسول خدا (ص) کا کیا سلوك تھا اسکا ایك نمونہ پیش کیجئے؟
3_ اسیروں اور گناہ گاروں کےساتھ آپ (ص) کا کیا سلوك تھا؟ اختصار سے بیان فرمایئے
4 _ بیت المال کے سلسلہ میں رسول خدا (ص) کا کیا رویہ تھا؟
5 _ حاجت مندوں کے ساتھ آپ (ص) کا کیا سلوك تھا تفصیل کے ساتھ تحریر فرمایئے
6 _جنگوں (غزوات و سرایا) میں رسول اکرم (ص) کی کیا سیرت رہی ہے ؟ تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پانچواں سبق:
(عہد کا پورا کرنا)

انسان کی زندگی سماجی زندگی ہے اور سماجی زندگی اپنی نوع کے افراد سے روابطہ رکھنے پر مجبور کرتی ہے _ سماجی زندگی عہد و پیمان کا سرچشمہ ہے اور عہد وپیمان کی رعایت بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اس کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ بغیر اس کے سماجی امن و امان ختم ہوجاتاہے اور صلح وصفائي کی جگہ جنگ و جدال لے لیتے ہیں _ اسلام، جس میں بہت بنیادی اور مضبوط سماجی قوانین موجود ہیں اس نے اس اہم اور زندگی ساز اصول کو فراموش نہیں کیا ہے بلکہ اس نے مختلف اوقات میں الگ الگ عنوانات کے ساتھ مسلمانوں کو اس کی رعایت اور تحفظ کی تلقین کی ہے _

قرآن کریم جو کہ اسلام کی زندہ سند ہے وہ عہد و پیمان کے ساتھ وفاداری کو لازم سمجھتاہے اور مؤمنین کو اس رعایت کرنے کی تلقین کرتاہے_
ارشاد ہوتاہے:
"یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود"
(اے مؤمنین تم نے جو پیمان باندھا ہو اس کے وفادار رہو) (1)
دوسری جگہ انسانوں کو قرار داد کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ارشاد ہوتاہے:
"واوفوا بالعہد ان العہد کان مسؤلا"(2)
اپنے عہد و پیمان کو پورا کرو بیشك عہد و پیمان کے بارے میں سوال کیا جائیگا_
خداکی طرف سے پیغمبر اکرم (ص) کا تعارف بہترین نمونہ کے طور پر کرایا گیاہے انہوں نے زندگی کی اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا ہے عہد کو پورا کرنا آپ (ص) ایمان کا جزء سمجھتے تھے آپ (ص) نے اپنے اصحاب اور پیروکاروں سے عہد و پیمان کی رعایت کرنے کے سلسلہ میں فرمایا:
اقربکم منی غدا فی الموقف ... اوفاکم بالعہد(3)
کل قیامت میں تم میں سے وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا جو اپنی عہد کو پورا کرنے میں سب سے زیادہ باوفا ہو_
عہد و پیمان کو پورا کرنے کی اہمیت پیغمبر اکرم (ص) اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے نزدیك اتنی تھی کہ حضور(ص) نے فرمایا:
"لا دین لمن لا عہد لہ"(4)

---

1) (سورہ ماءدہ آیت 1)_
2) (سورہ الاسراء آیت 34)_
3) (بحارالانوار ج77 ص 152)_
4) (بحارالانوارج75 ص 92 حدیث 20)_

جو عہد و پیمان کی وفاداری نہ کرے وہ دیندار نہیں ہے_
دوسری جگہ فرمایا:
"من کان یوم باللہ والیوم الاخرفلیف اذا وعد"(2)
جو خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتاہے اسے وعدہ وفا کرنا چاہیئے_
حضرت امیر المؤمنین علی (ع) نے بھی مالك اشتر کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: " ایسا نہ ہو کہ کبھی کسی سے وعدہ کرو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اس کے خلاف عمل کرو بیشك وعدہ کی خلاف ورزی انسان کو خدا اور بندوں کے نزدیك رسوا کرتی ہے _(3)

پیغمبر اکرم (ص) کے عہد و پیمان
وعدہ پورا کرنے میں پیغمبر اکرم (ص) کا بڑا بلند مقام و مرتبہ تھا چاہے وہ بعثت سے پہلے کا زمانہ ہو یا بعثت کے بعد کا ، چاہے وہ زمانہ ہو جس میں آپ (ص) نے اپنے اصحاب اور اپنے پیروکاروں کے ساتھ عہد کیا ہو یا وہ وقت جب آپ نے کفار اور دشمنان اسلام کے ساتھ کسی قرار داد کو قبول فرمایا ہو ، تمام جگہوں پر آپ اس وقت تك اس عہد و پیمان پر ڈٹے رہتے تھے جب تك مد مقابل نے پیمان شکنی نہ کی ہاں اگر در مقابل عہد شکنی کرتا تو اس صورت عہد پھر دونوں طرف سے ٹوٹ جاتا_ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پیغمبر اکرم (ص) کے عہد و پیمان دو قسم کے تھے:

----

1) (اصول کافی ج4 ص 69)_
2) (بحارالانوار ج75 ص 96)_

1) آپکے ذاتی اور شخصی عہد و پیمان کہ جنکا صرف آپکی ذات سے تعلق تھا مسلمانوں کے معاشرہ سے اسکا کوئي تعلق نہ تھا _
2) آپکے اجتماعی معاہدے اور سیاسی قرار دادیں کہ ایك طرف آپ اسلام کے رہبر کے عنوان سے تھے اور دوسری طرف مسلمان یا مکہ کے مشرکین یا مدینہ کفار اور یہودی تھے_

پیغمبر(ص) کے ذاتی عہد وپیمان
آپکی (ص) زندگی میں معمولی اسی دقت بھی آپکے پسندیدہ اخلاق اور شاءستہ رفتار سے آشنا کروانے کیلئے کافی ہے_ عبداللہ ابن ابی الحمساء کہتے تھے کہ رسالت پر مبعوث ہونے سے پہلے میں نے آپ (ص) سے معاملہ کیا تھا، میں ذرا قرضدار ہوگیا تھا_ میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ آپ اسی جگہ ٹھہریں میں آجاؤنگا لیکن اس دن اور اسکے دوسرے دن میں بھول گیا تیسرے دن جب میں وہاں پہنچا تو محمد (ص) کو اسی جگہ منتظر پایا میں نے کہا آپ (ص) ابھی تك اسی جگہ ہیں آپ نے فرمایا جس وقت سے میں نے تم سے وعدہ کیا ہے میں اسی جگہ تمہارا انتظار کررہاہوں_(1)

----

1) (بحارالانوار ج17 ص 251)_

معاہدہ کی پابندی کا دوسرا نمونہ " حلف الفضول" کا معاہدہ ہے ، یہ وہ معاہدہ ہے جو جاہلیت کے زمانے میں قریش کے کچھ جوانوں نے مظلومین کے حقوق سے دفاع کے لئے کیا تھا پیغمبر اکرم (ص) بھی اس میں شامل تھے آپ نے صرف بعثت سے پہلے اس معاہدہ پر قاءم رہے بلکہ بعثت کے بعد بھی جب کبھی اسکو یاد کرلیتے تو فرماتے کہ میں اس عہد کو توڑنے پر تیار نہیں ہوں چاہے اس کے بدلے میرے سامنے بہت قیمتی چیز ہی کیوں نہ پیش کی جائے_(1)
عمار یاسر فرماتے ہیں کہ میں اپنے گوسفند چرا رہا تھا محمد(ص) بھی گوسفند چرا رہے تھے ایك دن میں نے آپ سے کہا کہ میں نے مقام "فج" میں ایك عمدہ چراگاہ دیکھی ہے کیا آپ کل وہاں چلیں گے ؟ آپ نے فرمایا ہاں ، جب میں صبح وہاں پہنچا تو دیکھا کہ آپ پہلے سے موجود ہیں لیکن گوسفند کو چرنے کے لئے چراگاہ میں داخل نہیں ہونے دیا ہے میں نے پوچھا آپ ایسے ہی کیوں کھڑے ہیں ؟ آپ(ص) نے فرمایا میں نے تم سے عہد کیا تھا کہ ہم دونوں ملکر گوسفند چرائیں گے _ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ خلاف وعدہ عمل کروں اور اپنے گوسفند کو تم سے پہلے ہی چرالوں _(2)
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم (ص) نے ایك شخص سے وعدہ کیا کہ جب تك تم آوگے اسی پتھر کے کنارے تمہارا منتظر رہوں گا_ گرمی بہت زیادہ تھی اصحاب نے

----

1) (سیرہ حلبی ج2ص 131)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) (بحارالانوار ج16 ص224)_

فرمايا: اے اللہ كے رسول آپ سايہ ميں چلے جائيں اور وہاں اسكا انتظار كريں پيغمبر اكرم (ص) نے فرمايا: ميں نے اس سے وعدہ كيا ہے ميں يہيں رہو نگا اگر وہ نہيں آئيگا تو وعدہ كے خلاف عمل كرے گا _(1)
پيغمبر (ص) كے اس قسم كے سلوك سے اسلام ميں وعدہ كى اہميت كا اندازہ بخوبى لگايا جاسكتاہے_

اجتماعى معاہدوں كى پابندي
پيغمبر اكرم(ص) كے مدينہ پہونچنے كے بعد اسلامى تعليمات كى بنياد پر ايك نئے معاشرہ كى تشكيل كى وجہ سے سماجى معاہدوں كى ضرورت محسوس ہوئي اس لئے كہ قريش جو آپ كے بڑے دشمن تھے آپ (ص) كو چين سے رہنے نہيں ديتے تھے دوسرى طرف مدينہ كے يہودى كہ جو صاحب كتاب تھے ليكن حق كو ماننے كے لئے تيار نہ تھے وہ اپنى مخصوص ہٹ دھرمى كى وجہ سے كسى ايسے دين كو ماننے پر تيار نہ تھے جس كو غير بنى اسرائيل كا كوئي شخص لايا ہو سب سے اہم بات يہ ہے كہحضور (ص) اپنے لائے ہوئے دين كو عالمى دين سمجھتے تھے اسى لئے صرف مدينہ ميں رہنے والے محدود افراد پر اكتفاء نہيں كرسكتے تھے اور يہ بھى نہيں ہوسكتا تھا كہ دوسروں سے كوئي سروكار نہ ركھيں ان پہلوؤں كے پيش نظر پيغمبر اكرم (ص) نے عرب كے بعض

----
1) (بحارالانوار ج75/95)_

قباءل سے دفاعى معاہدہ كيا اس معاہدہ كى بنياد پر اگر كوئي كسى پر زيادتى كرتا تو دوسرے كو يہ حق حاصل تھا كہ وہ اس سے اپنا دفاع كرے اور بعض لوگوں كے ساتھ يہ معاہدہ ہوا تھا كہ تم سے كوئي تعرض نہ كيا جائے گا يعنى طرفين ميں كوئي بھى كسى پر نہ زيادتى كرے اور نہ اس كے خلاف كوئي اقدام كرے ان ميں سے سب سے اہم معاہدے وہ تھے جو پيغمبر اكرم (ص) نے كفار قريش اور مدينہ كے يہوديوں سے كئے تھے_

مشركين سے معاہدوں كى پابندي
سنہ 6 ھ ميں پيغمبر خدا (ص) نے خواب ميں ديكھا كہ مسلمانوں كے ساتھ آپ (ص) مسجد الحرام ميں مناسك حج ادا كررہے ہيں پيغمبر اكرم (ص) نے اپنے اس خواب كو اپنے اصحاب كے سامنے بيان كيا اصحاب نے اسكو نيك فال سمجھا ليكن بعض افراد كو اسكى صحت پر ابھى مكمل اطمينان حاصل نہيں ہوا تھا كہ خدا نے اپنے پيغمبر اكرم (ص) كے خواب كى تعبير ميں آيت نازل كي:
"لقد صدق اللہ رسولہ الرويا بالحق لتدخلن مسجد الحرام ان شاء اللہ آمنين محلقين رؤسكم مقصرين لا تخافون فعلم مالم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحاً قريباً" (1)

----
1) (فتح آيت 27)_

(بيشك خدا نے اپنے پيغمبر (ص) كے خواب كو آشكار كرديا تم لوگ انشاء اللہ بلاخوف و خطر اپنے سروں كے بال منڈواكر اور تقصير كيے ہوئے مسجد الحرام ميں داخل ہوگئے خداوہ جانتاہے جو تم نہيں جانتے اور خدا نے اس (مكہ ميں داخل ہونے) سے پہلے بہت نزديك كاميابى (صلح حديبيہ) قرار دي)
اس آيت كے نازل ہونے كے بعد مسلمان مطمءن ہوگئے كہ وہ بہت جلد نہايت محافظ طريقہ سے خانہ خدا كى زيارت كے لئے جائيں گے _
ماہ ذيقعدہ ميں پيغمبر (ص) نے عمرہ كے قصد سے مكہ جانے كا ارادہ كيا آپ (ص) نے تمام مسلمانوں كو بھى اپنے ہمراہ مكہ چلنے كى دعوت دى چنانچہ ايك جماعت كے ساتھ رسول خدا (ص) مكہ كى جانب روانہ ہوئے راستہ ميں حضرت (ص) كو خبردى گئے كہ قريش آپ كى آمد سے واقف ہوگئے ہيں اورانہوں نے اپنے آپ كوجنگ كے لئے تيار كرلياہے وہ لوگ مقام " ذى طوي" ميں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہيں اور انہوں نے قسميں كھائي ہيں كہ آپ (ص) لوگوں كو مكہ نہپنجانے ديں گے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چونکہ پیغمبر (ص) جنگ کے لئے نہیں نکلے تھے بلکہ آپ عمرہ کے ارادہ سے تشریف لائے تھے اسلئے آپ نے ان سے مذاکرہ کیا آپ کے اور ان کے درمیان معاہدہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے اس معاہدہ میں پیغمبر (ص) نے چند امور کو انجام دینے کی پابندی اپنے اوپر عاءد کی ان میں سے مجھ درج ذیل ہے_

1_ قریش میں سے اگر کوئي بھی شخص اپنے بزرگ کی اجازت کے بغیر مکہ سے فرار کرکے اسلام قبول کرلے اور مسلمانوں سے آکر مل جائے تو محمد(ص) اسے قریش کو واپس کردیں گے لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئي بھاگ کر قریش سے جاملے تو قریش اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ اسکو واپس کردیں " جب پیغمبر (ص) قریش کے نماءندہ کے ساتھ یہ معاہدہ کررہے تھے اسی وقت سہیل کا بیٹا " ابوجندل" جو مسلمان ہوگیا تھا لیکن اپنے مشرک باپ کی زنجیر میں جکڑا ہوا تھا مکہ سے فرار کرکے آیا اور مسلمانوں کے ساتھ مل گیا سہیل نے جب اسکو دیکھا تو کہا اے محمد(ص) یہ معاہدہ کی پابندی کا پہلا موقع ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ صلح قاءم رہے تو اسکو واپس کردیں پیغمبر اکرم (ص) نے قبول کیا سہیل نے اپنے بیٹے کا گریبان پکڑا اور کھینچتے ہوئے مکہ لے گیا_

ابوجندل نے (نہایت ہی دردناک لہجہ میں) فریاد کی کہ اے مسلمانو کیا تم اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ مجھ کو مشرکین کے حوالہ کیا کردیا جائے اور میں دوبارہ ان کے چنگل میں پھنس جاؤں؟ حضرت (ص) نے فرمایا: اے ابوجندل صبر کرو خدا تمہارے اور تم جیسوں کے لئے کشادگی پیدا کریگا ہم نے ان کے ساتھ معاہدہ کیا ہے اور اب ہم اپنا عہد و پیمان نہیں توڑسکتے(1)

----

1) (سیرہ ابن ہشام ج3ص332 _ 333)_

یہ ایک ہی موقع نہیں تھا کہ جب پیغمبر اکرم (ص) نے صلح نامہ کی اس شرط کی مطابق عمل کیا تھا کہ جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت تھی ، بلکہ جب کوئي مسلمان مشرکین کے چنگل سے چھوٹ کر مسلمانوں سے آملتا تھا اسی وقت پیغمبر (ص) اسے ان کے حوالہ کردیتے تھے جیسا کہ ابوبصیر کا واقعہ گواہ ہے_

ابوبصیر ان مسلمانوں میں شامل ہے جو مکہ میں گھرے ہوئے تھے اور صلح حدیبیہ کے بعد وہاں سے فرار کرکے مدینہ آگئے تھے قریش کے نمایان افراد نے ایک خط پیغمبر (ص) کے نام لکھا اور اس کو ایک شخص کے حوالہ کیا کہ وہ اپنے غلام کے ساتھ مدینہ جاکر رسول خدا (ص) کو وہ خط پہنچا دے تا کہ قرار داد کے مطابق ابوبصیر کے پیغمبر (ص) سے واپس لیکر مکہ لوٹ آئے جب پیغمبر (ص) کے پاس وہ خط پہونچا تو آپ نے ابوبصیر کو بلایا اور کہا اے ابوبصیر تم کو معلوم ہے کہ ہم نے قریش سے عہد و پیمان کیا ہے اور اس معاہدہ کی مخالفت ہمارے لئے صحیح نہیں ہے خدا تمہارے لئے اور تم جیسوں کیلئے کشادگی پیدا کریگا ابوبصیر نے کہا : اے اللہ کے رسول کیا آپ ہم کو دشمن کے سپرد کردینگے تا کہ وہ ہم کو دین سے برگشتہ کردیں ؟آنحضرت (ص) نے فرمایا: اے ابوبصیر پلٹ جاؤ خدا تمہارے لئے وسعت پیدا کریگا_

ابوبصیر ان دونوں کے ساتھ مکہ کی طرف چل دیئے جب مقام "ذوالحلیفہ" پر پہونچے تو ایک دیوار کے سایہ میں آرام کرنے لگے ابوبصیر نے اس آدمی کی طرف رخ کرکے کہا یہ

تمہاری تلوار بہت تیز ہے ؟ اس شخص نے کہا ہاں ابوبصیر نے کہا کیا میں اسکو دیکھ

سکتاہوں اس آدمی نے جواب دیا اگر دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھو ابوبصیر نے تلوار اپنے ہاتھ میں لیکر اچانک اس آدمی پر حملہ کرکے اسکو مار ڈالا مقتول کے غلام نے جب یہ ماجرا دیکھا تو ڈر کے مارے مدینہ کی طرف بھاگا_

رسول خدا (ص) مسجد کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ غلام داخل ہوا جب آپ کی نظر اس غلام پر پڑی تو آپ (ص) نے فرمایا کہ اس نے بڑا ہولناک منظر دیکھا ہے اس کے بعد اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے غلام نے کہا کہ ابوبصیر نے اس آدمی کو قتل کردیا

ذرا دیر بعد ابوبصیر بھی خدمت پیغمبر (ص) میں پہونچے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ(ص) نے اپنا عہد و پیمان پورا کیا اور مجھ کو ان کے حوالہ کردیا لیکن میں اپنے دین کے بارے میں ڈرگیا آنحضرت(ص) نے فرمایا : اگر اس شخص کے ساتھی موجود ہوتے تو آپ جنگ برپا کردیتے_

ابوبصیر نے دیکھا کہ اگر مدینہ میں رہ گئے تو لوگ پھر پہنچ جائیں گے اور واپسی کا مطالبہ کریں گے اسلئے وہ مدینہ سے نکل کر سواحل دریائے احمر پر پہنچ گئے وہ جگہ ایسی تھی جہاں سے شام جانے والے قریش کے کاروان تجارت گذرتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسری طرف جب ابوبصیر کی داستان اور ان کی بارے مینرسول (ص) کے قول کا علم ان سارے مسلمانوں کو ہوا جو مکہ میں پھنسے ہوئے تھے تو وہ کسی طرح سے اپنے کو مشرکین کے چنگل سے چھڑا کر مکہ سے بھاگ کر ابوبصیر تک پہنچے یہاں تک کہ کچھ ہی دنوں میں ابوبصیر سے جاملنے والے مسلمانوں کی تعداد ستر (70) ہوگئي اب وہ لوگ قریش کے قافلہ کیلئے

واقعی خطرہ بن گئے اگر قریش میں سے کوئي مل جاتا تھاتو یہ لوگ اس کو قتل کردیتے تھے اور اگر کوئي قافلہ ادھر سے گذرتا تھا تو اس کے راستہ میں رکاوٹ بنتے یہاں تک کہ قریش نے تھك کررسول (ص) کو خط لکھا اور یہ گذارش کی کہ ان کو مدینہ بلالیں اور قریش کو ان کے ہاتھوں اطمینان حاصل ہوجائے تو پیغمبر (ص) نے ان کو بلایا اور سب لوگ مدینہ چلے آئے _

ابوجندل اور ابوبصیر کو واپس کردینے کے عمل سے پتہ چلتاہے کہ رسول خدا انسانی بلند قدروں کی اہمیت سمجھتے تھے_

----

1) (سیرہ ابن ہشام ج1 ص 337 ، 338)_

خلاصہ درس

1) قرآن کریم اسلام کی زندہ سند ہے وہ معاہدہ کی پابندی کو ضروری سمجھتاہے اور مؤمنین کو اسکی پابندی کی تلقین کرتاہے_

2)پیغمبر اسلام(ص) کا خدا کی طرف سے بہترین نمونہ کے عنوان سے تعارف کروایا گیاآپ(ص) نے بھی زندگی کی اس بنیادی بات سے صرف نظر نہیں کیا بلکہ ہمیشہ اسکی پابندی کی تلقین کی ہے_

3) عہد و پیمان سے وفاداری اور معاہدہ کی پابندی کی پیغمبر اکرم (ص) اور آپ کے اہل بیت کے نزدیك اتنی اہمیت ہے کہ حضور(ص) نے فرمایا: لا دین لمن لاعہد لہ" وہ شخص دین دار نہیں ہے جو معاہدہ کا پابند نہیں ہے _

4) کلی طور پرا گرپیغمبر(ص) کے معاہدوں کا جاءزہ لیا جائے تو دو طرح کے معاہدے نظر آتے ہیں_

الف: ذاتی معاہدہ

ب: سماجی معاہدے اور سیاسی قرار دادیں

5) تاریخ پیغمبر اسلام(ص) کی تحقیق سے یہ پتہ چلتاہے کہ آپ کے نزدیك دونوں ہی طرح کے معاہدے محترم تھے اور آپ نے اپنی طرف سے کبھی کوئي معاہدہ نہیں توڑا_

سوالات :

1_ عہدو پیمان کی پابندی کے سلسلہ میں قرآن کی ایك آیت کے ذریعہ اسلام کا نظریہ بیان کیجئے؟

2_ عہد و پیمان کی پابندی کی اہمیت کو ایك مثال کے ذریعہ بیان کیجئے؟

3_پیغمبر اکرم کے کسی ذاتی معاہدہ کا ذکر کیجئے_

4_ سیاسی معاہدوں میں سے ایك معاہدہ بیان کرتے ہوئے ان معاہدوں کے بارے میں پیغمبر (ص) کے طریقہ کو ایك مثال کے ذریعہ بیان کیجئے؟

5 _ پیغمبر اکرم (ص) نے کفار قریش کے ساتھ جو معاہدے کئے تھے وہ کس نوعیت کے حامل تھے؟

چھٹا سبق:

چھٹا سبق:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(یہودیوں کیساتھآنحضرت (ص) کے معاہدے)

مدینہ وہ شہر تھا کہ جہاں بمدت عرصہ قبلی یہود کے کچھ قباءل نے ہجرت کی اور وہ اس پیغمبر (ص) کی آمد کے منتظر تھے کہ جسکی توریت نے بشارت دی تھی چونکہ انہوں نے یہ دیکھا کہ پیغمبر اسلام(ص) قوم بنی اسرائیل میں سے نہیں ہیں اسلئے ان کی رسالت کو قبول کرنا ان کےلئے مشکل ہوگیا تھا_ لیکن چوں کہ مدینہ میں مسلمانوں کی اکثریت تھی اور پیغمبر اکرم (ص) نے ان کے باہمی قدیمی اخلاف کو ختم کرکے ایك امت بنادیا تھا اسلئے وہ مسلمانوں کے خلاف کوئي اقدام نہیں کرسکتے تھے لیکن مسلمانوں کے ممکن الوقوع خطرہ سے محفوظ رہنے کیلئے ان میں سے چند سربرآوردہ اشخاص پیغمبر اکرم (ص) کے پاس آئے اور کہنے لگے:

اے محمد(ص) ہم آپ کے پاس معاہدہ کرنے کیلئے آئے ہیں اور وہ معاہدہ یہ ہے کہ ہم آپ کے خلاف کوئي اقدام نہیں کریں گے، آپ کے اصحاب پر حملہ نہیں کریں گے اور آپ کے خلاف کسی بھی گروہ کی مدد نہیں کریں گے _ اسی طرح آپ بھی ہم سے کوئے سروکار نہ
رکھیں گے بعد میں دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتاہے_

پیغمبر اکرم (ص) نے قبول فرمایا اور جو معاہدہ نامہ لکھا گیا اسمیں آپ (ص) نے اضافہ فرمایا کہ اگر یہودیوں نے اس قرار داد کے خلاف عمل کیا تو پیغمبر (ص) ان کا خون بہانے، ان کے مال کو ضبط کرلینے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کرنے میں آزاد ہوں گے _

اس معاہدہ پر تین بزرگ قبیلوں، بنی نضیر، بنی قریظہ اور بنی قینقاع نے دستخط کئے _(1)

البتہ یہ صرف ایك معاہدہ نہیں تھا جو پیغمبر اکرم (ص) اور یہودیوں کے درمیان ہوا بلکہ دوسرے مواقع پر بھی اس طرح سیاسی اور سماجی معاہدے آنحضرت (ص) اور یہودیوں کے درمیان ہوئے ہیں ، پیغمبر اکرم (ص) ان تمام معاہدوں پر ثابت قدم رہے اور یہ بھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ نے ایك بار بھی کسی معاہدے کی خلاف ورزی کی ہو_

معاہدوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ آپ (ص) کا برتاو

جس طرح پیغمبر (ص) معاہدوں کے پابند تھے اور اس کو اہمیت دیتے تھے اسی طرح پیمان شکنی سے بیزار بھی تھے اور اس کو ایك ناشاءستہ عمل جانتے تھے آنحضرت(ص) کی نظر میں پیمان شکنی کرنیوالا گنہگار اور سزا کا مستحق تھا_

انفرادی معاہدہ میں اگر کسی نے معاہدہ کرکے توڑ دیا تو آپ (ص) کی بزرگی اور عظمت کے

----

1) (بحارالانوار ج19 ص 110 ، 111)_

خلاف یہ بات تھی کہ آپ اس سے سوال کرتے_ لیکن اجتماعی اور سیاسی معاہدوں میں جس کا تعلق نظام اسلام سے ہوتا تھا ، ان سے کسی طرح کی چشم پوشی کو آپ روا نہیں رکھتے تھے اور اس سے نہایت سختی کا برتاو کرتے تھے اسکا ایك نمونہ وہ رد عمل ہے جس کا اظہار آپ (ص) نے مدینہ کے یہودیوں کے معاہدہ توڑدینے پر فرمایا تھا_

مدینہ کے اطراف میں یہودیوں کے جو قباءل آباد تھے ان کیلئے تقریبا ہر ایك نے پیغمبر(ص) کے ساتھ ایك دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کرے اور مشترك دفاع کا معاہدہ کیا تھا لیکن ان میں سے ہر گروہ نے بڑے نازك موقع پر اپنا معاہدہ توڑا اور اسلام سے اپنے بغض اور عناد کا مظاہرہ کیا تھا _ ذیل میں ایسی چند مثالوں اور ان عہدشکنی کرنیوالوں کے ساتھ آنحضرت (ص) کا جو برتاؤ تھا اس کی طرف اشارہ کیا جائیگا_

بنی قینقاع کے یہودیوں کی پیمان شکني

"بنی قینقاع " یہودیوں کا ایك قبیلہ تھا جس نے پیغمبر (ص) کے ساتھ جنگ و جدال سے پرہیز کا معاہدہ کیا تھا لیکن ابھی کچھ دن نہ گذرے تھے کہ اسلام کو سرعت کے ساتھ ترقی کرتے ہوئے دیکھ کر انہوں نے اپنا معاہدہ توڑڈالا ، اس گروہ نے افواہیں پھیلانا اور اسلام کے خلاف غلط قسم کے نعرے لگانا شروع کردیئے _

پیغمبر اکرم (ص) نے بنی قینقاع کے بازار میں تقریر کی اور انہیں بہت سختی سے خبردار کیا_

پیغمبر اکرم (ص) کے کلمات سے نصیحت حاصل کرنے کے بجائے بنی قنیقاع کے یہودی جواب دینے پر اتر آئے اور کہنے لگے آپ سمجھ رہے ہیں کہ ہم کمزور و ناتواں ہیں اور قریش کی طرح جنگ کے رموز سے نا واقف ہیں ؟ آپ اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گروہ سے الجھ پڑے تھے جو جنگ كے اصولوں اور ٹيكنيك سے واقف نہيں تھا ليكن بنى قنيقاع والوں كى طاقت كا آپ كو اس وقت اندازہ ہو گا جب آپ ميدان جنگ ميں ان سے مقابلہ كيلئے اتريں گے _
ان تيزو تند باتوں نے نہ صرف يہ كہ مسلمانوں كے حوصلوں كو پست نہيں كيا بلكہ مسلمان تيار ہوگئے كہ كسى مناسب موقعہ پر ان كى رجز خوانى كا جواب ديں ،ايك دن ايك عرب عورت بنى قنيقاع كے بازار ميں ايك يہودى سنا ركى دكان پر كچھ سامان بيچ رہى تھى اور اس حوالے سے محتاط تھى كہ كوئي اسكا چہرہ نہ ديكھے مگر بنى قينقاع كے كچھ يہوديوں كو اس كا چہرہ ديكھنے پر اصرار تھا ليكن چونكہ عورت اپنا چہرہ دكھانے پر تيار نہيں تھى اس لئے يہودى سنار نے اس عورت كے دامن كو اس كى پشت پر سى ديا _
تھوڑى دير كے بعد وہ عورت اٹھى تو اس كے جسم كا كچھ حصہ نماياں ہوگيا يہ ديكھ كر بنى قنيقاع كے كچھ جوانوں نے اس عورت كا مذاق اڑايا _
بنى قينقاع كا يہ عمل اعلانيہ طور پر پيغمبر سے كئے ہوئے عہد و پيمان كو توڑ رہا تھا اس عورت كى حالت ديكھ كر ايك مسلمان كو طيش آگيا اس نے فورا اہتھيار نكالا اور اس يہودى سنا ر كو قتل كر ڈالا ، وہاں جو يہودى موجود تھے انہوں نے مل كر اس مسلمان كو بہت برى طرح قتل كيا _
ايك مسلمان كے سننے خيز قتل كى خبر دوسرے مسلمانوں كے كان تك پہونچى ، بنى قنيقاع نے جب بگڑى ہوئي حالت ديكھى تو اپنے ان گھروں ميں جاچھپے جو مضبوط قلعوں كے در ميان بنے ہوئے تھے_
پيغمبر اكرم (ص) نے حكم ديا كہ دشمن كا محاصرہ كيا جائے مسلمانوں نے پندرہ روز تك قلعوں كا محاصرہ كيا اور كسى طرح كى امداد وہاں تك نہ پہونچنے دى _ قلعہ كے يہودى محاصرہ كى بناپر تنگ آگئے اور انہوں نے اپنے كو پيغمبر اسلام(ص) كے حوالہ كرديا_
پيغمبر (ص) كا ارادہ تو يہ تھا كہ ان لوگوں كو سخت تنبيہ كى جائے لكن " عبداللہ ابى " كے اصرار پر جو مدينہ كا ايك منافق تھا مگر ظاہرميں اسلام كا اظہار كيا كرتا تھا پيغمبر (ص) نے سختى نہيں كى اور يہ طئے پايا كہ يہ لوگ اپنا اسلحہ اوراپنى دولت ديكر جتنى جلدى ہوسكے مدينہ كو ترك كرديں (1)

2_ بنى نضير كے يہوديوں كى پيمان شكني
رسول خدا (ص) سے كئے ہوئے معاہدہ كو توڑنے والے " بنى نضير" كے يہودى بھى تھے_
ايك دن ايك مسلمان نے قبيلہ بنى عامر كے ايسے دو آدميوں كو جو رسول خدا (ص) سے معاہدہ كئے ہوئے تھے قتل كرڈالا رسول اكرم (ص) ان لوگوں كا خون بہاء ادا كرنے

----
1) (مغازى واقدى ج1 ص 176 و 178)_

كے سلسلہ ميں بنى نضير كے يہوديوں سے مدد لينے اپنے چند اصحاب كے ساتھ ان كے يہاں گئے _ انہوں نے ظاہر بظاہر بڑى گرم جوشى سے پيغمبر (ص) كا استقبال كيا پيغمبر (ص) ايك گھر كى ديوار كے سہارے كھڑے تھے اسى اثنا ميں كھانا تناول فرمانے كے لئے پيغمبر (ص) كو بلاليا اسى حال ميں " حى ابن خطب" جو قبيلہ بنى نضير كا سردار تھا جس نے بنى نضير كے يہوديوں كى طرف سے پيغمبر (ص) سے ہونے والے معاہدہ پر دستخط كئے تھے، خفيہ طور پر اس نے يہوديوں سے كہا كہ يہ بڑا اچھا موقع ہے آج ان سے چھٹكارا حاصل كرلينا چاہيئے _ آج جتنے كم افراد ان كے ساتھ ہيںاتنے كم افراد تو ان كے ساتھ كبھى بھى نہيں رہے ، ايك آدمى كوٹھے پر چڑھ گيا تا كہ سرپر ايك پتھر گرا كر آپ (ص) كا كام تمام كردے خدا نے يہوديوں كى سازش سے پردہ اٹھاديا اور آپ (ص) كو ان كے برے ارادہ سے مطلع كرديا_
اصحاب نے ديكھا كہ آپ (ص) كسى كام سے ايك طرف چلے گئے، اصحاب آپ (ص) كے واپس آنے كے منتظر رہے وہ لوگ بيٹھے رہے مگر آنحضرت(ص) واپس نہيں آئے، وہ لوگ اٹھے كہ حضرت (ص) كو ڈھونڈھا جائے،اتنے ميں ايك شخص وارد ہوا لوگوں نے اس سے پيغمبر (ص) كے بارے ميں پوچھا اس نے كہا كہ ميں نے آپ (ص) كو مدينہ ميں ديكھا ہے اصحاب مدينہ پہونچے اور آپ (ص) سے چلے آنے كا سبب پوچھا آپ (ص) نے فرمايا: خدا نے مجھ كو اس سازش سے آگاہ كرديا تھا جو يہوديوں نے ميرے خلاف كى تھى اسلئے ميں وہاں سے چلا آيا_
پيغمبر (ص) نے جنگ كےلئے نكلنے كا حكم ديا لشكر اسلام نے چھ روز تك بنى نضير كے گھروں كا محاصرہ كيا چھ روز كے بعد خوف كى وجہ سے ان لوگوں نے ہتھيار ڈال ديئے اور كہا ہم يہاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے چلے جانے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہم ہتھیار کے علاوہ اپنے تمام منقولہ سامان اپنے ساتھ لے جائینگے ، پیغمبر (ص) نے ان کی شرط مان لی وہ اپنا تمام سامان حتی کہ دروازہ بھی اکھاڑ کر اونٹوںپر لاد کرلے گئے_(1)

3_بنی قریظہ کے یہودیوں کی عہد شکني
پیمان شکن یہودیوں کے ساتھ رد عمل کے طور پر پیغمبر کا جو برتاؤ ہو تا اس میں شدید ترین برتاو بنی قریظہ کے عہد شکن یہودیوں کے ساتھ روا رکھا _ انہوں نے اس نازك زمانہ میں اپنا معاہدہ توڑا جس زمانہ میں مشرکین قریش نے تمام اسلام مخالف گروہوں سے مل کر بنے ہوئے ایك بڑے لشکر کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کاکام تمام کردینے کے ارادہ سے مدینہ پر حملہ کیا تھا بنی قریظہ کے لوگوں نے مشرکین مکہ کو پیغام بھیج کر دو ہزار کا لشکرمانگا تا کہ مدینہ کو نیست و نابود کردیں اور اندر سے مسلمانوں کو کھوکھلا کردیں_ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمان خندق کی حفاظت کررہے تھے ، پیغمبر اکرم (ص) نے دو افسر اور پانچ سو سپاہیوں کو معین کیا تا کہ شہر کے اندر گشت لگاکر پہرہ دیتے رہیں اور نعرہ تکبیر کی آواز بلند کرکے بنی قریظہ کے حملوں کو روکیں اس طرح صدائے تکبیر کو سن کر عورتوں اور بچوں کی ڈھارس بندھی رہے گي(2)

---

1) (سیرہ ابن ہشام ج3 ص 199 _200)_
2) (مغازی واقدی ج2 ص 460)_

جب مشرکین احزاب مسلمانوں سے ہارگئے اور بڑی بے عزتی سے میدان چھوڑ کر بھاگے تو پھر بنی قریظہ کے یہودیوں کی بار ی آئي_
ابھی جنگ احزاب کی تھکن اترنے بھی نہ پائي تھی کہ پیغمبر (ص) نے بنی قریظہ کے یہودیوں سے لڑنے کی آواز بلند کی اور لشکر اسلام نے فورا ان کے قلعے کا محاصرہ کرلیا_
بنی قریظہ کے یہودیوں نے جب اپنے کو خطرہ میں گھرا ہوا محسوس کیا تو انہوں نے پہلے تو یہ درخواست کی کہ تمام یہودیوں کے ساتھ جو سلوك ہوا ہے وہی ان کے ساتھ بھی ہو تا کہ وہ لوگ بھی اپنے قابل انتقال سامان کو لیکر مدینہ سے چلے جائیں لیکن پیغمبر اکرم (ص) نے قبول نہیں فرمایا اس کے بعد وہ اس بات پر تیار ہوئے کہ ان کے ہم پیمان " سعد ابن معاذ" جو فیصلہ کریں گے وہ بلاچون و چرا اس کو قبول کرلینگے پیغمبر نے بھی اس بات کو قبول کرلیا_
سعد ابن معاذ کہ جو تیر لگنے کی وجہ سے زخمی تھے، پیغمبر (ص) کے قریب لایا گیا آنحضرت(ص) نے سعد سے کہا : کہ بنی قریظہ کے یہویوں کے بارے میں فیصلہ کرو_
سعد ، جنہوں نے بنی قریظہ کا پیغمبر (ص) کے ساتھ عہد و پیمان دیکھا تھا اورجن کے پیش نظر جنگ احزاب میں یہودیوں کی عہد شکنی اور خیانت بھی تھی ، انہوں نے حکم دیا :
1_ ان کے جنگ کرنے والے مردوں کو قتل کردیا جائے_
2_ ان کے مال و اسباب کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے_
3_ ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر بنالیا جائے _(1)
معاہدہ توڑنا وہ بھی ایسے موقع پر جب فریق مقابل کیلئے وہ معاہدہ زندگی کا مسءلہ ہو اس کی سزا یہی ہوسکتی ہے پیغمبر (ص) نے اپنے اس عمل سے بتایا کہ جب کوئي شخص یا کوئي گروہ کسی عہد و پیمان کو نظر انداز کردے تو پھر اس کاکوئي احترام نہیں رہ جاتا اور نہ اس کی کوئي قدر و قیمت باقی رہتی ہے _

---

1) (مغازی واقدی ج 2 ص 502)_

خلاصہ درس
1) مدینہ میں بسنے والے یہودیوں نے ممکنہ خطرہ سے محفوظ رہنے کیلئے پیغمبر اکرم (ص) سے کسی بھی قسم کی چھیڑ خانی نہ کرنے کا معاہدہ کیا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) پیغمبر (ص) نے جتنے معاہدے کئے ان سب میں ثابت قدم رہے _ کسی بھی معاہدہ کی مخالفت کرتے ہوئے آپ (ص) کو نہیں دیکھا گیا _
3) پیغمبر (ص) نے سماجی اور سیاسی معاہدہ توڑے جانے کی صورت میں کسی طرح کی چشم پوشی سے کام نہیں لیا اور معاہدہ توڑنے والوں کے ساتھ نہایت سخت برتاو کیا _
4) پیغمبر اسلام(ص) نے بنی قینقاع اور بنی نضیر کے ان یہودیوں کو مدینہ سے نکال دیا جنہوں نے امن کے مانہ میں معاہدہ توڑا تھا لیکن بنی قریظہ کے یہودیوں کیساتھ جنہوں نے اسلام کے دشمنوں کی مددکی تھی سخت رویہ اختیار کیا اور سعد بن معاذ کے فیصلہ کے مطابق جنگ کرنے والے مردوں کو قتل کرڈالا ان کے مال کو ضبط کرلیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر بنالایا_

سوالات :
1_ یہودیوں کے قبیلوں نے کس وجہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی _
2_ یہودیوں نے پیغمبر (ص) سے کس طرح کا معاہدہ کیا ؟
3_ یہودیوں کے سربرآوردہ افراد نے پیغمبر(ص) سے جو معاہدہ کیا تھا اسکی شرطیں کیا تھیں ؟
4_ بنی قینقاع کے یہودیوں کے ساتھ پیغمبر (ص) کا کیا سلوک تھا ؟ اجمالی طور پر بیان کیجئے؟
5_ بنی قریظہ کے یہودیوں نے دشمنان اسلام میں سے کس سے تعاون کیا ؟ ان کے ساتھ پیغمبر (ص) نے کیا سلوک کیا مختصر طور پر بیان کیجئے؟

ساتواں سبق:

ساتواں سبق:
(صبرو استقامت)

صبر و استقامت کامیابی کا سرچشمہ اور مشکلات پر غلبہ کاراز ہیں _یہ خدا کے بے شمارو بے حساب اجر کے آب زلال کے چشمہ کی طرف رہنمائي کرتے ہیں اور ایسی طاقت ہے جس سے تنگ راستوں کو عبور کرنا سہل اور مصیبتوں کا مقابلہ کرنا آسان ہوجاتاہے_
لغت میں صبر کے معنی شکیبائي ، بردباری اور بلا و مصیبت پر شکایات کو ترک کرنے کے ہیں اسی طرح ٹھہرجانے اور ثابت قدم رہنے کا نام استقامت ہے (1)

صبر کے اصطلاحی معنی :
"ضد الجذع الصبر"و ہوثبات النفس و عدم اضطرابہا فی الشداءد والمصاءب ،بان تقاوم معہابحیث لاتخرجہا عن سعة الصدروماکانت

----
1) (فرہنگ معین مادہ صبر واستقامت)_

علیہ قبل ذلك عن السرور و الطمانینة "(1)
صبرگبھراہت کی ضد ہے در اصل صبریعنی مصاءب و شداءد میں نفس کے مطمءن رہنے اور ان کے مقابلہ میں اسطرح ڈٹے رہناہے کہ پیشانی پرشکن تك نہ آنے پائے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

استقامت كے اصطلاحى معنى اس طرح بيان كئے گئے ہيں "و ہى الوفاء بالعہود كلہا و ملازمہ الصراط المستقيم برعاية حدالتوسط فى كل الامور من الطعام والشراب واللباس و فى كل امر دينى و دنيوي"(2) تمام معاہدوں سے وفادارى اور ہميشہ صراط مستقيم كو اس طرح سے اپنائے رہنا كہ كھانے، پينے لباس اور تمام دينى و دنيوى امور ميں ميانہ روى ہو اس كا نام صبر و استقامت ہے_

خداوند عالم نے صبر كے نتاءج اور اس كى قدر و قيمت بتادينے كے بعد اپنےپيغمبر(ص) سے اس بات كى خواہش كى ہے كہ وہ بھى دوسرے نبيوں كى طرح صبر اختيار كريں_ ارشاد ہے :

"فاصبر كما صبر اولوالعزم من الرسل" (3)

آپ بھى اس طرح صبر كريں جس طرح اولوالعزم پيغمبروں نے صبر كيا _

"فاصبر ان وعد الله حق ولا يستخفنك الذين لا يوقنون" (4)

آپ صبر كريں، بے شك خدا كا وعدہ حق ہے اور وہ لوگ جو يقين كرنے والے نہيں

----

1) (جامع السعادت ج3ص280)_

2) (تعريفات جرجانى منقول از لغت نامہ دہخدا مادہ صبر)_

3) (احقاف 35)_

4) روم 60_

ہيں وہ آپ كو كمزور متزلزل نہيں كرسكتے_

"واصبر لحكم ربك فانك باعيننا" (1)

آپ خدا كے حكم كے مطابق صبر كريں، بے شك آپ ہمارے منظور نظر ہيں_

"فاصبر صبراجميلاً "(2)

آپ صبر جميل كريں_

رسول خدا (ص) كو دوسرے اولوالعزم پيغمبروں ہى كى طرح صبر كا حكم ہے اس لئے كہ نبوت كا دشوار گذار راستہ بغير صبر كے طے كرنا ممكن نہيں ہے _ جيسا كہ دوسرى آيت ميں بيان ہوا ہے كہ صبر نصرت خدا ہے اور دشمنوں كى طرف سے جو رسول خدا كو كمزور اور متزلزل قرار ديا جارہے ہے اسكا كوئي اثر نہيں لينا چاہيئے_

آنحضرت (ص) نے بھى تمام مصيبتوں، رسالت كى مشكلوں اور حادثات زندگى ميں صبر سے كام ليا اور صراطمستقيم پر ثابت قدمى كے ساتھ آپ نے پيغام الہى كى تبليغ كے راستہ ميں آنے والى تمام ركاوٹوں كو ہٹاكر اپنے لئے عبادت اور اطاعت كے پر مشقت راستوں كو ہموار كركے بشريت كى ہدايت كا راستہ كھول ديا_

----

1) طور 48_

2) معارج 5_

رسول خدا (ص) صابر اور كامياب

حادثات روزگار كى تيز ہوا ، جانكاہ مصاءب كے گرداب اور سياہ دل مخالفوں كى تكذيب كے مقابل تمام پيغمبروں كا جو طريقہ تھا اسى كا نام صبر ہے _

"و لقد كذبت رسل من قبلك فصبروا على ماكذبوا و اوذوا حتى آتاہم نصرنا" (1)

بيشك آپ سے پہلے(پيغمبر اسلام (ص) سے) جو رسول بھيجے گئے ان كو جھٹلايا گيا ان لوگوں نے جھٹلائے جانے اور اذيت پہونچائے جانے كے بعد صبر كيا يہاں تك كہ ہمارى نصرت ان تك پہونچي_

رسول اكرم (ص) بھى تمام پيغمبرونكى طرح اپنى رسالت كى تبليغ كے لئے پروردگار كى طرف سے صبر پر مامور تھے_

"فاصبر كما صبر اولوالعزم من الرسل "(2)

صبر كيجئے جيسا كہ اولوالعزم پيغمبروں نے صبر كيا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس راستہ میں دوسرے تمام پیغمبروں سے زیادہ تکلیفیں آپ (ص) کو اٹھانی پڑیں، آپ (ص) خود فرماتے ہیں:
" ما اوذی نبی مثل ما اوذیت فی اللہ " (3)

---

1) انعام 34_
2) احقاف 35_
3) میزان الحکم ج1 ص88_

راہ خدا میں کسی پیغمبر کو اتنی اذیت نہیں پہونچی جتنی اذیت مجھے پہونچنی _
آخر کار آیہ کریمہ " ان مع العسر یسرا " (1) (ہر سختی کے بعد آسانی) کے مطابق رسول اکرم (ص) نے فتح مکہ کے دن اپنے صبر کے نتاءج و آثار دیکھ لئے وہ دن جس کو قرآن اپنے لفظوں میں اس طرح یاد کرتاہے " اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربك و استغفرہ انہ کان توابا" (2)
جس دن خدا کی مدد پہونچی اور کامیابی حاصل ہوئي اور آپ نے دیکھا کہ لوگ گروہ در گروہ دین خدامیںداخل ہوئے چلے جارہے ہیں پس آپ حمدکے ساتھ اپنے پروردگار کی تسبیح کیجئے اور اسکی درگاہ میں استغفار کیجئے، بیشك وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے _
رسول اکرم (ص) صبر کے سایہ میں کامیابی کی منزل تك پہنچے' کعبہ بتوں کی نجاست سے پاك ہوگیا، بت پرستی ختم ہوئي اور پرچم توحید لہرایا، یہ کامیابیاں اس صبر کا نتیجہ تھیں جو حضرت (ص) نے راہ خدا میں اختیار کیا تھا_

---

1) انشراح 6_
2) سورہ النصر_

مختلف قسم کی بہت سی مخالفتیں اور اذیتیں
کفار و مشرکین نے رسول خدا (ص) کو آزار پہنچانے کیلئے طرح طرح کے حربے استعمال کئے، کبھی آپ(ص) کو ساحرکاذب اور کاہن کہا گیا_زبان کے ذریعہ زخم پہونچاکر آپ کے دل کو تکلیف پہونچائي گئي، کبھی جنگ برپا کرنے، دہشت گردی کے ذریعہ آپ (ص) کو ختم کردینے کیلئے میدان میں لوگ اتر آئے لیکن صابر پیغمبر (ص) نے ان کی بنائي ہوئي سازش کو نقش بر آب کردیا اور کامیابی کے ساتھ اپنے الہی فریضہ کو پورا کرتے رہے_

زبانوں کے زخم
پیغمبر (ص) کی تعلیمات کی روشنی مدہم کرنے اور آپ (ص) کو اذیت پہچا نے کے لئے مشرکین نے جو شیطانی حربے اختیار کئے ان میں سے ایك حربہ زبان کے ذریعہ زخم لگانا بھی تھا_
قرآن کریم نے مخالفین رسول (ص) کی آزار پہچانے والی بعض باتوں کو نقل کیا ہے ارشاد ہے:
"و قال الذین کفروا ہل ندلکم علی رجل ینبءکم اذا مزقتم کل ممزق انکم لفی خلق جدید افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنة"(1)
اور کافروں نے (مزاق اڑاتے ہوئے) کہا : کیا تم کو ہم ایسے شخص کا پتہ بنائيں جو یہ

---

1) (سورہ صبا 7،8)

کہتاہے کہ تمہارے مرنے اور جسم کے ذرات کے بکھرجانے کے بعد تم کو زندہ کیا جائیگا کیا یہ شخص جان بوجھ کر خدا پر جھوٹا الزام لگاتاہے یا جنون اسکو اس بات پر مجبور کرتاہے_
" و یقولون اءنا لتارکوا آلہتنا لشاعر مجنون" (1)
وہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہم اپنے خداؤں کو ایك دیوانہ شاعر کے کہنے کی بنا پر چھوڑ دیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"فذکر فما انت بنعمت ربك بکاہن و لا مجنون ام یقولون شاعر نتربص بہ ریب المنون "(2)
بس تم یاد کرو کہ تم خدا کے فضل و نعمت سے نہ کاہن ہو اور نہ دیوانہ ہو _یا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ شاعر ہے تو ہم ان کی موت کے انتظار میں ہیں_
رسول اکرم کے پاس آکر چند مشرکین کے زبان سے ایذاء پہچا نے کے واقعہ کو امیرالمومنین (ع) نہج البلاغہ میں بیان فرماتے ہیں :
" اس دن جس دن قریش کا ایك وفد حضرت (ص) کے پاس آیا تو میں آپ کے پاس موجود تھا میں نے ان کی گفتگو سنی انہوں نے کہا : اے محمد(ص) آپ ایسی چیز کا دعوی کرتے ہیں جس کا دعوی نہ آپ کے آباء و اجداد نے کیا تھا اور نہ آپ کے خاندان نے اب جو ہم

----

1) (صافات 36)
2) (طور 29_31)

کہتے ہیں وہ آپ کر دکھایئےاگر آپ نے وہ کردیا اور ہم نے دیکھ لیا تو ہم سمجھ جائیں گے کہ آپ سچ مچ پیغمبر اور خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اور اگر آپ اس کو نہ کرسکے تو ہم یہ سمجھ لیں گے کہ آپ جادوگر اور جھوٹے ہیں _
رسول خدا نے فرمایا : کہو کیا کرنا ہے ؟ انہوں نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس درخت کو آپ اپنے پاس بلالیں اور یہ درخت جڑ سے اگھڑ کر آپ کے پاس آجائے حضرت نے فرمایا : خدا ہر کام کی قدرت رکھتا ہے لیکن اگر میں تمہاری یہ خواہش پوری کردوں تو کیا تم ایمان لے آؤگے اور حق کی گواہی دوگے ؟ سب نے کہا "ہاں" آپ (ص) نے فرمایا : اب تم نے جو کہاہے وہ میں کردکھاتاہوں لیکن مجھ کو اس بات کا اطمینان ہے کہ تم اس کے باوجود اسلام اور سچے قانون کو نہیں قبول کروگے_
ان لوگوں نے جس چیز کی فرمائشے کی تھی پیغمبر (ص) نے وہ کردکھائي لیکن انہوں نے اپنے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف کہا نہیں یہ جادوگر اور چھوٹا ہے ، جادوگری میں یہ کتنا ہوشیار اور تیز ہے (معاذ اللہ)_
ان تکلیف دہ باتوں سے اگر چہ پیغمبر (ص) کو قبلی طور پر رنج ہوا مگر حکم خدا پر عمل کرتے ہوئے صبر کیا اور مخالفین کی غلط باتوں کے جواب میں سوائے حق کے زبان پر کچھ نہ لائے_

----

1) (نہج البلاغہ خطبہ 234)_

خلاصہ درس
1) صبر اور استقامت کامیابی کا سرمایہ اور مشکلات پر غلبہ کا راز ہے _
2) لغت میں صبر کے معنی شکیبائي ، بردباری ، بلا اور شداءد پر شکایت نہ کرنے کے ہیں_ ا ور استقامت کے معنی ثبات قدم کے ہیں _
3) صبر کے اصطلاحی معنی ہیں ، مصیبتوں اور نامناسب حالات میں ثبات نفس، شجاعت اور انکے مقابل یوں ڈٹ جانا کہ سعہ صدر ختم نہ ہو اور سابقہ وقار و خوش حالی زاءل نہ ہو_
4)پیغمبر اعظم (ص) کا دوسرے اولوالعزم پیغمبروں کی طرح صبر پر مامور ہونا اس بات کا ظاہر کرتاہے کہ نبوت کا دشوار گذار راستہ بغیر صبر کے ناممکن ہے _
5) دوسرے پیغمبروں کی طرح پیغمبر اسلام(ص) بھی تبلیغ رسالت میں خدا کی طرف سے صبر پر مامور تھے_ اور اس راستہ میں دوسرے تمام پیغمبروں سے زیادہحضور (ص) کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا جیسا کہ آپ(ص) نے فرمایا ہے کہ کسی بھی پیغمبر کو خدا کے راستہ میں میرے جتنی تکلیف نہیں دی گئي _
6) مشکرین نے پیغمبر خدا (ص) کو اذیت پہونچانے اور ان کی تعلیمات کی اساس کو متزلزل کرنے کیلئے جو حربے استعمال کئے ان میں سے زبان کا زخم بھی تھا_ناروا گفتگواگر چہ پیغمبر(ص) کے دل کو تکلیف پہونچاتی تھی لیکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ(ص) خدا كے حكم سے صبر كرتے اور مخالفين كى بدزبانى كے جواب ميں سوائے حق كے اور كچھ نہيں كہتے تھے_

سوالات

1_ صبر كے لغوى اور اصطلاحى معنى تحرير كيجئے؟

2_ صبر اور استقامت كا رابط بيان كيجئے؟

3_ استقامت كے لغوى اور اصطلاحى معنى تحرير كيجئے؟

4_ پيغمبر اكرم (ص) كو صبر كا حكم كيوں ديا گيا تھا؟

5_ مشركين كى بدزبانى كے سلسلہ كى ايك آيت كو بيان كرتے ہوئے ان كے ساتھ پيغمبر (ص) كے برتاؤ كو بيان كيجئے_

آٹھواں سبق:

آٹھواں سبق:

(جسمانى اذيت)

زبان كا زخم لگانے كے علاوہ كفار و مشركين آنحضرت (ص) اور آپ (ص) كے اصحاب كو بہت سى جسمانى اذيتيں پہنچا آپ (ص) كو راہ حق سے ہٹا دينا چاہتے تھے ، منقول ہے كہ مشركين قريش نے آپ (ص) كو بہت ستايا ان ميں سب سے بڑا ظالم آپكا چچا ابولہب تھا ايك دن جب پيغمبر حجرے ميں تشريف فرماتھے اسوقت مشركين نے ايك گوسفند كے رحم كو ، جس سے بچہ نكالا جاچكا تھا، چند اوباشوں كے ذريعہ آپ (ص) كے سرپر ڈلو ديا_(1)

ابولہب نے پيغمبر خدا (ص) كو اتنى اذيت پہنچا كہ خدا كى لعنت اور نفرين كا مستحق قرار ديا سورہ تبت اسكے اور اسكى بيوى (حمالة الحطب _ ام جميلہ) كے بارے ميں نازل ہوا :

" تبت يدا ابى لہب و تب ما اغنى عنہ مالہ و ما كسب سيصلى نارا ذات لہب و امراءتہ حمالة الحطب فى جيدہا حبل من

----

1) (زندگانى چہاردہ معصوم ترجمہ اعلام الورى ص 64)_

مسد " (1)

ابولہب (جو ہميشہ پيغمبر (ص) كو اذيت پہونچا تا تھا) اسكا ستياناس ہوا اس كے دونوں ہاتھ قطع ہوگئے اس نے جو مال و اسباب (اسلام كو مٹانے كيلئے) جمع كيا تھا اس نے ابولہب كو ہلاكت سے نہيں بچايا، وہ جلد ہى جہنم كے بھڑكتے ہوئے شعلوں ميں پہنچ جائيگا اور اسكى بيوى (ام جميلہ) دوزخ كا ايندھن بنے گى اس حالت ميں كہ (نہايت ذلت كے ساتھ) ليف خرما كى بٹى ہوئے رسياں اس كى گردن ميں ہوں گے _

ابولہب كى بيوى رسول خدا (ص) كو بہت اذيت پہنچا تى تھى قرآن نے اس كو " حمالة الحطب" كے نام سے ياد كيا ہے _ ابن عباس نے قرآن مجيد كے بيان كئے ہوئے اس نام كى دليل ميں فرمايا " وہ لوگوں كے درميان چغلى كيا كرتى تھى اور دشمنى پيدا كرديتى تھى اس طرح آتش جنگ بھڑك اٹھتى تھى جيسے كہ ايندھن كى آگ بھڑكائي اور جلائي جاتى ہے لہذا اس نمامى (چغلي) كى صفت كو ايندھن كا نام دے ديا گيا(2)_

منقول ہے كہ وہ ملعونہ خس و خاشاك اور خاردار جھاڑياں آپ (ص) كے راستہ ميں ڈال ديتى تھى تا كہ جب آپ (ص) نماز كيلئے نكليں تو آپ (ص) كے پيروں سے وہ الجھ جائيں اور آپ(ص) كے پير زخمى ہوجائيں(3)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (سورہ تبت)_
2) (مجمع البیان ج 27)_
3) (مجمع البیان 27)_

مشرکین کے ستانے اور اذیت پہچانے کے واقعات میں سے ایک واقعہ طاءف میں قبیلہ " بنی ثقیف" کا بھی ہے آنحضرت (ص) ہی سے منقول ہے کہ میں نے عبدیالنیل ، حبیب اور مسعود بن عمران تینوں بھائیوں سے مقالات کی کہ جو قبیلہ بنی ثقیف کے بزرگان میں سے تھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ (ص) پیغمبر ہیں تو میں نے گویا کعبہ کو چرایا ، دوسرے نے کہا کہ کیا خدا عاجز تھا کہ اس نے آپ(ص) کو بھیج دیا ، اس کو ایسے کو بھیجنا چاہئے تھا جس کے پاس طاقت اور قدرت ہو تیسرے نے کہاخدا کی قسم میں اس کے بعد اب آپ(ص) سے بات نہیں کروں گا اور پھر اس نے پیغمبر (ص) کا مذاق اڑایا اور آپ(ص) نے جو اسلام کی دعوت دی تھی اسے لوگوں میں پھیلا دیا_
جب پیغمبر (ص) طاءف سے نکلنے لگے تو وہاں کے ذلیل اور اوباش افراد ان تینوں کے بھڑکانے سے پیغمبر (ص) کے راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوگئے اور انہوننے آپ (ص) پر پتھر برسائے جسکی وجہ سے آپ (ص) کے پائے مبارک مجروح ہوگئے آپ (ص) اس حال میں وہاں سے نکلے کر آپ کے پاؤں سے خون جاری تھا_(1)
مندرجہ ذیل واقعہ بھی رسول (ص) کے کمال صبر کا بہترین نمونہ ہے " منیب ابن مدرک" نے اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا " جاہلیت کے زمانے میں " میں نے رسول خدا کو دیکھا کہ آپ " یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا" (اے لوگو تم
یہ کہو کہ اللہ کے سوا کوئي معبود نہیں ہے تا کہ تم نجات پاجاؤ) کی تبلیغ کررہے تھے کہ ایک ملعون کافر نے آپ (ص) کے چہرہ اقدس پر ایک طمانچہ مارا، کسی نے آپ (ص) کے سر اور چہرہ پر خاک ڈالي، کسی نے آپ کو دشنام دیا میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی بچی ایک پانی کا ظرف لیکر آپ(ص) کی طرف بڑھی آپ نے اپنا ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر آپ(ص) نے فرمایا : صبر کرو اور اگر کوئي تمہارے باپ رسول خدا کو رسوا کرے یاستائے تو تم غمگین نہ ہونا _(2)

میدان جنگ میں صبر کا مظاہرہ
جن جگھوں پر صبر کا بڑا گہرا اثر پڑتاہے ان میں سے ایک میدان جنگ و کارزار بھی ہے _ صدر اسلام کی بہت سی جنگوں میں رسول خدا (ص) کے پاس لشکر اور اسلحہ کفار سے کم تھا لیکن خدا کی مدد اور رسول خدا کی فکر سلیم کی بناپر صبر و شکیبائي کے سایہ میں اکثر جنگیں فتح و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں _ مسلسل پیش آنے والی جنگو ں میں آنحضرت(ص) نے شرکت کی اور آپ (ص) کے حوصلوں میں کبھی بھی شکست کے آثار نظر نہیں آئے_
جنگ احد ابتدائے اسلام کی صبر آزما اور سخت جنگ تھی جب یہ جنگ اپنے عروج پر تھی اسوقت اصحاب نے فرار کیا کچھ درجہ شہادت پر فاءز ہوگئے_چنانچہ چند افراد کے علاوہ اور

---

1) (حلیة الابرار ج1 ص 177)_
2) (میزان الحکمہ ج9 ص 671)_

کوئي دفاع کرنیوالا نہیں تھا لیکن پیغمبر (ص) کے صبر و استقامت اور علی (ع) کی شجاعت نے دشمن کو جنگ سے روک دیا اس جنگ میں رسول خدا (ص) کے چہرہ اور دہن مبارک سے خون جاری تھا، ابن قمیءہ نے آپ (ص) کو ایک تیر مارا جو آپکے ہاتھ پر آکر لگا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئي ، عتبہ ابن ابی وقاص نے ایک ایسی ضربت لگائي جس سے آپ (ص) کے دہن اقدس سے خون بہنے لگا عبداللہ ابن ابی شہاب نے زمین سے ایک پتھراٹھاکر آپ کے فرق اطہر پر مارا(1)
حضرت امیر المؤمنین (ع) پیغمبر کی شجاعت اور صبر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
جب جنگ اپنے شباب پر ہوتی تھی اوردونوں طرف سے گھمسان کارن پڑتا تھا تو ہم رسول خدا (ص) کے پاس پناہ ڈھونڈھتے ہوئے پہنچتے تھے دشمنوں سے رسول خدا (ص) جتنا قریب ہوتے تھے اتنا قریب کوئي بھی نہیں ہوتا تھا _(1)
میدان جنگ میں رسول خدا (ص) کے صبر کی بناپر نصرت الہی سایہ فگن رہتی تھي_قرآن مجید میں ارشاد ہوتاہے:
" ... ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا ماتین" (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اگر تم میں سے بیس افراد ایسے ہوں جو صبر کے زیور سے آراستہ ہوں تو دو سو افراد پر غالب آسکتے ہیں _

----

1) (زندگانی چہاردہ معصوم ص 119)_
2) (میزان الحکم ج 9 ص 662)_
3) (انفال65) _

رسول خدا (ص) کی استقامت
استقامت اور پائیداری پسندیدہ صفات ہیں پیغمبر ختمی مرتبت، میں یہ صفتیں بدرجہ اتم موجود تھیں اپنی سخت ذمہ داریوں کو پورا کرنے (شرك او ر کفر کا خاتمہ) اور معاشرہ میں آئین توحید کو راءج کرنے کے سلسلہ میں آپ (ص) کو خدا کی طرف سے ثابت قدم رہنے کا حکم دیا گیا تھا_
آنحضرت (ص) کا ثابت قدم اور اس حکم کی پابندی کا یہ حال تھا کہ آپ(ص) کے اندر بڑھاپے کے آثار بہت جلد نظر آنے لگے جب کسی نے آپ سے سوال کیا کہ آپ(ص) اتنی جلدی کیسے بوڑھے ہوگئے تو آپ (ص) نے فرمایا:
"شیبتنی ہود والواقعہ ..."
مجھے سورہ ہود اور واقعہ نے بوڑھا کردیا _
ابن عباس بیان فرماتے ہیں " فاستقم کما امرت" (1)سے زیادہ سخت پیغمبر (ص) پر کسی آیت کا نزول نہیں تھا _
جو سختیاں تبلیغ کی راہ میں انبیاء کرام برداشت کرتے رہے ہیں سورہ ہود کے کچھ مضامین میں ان سختیوں کو بیان کیا گیا ہے اور سورہ واقعہ میں مرنے کے بعد کی دشواریوں کا ذکر ہے اسی لیے رسول خدا (ص) ان دونوں سوروں کے مضامین پر بہت زیادہ غور فرمایا کرتے تھے_

----

1) (المیزان ج 11 ص 66)_

کفار و مشرکین کی سازش، دھمکی اور لالچ کے سامنے جس ثبات قدم کا آپ نے مظاہرہ فرمایا، مندرہ ذیل سطروں میں اس کو بیان کیا جارہاہے_

کفار و مشرکین سے عدم موافقت
مکہ کے کفار و مشرکین نے رسول خدا (ص) سے موافقت کی بہت کوشش کی لیکن ان کی انتھك کوشش کے باوجود رسول خدا (ص) نے کوئي ایسا عمل نہیں انجام دیا جس سے آپ کی کمزوری ثابت ہو، آپ (ص) نے اپنے عقاءد کا برملا اظہار کیا اور بتوں یا بت پرستوں کے خلاف جنگ سے کبھی بھی منہ نہیں موڑا_قرآن کریم نے کفار و مشرکین کے نظریہ کو پیش کرتے ہوئے اپنے نبی (ص) سے کہا :
" فلا تطع المکذبین و ذوالوتدھن فیدہنون"(1)
آپ جھٹلانے والوں کا کہنا نہ مانیں وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اگر آپ نرم پڑجائیں تو یہ بھی نرم ہوجائیں_
مشرکین کی ساز باز اور موافقت کی کوشش کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگایا جاسکتاہے_

----

1) (القلم 8 _ 9)_

قبیلہ " ثقیف" کا ایك گروہ معاہدہ کرنے کیلئے مدینہ سے مکہ آیا ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی جو شراءط رکھیں تو اس میں ایك بات یہ بھی تھی کہ ان سے نماز معاف کردی جائے آنحضرت(ص) نے ان کی اس خواہش کو رد کردیا اور فرمایا" جس دین میں نماز نہ ہو وہ بیکار ہے" نیز انہوں نے یہ کہا کہ ان کا بتخانہ تین سال تك برقرار رکھا جائے اور انکے اس بڑے بت کی پرستش کی چھوٹ دی جائے جسکا نام (لات) ہے _ رسول خدا (ص) نے یہ درخواست رد کردی ،آخر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میناہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم کو خود ہمارے ہی ہاتھوں سے بتوں کے توڑنے کا حکم نہ دیا جائےپیغمبر(ص) نے یہ شرط منظور کرلی اور کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ تم ان بتوں کو توڑ دو _(1)

دھمکی اور لالچ

دھمکی اور لالچ یہ ایسے خوفناک اور ہوس انگیزہتھیار تھے جسے کفار نے انبیاء کرام خصوصاً پیغمبر اسلام (ص) کو روکنے کیلئے استعمال کئے_مشرکین مکہ نے جب یہ دیکھ لیا کہ رسول اکرم(ص) اپنے عقاعد پر ثابت قدم رہیں گے اور اس کے برملا اظہار سے باز نہیں آئیں گے تو ان لوگوں نے آپ کو ڈرانے اور لالچ دینے کی پلاننگ تیار کی اس غرض سے وہ ایك وفد کی صورت میں جناب ابوطالب (ع) کی خدمت میں پہنچے اور کہا " آپ کا بھتیجا،ہمارے

----

1) (فروغ ابدیت ج2 ص 797 ،799)_

خداؤں کو برا کہتاہے ہمارے قانون کی برائي کرتاہے ہمارے افکار و عقاءد کا مذاق اڑاتا اور ہمارے آباء اور اجداد کو گمراہ سمجھتاہے لہذا تو آپ ان کو اس کام سے روك دیجئے یا انھیں ہمارے سپرد کردیجئے اور ان کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیجئے_(1)

بعض تاریخوں میں یہ بھی لکھاہے کہ اگر ان کو مال چاہیئے تو ہم مال دینگے اگر کوئي خوبصورت عورت چاہئے تو ہم اس کے لئے حاضر ہیں_ جب ابوطالب نے یہ پیغام رسول اکرم (ص) تك پہنچا تو آپ (ص) نے فرمایا:

" واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترک ہذاالامر حتی یظہرہ اللہ او اہلك فیہ ، ما ترکتہ" (2)

اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند لاکر رکھدیں اور کہیں کہ اس کام سے باز آجاوں تو خدا کی قسم میں اس سے باز نہیں آؤنگا، یہاں تك کہ خدا اس دین کو غالب کردے یا میں اس راہ میں قتل کردیا جاؤں_

ابوجہل کی دھمکي

رسول خدا (ص) کے شدیدترین دشمنوں میں سے ایك ابوجہل بھی تھا اس نے ایك خط کے ذریعہ دھمکی دیتے ہوئے کہا " تمہارے خیالات نے تمہارے لیے سرزمین مکہ کو تنگ

----

1) (فروغ ابدیت ص 797، 799)_

2) (سیرہ ابن ہشام ج1 از ص 283 تا 285)_

کردیا اور تم دربدر ہو کر مدینہ پہنچے جب تك تمہارے ذہن و دماغ میں ایسے خیالات پرورش پاتے رہیں گے اس وقت تك تم اسی طرح دربدر رہوگے اور یہ خیالات تمہیں غلط کاموں پر آمادہ کرتے رہیں گے یہاں تك کہ تم مدینہ والوں کو بھی فاسد کرڈالوگے اور اس آگ میں مدینہ والے بھی جل جائیں گے جس کے شعلے تم نے بھڑکارکھے ہیں ، میری آنکھوں کے سامنے تمہارا بس یہ نتیجہ ہے کہ قریش تمہارے برپا کئے ہوئے فتنوں کو دبانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اس کے علاوہ یہ بھی ہوگا کہ کفار مدینہ اور وہ لوگ ان کی مدد کریں گے جن کے دل تمہاری دشمنی سے لبریز ہونگے اگر چہ آج وہ تم سے ڈرکر تمہاری مدد اور پشت پناہی کررہے ہیں لیکن جب وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینگے کہ تمہارے ہلاك ہونے سے وہ بھی ہلا ك ہوجائیں گے اورا نکے بال بچے تمہارے فقر اور مجبوری سے لاچار اور فقیر ہوجائیں گے تو وہ تمہاری مدد سے ہاتھ اٹھالیں گے_ وہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ دشمن تم پر فتحیاب ہونے کے بعد زبردستی ان کی سرزمین میں گھس آئیں گے اور پھر وہ دشمن ، تمہارے دوست اور دشمن میں کوئي امتیاز نہیں کریں گے اور ان سب کو تباہ و برباد کرڈالیں گے ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر بنالینگے _ اس میں کوئي شك نہیں ہے کہ جس نے تم کو یہ دھمکی دی ہے وہ حملہ بھی کرسکتاہے اور جس نے بات بڑے واضح انداز میں کہی ہے اس نے پیغام پہچا نے میں کوتاہی نہیں کی (معاذاللہ)

یہ خط آنحضرت(ص) اور آپ (ص) کے اصحاب پاس اس وقت پہونچا جب بنی اسرائیل کے یہودی مدینہ کے باہر جمع تھے، اس لئے کہ ابوجہل نے اپنے قاصد کو یہ حکم دیا تھا کہ یہ خط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایسے ہی موقع پر پڑھ کر سنایا جائے کہ رسول خدا (ص) کے ماننے والوں پر خوف طاہری ہوجائے اور کافروں کی جراءت میں اضافہ ہو_
ابوجہل کے قاصد سے آنحضرت(ص) نے فرمایا: " کیا تیری بات ختم ہوگئي ؟ کیا تو نے پیغام پہنچا دیا اس نے کہا ہاں ، آنحضرت(ص) نے فرمایا: " تو جواب بھی سنتا جا جس طرح ابوجہل مجھے دھمکیاں دیتاہے اسی طرح خدا میری مدد اور کامیابی کاوعدہ کرتاہے، خدا کی دی ہوئي خبر میرے لئے زیادہ مناسب اور اچھی ہے جب خدا، محمد(ص) کی نصرت کیلئے تیار ہے تو پھر کسی کے غصہ اور بے وفائي سے مجھے کوئي نقصان نہیں پہنچ سکتا_
تم ابوجہل سے جاکر کہہ دینا کہ شیطان نے جو تعلیم تمہیں دی تھی ، وہی باتیں تم نے مجھے کہی اور میں جواب میں وہ کہہ رہاہوں جو خدا نے مجھ سے کہاہے انیس دن بعد ہمارے اور تمہارے درمیان جنگ ہوگی اور تم میرے ایك کمزور مددگار کے ہاتھوں ہلاك ہوگئے ، تم کو عتبہ و شیبہ اور ولید کو قتل کیا جائیگا، نیز قریش کے فلاں فلاں افراد بھی بہت بری طرح قتل کرکے بدر کے کنویں میں پھینك دئے جائیں گے تمہارے لشکر کے ستر (70) آدمیوں کو ہم قتل کریں گے اور 170 افراد کو اسیر بنائیں گے_(1)
رسول خدا (ص) نے استقامت اور پائیداری کے ساتھ اس طرح زندگی گذاری جس طرح خدا چاہتا تھا اور کسی بھی طاقتور سے دین کے معاملہ میں سازش نہیں کی _

----

1)بحارالانوار ج 17 ص 343_

خلاصہ درس

1)زبان سے زخم لگانے کے علاوہ کفار و مشرکین ، رسولخدا (ص) اور آپ (ص) کے ساتھیوں کو بہت زیادہ جسمانی اذیتیں بھی پہنچا تے تھے لیکن آنحضرت(ص) ان تمام مصیبتوں اور تکلیفوں پرصبر فرماتے تھے_
2) جن مقامات پر صبر کی بڑی اہمیت ہے ان میں سے ایك میدان جنگ بھی ہے صدر اسلام کی بہت سی جنگوں میں مسلمانوں کا لشکر اور جنگی ساز و سامان کفار قریش کے لشکر اور اسلحوں سے بہت ہی کم تھا لیکن پھر بھی خدا کی تائید اور رسول اکرم (ص) کی بہترین فکر کے ساتھ صبر و شکیبائي کے سایہ میں اکثر جنگیں مسلمانوں کی کامیابی پر اختتام پذیر ہوئي_
3) استقامت اور پاییداری اچھی صفتیں ہیں اور رسول خدا (ص) میں یہ صفتیں بدرجہ اتم موجود تھیں_
4) کفار و مشرکین نے رسول خدا (ص) سے دین کے معاملہ میں موافقت کرنے کی بڑی کوششیں کی لیکن آنحضرت(ص) نے کسی طرح کی نرمی یا اپنے موقف میں لچك کا اظہار نہیں فرمایا _ نیز بتوں اور بت پرستوں سے ہمیشہ جنگ کرتے رہے_
5) دھمکی اور لالچ دو ایسے حربہ تھے جو کفار نے رسول خدا (ص) کے حوصلہ کو پست کرنے کیلئے استعمال کئے لیکن رسول اکرم (ص) کی ثابت قدمی میں کوئي چیز جنبش نہ لاسکي_

سوالات :

1_ رسول خدا (ص) کو پہنچائي جانے والی جسمانی اذیت کا ایك نمونہ آنحضرت (ص) کے رد عمل کے ساتھ بیان فرمایئے
2_ میدان جنگ میں صبر کا کیا اثر ہوتاہے؟
3_ رسول خدا (ص) نے یہ کیوں فرمایا کہ سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے مجھے بوڑھا کردیا؟
4_ دھمکی اور لالچ کے مقابل حضور (ص) نے کس رد عمل کا اظہار فرمایا؟
5_ رسول خدا (ص) نے اپنی طرف سے کسی نرمی یا دین کے معاملہ میں کسی موافقت کو کیوں قبول نہیں کیا ؟ اس سلسلہ کی آیت بیان کرکے توضیح فرمائیں؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نواں سبق:
(پیغمبر (ص) رحمت)

انسانیت کے کمال کی جو اعلی ترین مثال ہوسکتی ہے رسول خدا (ص) اس کے سب سے بڑے مصداق اور انسانی فضاءل و کمالات کا اعلی نمونہ تھے ، اخلاق الہی کا مظہر اور انك لعلی خلق عظیم (1) کے افتخارسے سرفراز تھے_
آپ (ص) کے فضاءل کا بلند پہلو یہ ہے کہ خدا نے آپ (ص) کو " رؤف و رحیم" کے لقب سے یاد فرمایاہے:
"لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم "(2)
رسول جو تمہاری صنف سے ہے فرط محبت کی بناپر تمہاری تکلیف ان کے اوپر بہت گراں ہے _ وہ تمہاری نجات پر حریص ہے اور مؤمنین پر رؤف و مہربان ہے_

----

1) (توبہ 128)_
2) (قلم 4)_

آپ (ص) نبی رحمت ہیں آپ(ص) کے فیض رحمت سے نہ صرف مؤمنین اور محبین بلکہ سخت ترین دشمن بھی بہرہ مند ہوتے رہے ، اس لئے کہ آپ (ص) نے یہ سبق اپنے پروردگار سے سیکھا تھا_
"و ما ارسلنك الا رحمة للعالمین" (1)
ہم نے آپ کو عالمین کیلئے رحمت بناکر بھیجا ہے_
"فاعف عنہم واصفحہ "(2)
ان کو معاف کردیجئے او ردرگذر کیجئے_
آپ کریمانہ اخلاق اور درگذر کی صفت سے مالامال تھے، محض ناواقف دوستوں اور دشمنوں کی اذیتوں او ر برے سلوك کو آپ (ص) معاف ہی نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی یاد بھی دل سے نکال دیتے تھے ، دل کے اندر بغض اور کینہ نہیں رکھتے تھے _ کہ جس سے اقتدار حاصل ہونے کے بعداس کے ساتھ انتقامی کاروائي کریں ، خدا نے آپ (ص) کو وسعت قلب سے نوازا تھا(الم نشرح لك صدرك)اے رسول کیا ہم نے آپ (ص) کو شرح صدر کی نعمت نہیں عطا کی _
آپ (ص) ایسے کریمانہ اخلاق اور مہربان دل کے مالك تھے کہ ناواقف اور خودغرض دشمنوں کی گستاخیوں اور جسارتوں کا انتقام لینے کی کبھی آپ (ص) نے فکر نہیں کی ، آپ (ص) کے بلند اخلاق اور وسعت قلبی نے قرابت داروں ، دوستوں اور سخت ترین دشمنوں کو بھی آپ (ص) کا گرویدہ

----

1)(ماءدہ 131)_
2)(انبیاء 107)_

بنا دیا _
پیغمبر اکرم (ص) نے اپنے ذاتی حق کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، اگر کوئي آپ (ص) کو تکلیف بھی پہنچا تو آپ اسے معاف فرمادیتے ہاں اگر کوئي حکم خدا کی ہتك حرمت کرتا تھا تو اس وقت حد الہی جاری فرماتے تھے_
پیغمبر (ص) نے کبھی کسی کو دشنام نہیں دیا، آپ (ص) نے کسی خدمت گار کو یا کسی بیوی پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا، آپ (ص) کے ہاتھ راہ خدا میں جہاد کے لئے صرف کفار پر اٹھے_ (1)
جنگ احد میں جب آپ (ص) کے دندان مبارك شہید ہوئے اور چہرہ مبارك پرزخم لگے تو آپ (ص) کے اصحاب کو اس کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہت دکھ ہوا انہوں نے درخواست کی کہ آپ (ص) دشمنوں اور کافروں کیلئے بد دعا اور نفرین کریں، آپ (ص) نے فرمایا :
میں لعن اور نفرین کے لئے نہیں مبعوث کیاگیاہوں، مجھے تو رحمت بناکر بھیجا گیاہے ، میں ان کیلئے دعا کرتاہوں کہ خدا انکی ہدایت کرے اس لئے کہ یہ لوگ ناواقف ہیں(2)
ان مصیبتوں کو برداشت کرنے کے بعد بھی ان کے لئے دست دعا بلند کرنا اور خدا سے عذاب کی بدلے ہدایت مانگنا آپ(ص) کے عفو و رحمت،حسن اخلاق اور کمال کی دلیل ہے_
آپ (ص) کے عمومی اخلاق کا یہ نمونہ تھا، آپ (ص) کی زندگی میں اس کی بہت سی مثالیںموجود

----
1) (محجة البيضاء ج4 ص 128)_
2) (محجة البيضاء ج4 ص 129)_

ہیں اب یہ کہ سختیوں کے جھیلنے کے بعد عفو اور درگزر کا انسانی اخلاق پر کیا اثر پڑتاہے پیغمبر (ص) اور اءمہ (ع) کی زندگی کے عفو و درگزر کے حوالے سے چند واقعات کی مدد سے ہم اس کی طرف اشارہ کریں گے البتہ ہمیں اعتراف ہے کہ ان عظیم الہی آیات پر مکمل تجزیہ کرنے سے ہم عاجز ہیں یہ کام ہم فقط اس لیے کررہے ہینکہ ہمارے نفس پر اس کا اثر پڑے اور وہ واقعات ہماری ہدایت کا چراغ بن جائیں_

عفو، کمال کا پیش خیمہ
عفو کا ایك اثر یہ بھی ہے کہ وہ انسان کے اندر کمال کا جوہر پیدا کردیتاہے، اس لئے کہ عفو کرنے والا جہاد اکبر کی منزل میں ہوتاہے، وہ اپنے نفس سے جہاد کرتاہے، اس کا نفس انتقام کیلئے آمادہ کرتاہے، اس کے غیظ و غضب کی آگ بھڑکاتاہے، لیکن معاف کرنے والا انسان ایسی خواہشوں سے نبرد آزمائي رکتارہتاہے اور پھر خودسازی اور کمال روح کی زمین ہموار ہوجاتی ہے، اس لئے عقل و نفس کی جنگ میں اگر انسان شرع اور عقل کو حاکم بنالے تو یہ انسان کے اندر کمال پیدا کرنے کے ضامن ہیں_

عفو میندنیا اور آخرت کی عزت
عفو اور درگذر کا ایك اثر یہ بھی ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں انسان کی عزت میں اضافہ کرتاہے_

عزت دنیا
شیطان ، انسان کے دل میں یہ وسوسہ پیدا کرتاہے کہ اگر تم انتقام نہیں لوگے تو لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوجاوگے، دوسرے شیر بن جائیں گے ، حالانکہ ایسا نہیں ہے عفو اور درگذر انسان کی قدر و منزلت کو بڑھانے اور اس کی شخصیت کو بلند کرنے کا سبب ہے ، خاص طور پر اگر توانائي اور طاقت کی موجودگی میں کسی کو معاف کردیا جائے تو یہ اور بھی زیادہ موثر ہے ، اگر عفو کو ترك کردیا جائے تو ہوسکتاہے کہ لڑائي جھگڑا ہوجائے اور پھر بات عدالت تك پہنچے کبھی کبھی تو ایسا ابھی ہوتاہے کہ ترك عفوانسان کی جان، مال عزت اور آبرو کے جانے کا باعث بن جاتاہے اور ان تمام باتوں سے انسان کی قدر و قیمت گھٹ جاتی ہے _

کلام رسول خدا (ص)
مندرجہ بالا حقاءق کی طرف پیغمبر اکرم (ص) اور اءمہ (ع) نے اپنے کلام میں اشارہ فرمایاہے_
"عن ابی عبداللہ قال:قال رسول اللہ (ص) علیکم بالعفو فان العفو لا یزید العبد الا عزا فتعافوا یعزکم اللہ" (1)

----
1) (مرآة العقول ج8 ص 194)_

امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ پیغمبر(ص) نے فرمایا: تم عفو اور درگذر سے کام لیا کرو کیوں کہ عفو فقط انسان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی عزت میں اضافہ کرتاہے لہذا تم عفو کیا کرو کہ خدا تمہیں عزت والا بنادے_
"عن ابی عبداللہ قال: قال رسول اللہ فی خطبتہ الا اخبرکم بخیر خلایق الدنیا والآخرة ؟ العفو عمن ظلمك و تصل من قطعك والاحسان الی من اساء الیك و اعطاء من حرمك"(1)
امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا کہ پیغمبر(ص) نے اپنے ایك خطبہ میں فرمایا: کیا میں تم کو اس بہترین اخلاق کی خبردوں جو دنیا و آخرت دونوں میں نفع بخش ہے ؟ تو سنو، جس نے تمہارے اوپر ظلم کیا اس کو معاف کردینا ، ان رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جنہوں نے تمہارے ساتھ قطع رحمی کی ، اس کے ساتھ نیکی سے پیش آنا جو تمہارے ساتھ برائي سے پیش آئے، اور اسکو عطا کرنا جس نے تم کو محروم کردیا ہو یہ بہترین اخلاق ہیں _

آخرت کی عزت
عفو و درگذر میں انسان کی اخروی عزت بھی پوشیدہ ہے کہ اس سے معرفت پروردگار حاصل ہوتی ہے_

----
1) (مرآة العقول ج8 ص192)_

قرآن کہتاہے :
"والیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم"(1)
مؤمنین کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر عفو اور درگذر کی صفت پیدا کریں ، کیا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ خدا تم کو بخش دے، خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے _
"و سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنةعرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین "(2)
تم اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی وسعت تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جس کو اللہ نے پرہیز گار بندوں کے لئے مہیا کررکھاہے، ان پرہیزگاروں کیلئے جو اپنے مال کو وسعت اور جنگ کے عالم میں فقراء پر خرچ کرتے اور اپنے غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں ، خدا نیك اعمال کرنے والوں کو دوست رکھتاہے_

----
1) (نور22)_
2) (آل عمران 124، 123)_

رسول خدا کی عزت
عفو و رحمت جیسی تمام صفات کمال کے ساتھ رسول خدا (ص) کو خدابارگاہ میں حقیقی عزت حاصل تھی " ان العزة للہ و لرسولہ" عزت خدا اور اس کے رسول کیلئے ہے _
رسول مقبول(ص) کے دامن عفو میں آنے کے بعد نہ صرف مؤمنین بلکہ دشمن بھی آپ (ص) کے وفادار دوست بن جاتے تھے اس لئے کہ پیغمبر (ص) نے اپنے خدا سے یہ عظیم ادب سیکھا تھا، ارشاد ہوتاہے :
"ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذین بینك و بینہ عداوة کانہ ولی حمیم"(1)
اے میرے رسول (ص) آپ لوگوں کی بدی کا بدلہ نیکی سے دیں تا کہ جو آپ(ص) کے دشمن ہیں وہ دوست بن جائیں_
معلوم ہوتاہے کہ عفو و درگذر دلوں میں مہربانی پیدا کرنے کا سبب ہوا کرتاہے کہ کینہ پرور دشمن کے دل کو بھی نرم کردیتاہے ، انسان کی شخصیت کو بلند کرتاہے اور لوگوں کی توجہ عفو کرنے والے کی طرف مبذول ہوجاتی ہے ، لیکن اس کے برخلاف کینہ توزی اور انتقامی کاروائي سے لوگ بدظن ہوجاتے ہیں اور ایسے شخص سے فرار کرنے لگتے ہیں ، انسانوں کی ہدایت اور راہنمائي میں رسول خدا (ص) کے کامیاب ہوجانے کی ایك علت آنحضرت (ص) کا یہی رحم وکرم ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) (فصلت 34)_

اقتدار کے باوجود درگذر

انتقام کی طاقت ہونے کے باوجودمعاف کردینے کی بات ہی کچھ اور ہے ، اس سے بڑی وہ منزل ہے کہ جب انسان معاف کرنے کے ساتھ ساتھ احسان بھی کرے، قدرت و طاقت کے باوجود معاف کردینے اور بخش دینے میں انسانوں میں سب سے نمایاں مثال رسول اکرم (ص) کی ہے ، آپ (ص) کی نبوت کے زمانہ میں مختلف افراد اور اقوام کو معاف کردینے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں_

لطف و مہربانی کا دن

کفار و مشرکین مکہ کی خطاؤں کو معاف کردینے اور ان کو دامن عفو میں جگہ دینے والا سب سے مشہور دن فتح مکہ کے بعد کا دن ہے ، جن دشمنوں نے رسول اسلام (ص) کو ہر طرح کی اذیتیں پہنچانے کی کوششیں کی تھیں اور آپ (ص) کو ہجرت کر جانے پر مجبور کردیا تھا، آپ (ص) نے ان دشمنوں کو معاف کردیا_

سعد بن عبادہ جو لشکر اسلام کے ايک کمانڈر تھے مکہ جاتے ہوئے انہوں نے نعرہ بلند کیا " الیوم یوم الملحمہ، الیوم تستحل الحرمة الیوم اذل اللہ قریشا" آج خون بہانے کا دن ہے آج وہ دن ہے کہ جس دن حرمت و احترام کا خیال رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، آج خدا قریش کو ذلیل کریگا_

لیکن اس نعرہ کی خبر جب آنحضرت (ص) کو ہوئي تو آپ(ص) نے فرمایا کہ : سعد کو غلط فہمی ہوئي ہے، آج کا نعرہ یہ ہے:

"الیوم ، یوم الرحمة الیوم اعز اللہ قریشا"

آج لطف و مہربانی کا دن ہے آج خدا نے قریش کو عزت دی ہے_

بعض اصحاب نے عرض کی " ہمیں خوف ہے کہ سعد کہیں حملہ نہ کردیں،پیغمبر(ص) نے حضرت علی (ع) کو بھیجا تا کہ سعد سے علم لیکر ان کے بیٹے قیس کو دیدیں حضور نے اس بہانے سے سعد کا کنٹرول چھینا تا کہ ان کے رنج کا سبب نہ بنے (1)

اپنی پوری طاقت اور توانائي کیساتھ پیغمبر (ص) جب کفار قریش کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ (ص) نے فرمایا اے قریش اور مکہ والو کیا تم کو معلو م ہے کہ ہم تمہارے ساتھ کیا سلوک کریں گے ؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ سوائے خیر اور نیکی کے ہمیں آپ (ص) سے کوئي اور توقع نہیں ہے ، آپ (ص) بزرگوار اور کریم بھائي کی حیثیت رکھتے ہیں _ اس وقت آپ (ص) نے وہی بات کہی جو یوسف نے اپنے بھائیوں کے سامنے کہی تھي" لا تثریب علیکم الیوم"(2)

1) (ناسخ التواریخ ج3 ص285 ، 284)_

2) (یوسف 92)_روایت ہے کہ جب یوسف نے ان کو پہچان لیا تو وہ ان کے دستر خوان پر ہر صبح و شام حاضر ہونے لگے انہوں نے اپنے بھائي یوسف سے کہا کہ ہم اپنے گذشتہ سلوک پر نادم ہیں _ جناب یوسف نے فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہے اس لئے کہ ہر چند کہ میں آج مصر کا بادشاہ ہونلیکن لوگ اسی پہلے دن کی نگاہ سے آج بھی مجھ کو دیکھ رہے ہیں _ اور کہتے ہیں کہ جو بیس درہم میں خریدا گیا تھا وہ آج مصر کی حکومت تک کیسے پہنچ گیا لیکن جب تم

آج تمہاری سرزنش نہیں ہوگی _ تم شرمندہ نہ ہونا _ ہم نے آج تم کو معاف کردیا _ پھر آپ (ص) نے فرمایا: اذہبوا انتم الطلقاء جاو اب تم آزاد ہو_

فتح مکہ کے بعد پیغمبر (ص) کو پوری قدرت اور طاقت حاصل تھی پھر بھی آپ (ص) نے تمام دشمنوں کو آزاد کردیا، صرف ان پندرہ افراد کو امان سے مستثني کیا جو اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن تھے اور بہت سی سازشوں میں ملوث تھے، وہ گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں، فتح مکہ کے بعد ان میں سے چار افراد کے علاوہ سب قتل کردیئے گئے، چار افراد کو امان ملی انہوننے اسلام قبول کیا اور ان کی جان بچ گئي (1)

اب ان لوگوں کا ذکر کیا جائیگا جن کو پیغمبر (ص) کے دامن عفو میں جگہ ملي_

آپ(ص) کے چچا حمزہ کا قاتل

جناب حمزہ کا قاتل " وحشي" بھی ان ہی لوگوں میں شامل تھاجن کے قتل کا پیغمبر (ص) نے فتح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

آگئےاور یہ لوگ سمجھ گئے کہ میں تمہارا بھائي ہوں تو تمہاری وجہ سے میں لوگوں کی نظروں میں بلند ہوگیاہوں ان لوگوں نے جب سمجھ لیا کہ میں تمہارا بھائي ہوں اور خاندان حضرت ابراہیم(ع) سے ہوں تو اب یہ لوگ اس نظر سے نہیں دیکھتے جس نظر سے ایك غلام کو دیکھا جاتاہے _
(سفینة البحار ج1 ص 412)
1) (محمد الرسول (ص) ص 319 _ 713)
مکہ سے پہلے حکم دے دیا تھا، مسلمان بھی اس کو قتل کرنے کی ناك میں تھے، لیکن وحشی بھاگ کر طاءف پہنچ گیا اور کچھ دنوں وہاں رہنے کے بعد طاءف کے نماءندوں کے ساتھ وبحضور(ص) کی خدمت میں پہنچا، اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے حضر ت رسول (ص) کی خدمت میں حمزہ کے قتل کی رویداد سنائي حضرت (ص) نے فرمایا : میری نظروں سے اتنی دور چلاجاکہ میں تجھ کو نہ دیکھوں، اسی طرح یہ بھی معاف کردیا گیا(1)

ابوسفیان کی بیوی عتبہ کی بیٹی ہند
ابوسفیان کی بیوي، عتبہ کی بیٹی " ھند" بھی ان لوگوں میں سے تھیکہ پیغمبر(ص) نے جسکا خون مباح کردیا تھا، اس لئے کہ اس نے حمزہ کو مثلہ کرکے ا ن کا کلیجہ چبانے کی کوشش کی تھي، فتح مکہ کے بعد وہ رسول خدا (ص) کی خدمت میں پہنچی اور اس نے اظہار اسلام کیا تو حضور نے اس کو بھی معاف کردیا(2)

ابن زبعري
فتح مکہ کے بعد " ابن زبعري" بھا گ کر نجران چلا گیا لیکن کچھ دنوں کے بعد وہ رسول

----
1) (مغازی واقدی ترجمہ ڈاکٹر محمود مہدوی دامغانی ج2 ص 660)
2) (محمد الرسول (ص) 318)_

خدا (ص) کی خدمت میں پہنچا اس نے وحدانیت اور رسالت کی گواہی دی اور آنحضرت(ص) سے کہا کہ میں نے آپ(ص) سے دشمنی کي، آپ (ص) سے جنگ کرنے کیلئے میں نے پیادوں کا لشکر جمع کیا ، اس کے بعد میں بھاگ کر نجران چلا گیا میرا ارادہ تھا کہ میں کبھی بھی اسلام کے قریب نہیں جاوں گا لیکن خدا نے مجھ کو خیر کی توفیق عطا کی اور اس نے اسلام کی محبت میرے دل میں بٹھادي، آنحضرت(ص) نے فرمایا : کہ اس خدا کی تعریف کہ جس نے تم کو اسلام کا راستہ دکھایا وہ اس سے پہلے کی باتوں پر پردہ ڈال دیتاہے_ (1)
ابوسفیان ابن حارث ابن عبدالمطلب (معاویہ کا باپ ابوسفیان نہیں بلکہ یہ دوسرا ابوسفیان ہے)_
یہ پیغمبر (ص) کا چچا زاد اور دودھ شریك بھائي تھا ، اس نے کچھ مدت جناب حلیمہ کا دودھ پیا تھا اور پیغمبر (ص) کا ہم سن تھا_
بعثت سے پہلے تو یہ ٹھیك تھا مگر بعد میں یہ آپ (ص) کا سخت ترین دشمن بن گیا ، پیغمبر اسلام (ص) اور مسلمانوں کی ہجو میں یہ اشعار کہا کرتا تھا، بیس سال تك اس نے پیغمبر (ص) سے دشمنوں کا سا سلوك روا رکھا مسلمانوں سے لڑی جانے والی تمام جنگوں میں کفار کے ساتھ رہا ، یہاں تك کہ اس کے دل میں نور اسلام کی روشنی پہنچ گئي ، چنانچہ ایك روز وہ اپنے بیٹے اور غلام کے ساتھ مکہ سے باہر آیا اور اس وقت پیغمبر (ص) کے پاس پہونچا کہ جب آپ (ص) حنین

----
1)(مغازی واقدی ج2 ص 648، ترجمہ ڈاکٹر محمود مہدوی دامغاني)_

کی طرف روانہ ہورہے تھے، اس نے کئي بار اپنے آپ کو پیغمبر (ص) کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی لیکن آنحضرت(ص) نے کوئي توجہ نہیں دی اور اپنا رخ اس کی جانب سے پھیر لیا ، مسلمانوں نے بھی رسول اکرم (ص) کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیروی کرتے ہوئے بے اعتنائي کا ثبوت دیا ، لیکن وہ بھی پیغمبر (ص) کے لطف و کرم کا امیدوار رہا ، بات یوں ہی ٹلتی رہی یہاں تك کہ جنگ حنین شروع ہوگئي ابوسفیان کا بیان ہے کہ پیغمبر (ص) میدان جنگ میں ایك سفید اور سیاہ رنگ کے گھوڑے پر سوار تھے آپ (ص) کے ہاتھوں میں برہنہ تلوار تھی ، میں تلوار لئے ہوئے اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور میں نے عمداً اپنی تلوار کی نیام توڑ ڈالی ، خدا شاہد ہے کہ وہاں میری یہی آرزو تھی کہ پیغمبر (ص) کا دفاع کرتے ہوئے میں قتل کردیا جاؤں_

عباس بن عبدالمطلب نے پیغمبر (ص) کے گھوڑے کی لگام تھام رکھی تھی میں بھی دوسری طرف تھا،آنحضرت (ص) نے میری طرف نگاہ کی اور پوچھا کہ یہ کون ہے ؟ میں نے چاہا کہ اپنے چہرہ کی نقاب ہٹادوں، عباس نے کہا :

اے رسول خدا (ص) یہ آپ کا چچا زاد بھائي ابوسفیان بن حارث ہے ، آپ اس پر مہربانی فرمائیں اور اس سے راضی ہوجائیں، آپ (ص) نے فرمایا : میں راضی ہوگیا خدا نے اس کی وہ تمام دشمنی جو اس نے مجھ سے کی معاف کردی ہے _

ابوسفیان کا کہناہے کہ میں نے پیغمبر (ص) کے پاؤں کو رکاب میں بو سے دیئے آنحضرت(ص) نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: میرے بھائي تمہیں میری جان کی قسم یہ نہ کرو پھر آپ (ص) نے

فرمایا: آگے بڑھو اور دشمن پر حملہ کردو میں نے حملہ کرکے دشمن کو بھگا دیا، میں آگے آگے تھا اور رسول خدا (ص) میرے پیچھے آرہے تھے میں لوگوں کو قتل کررہا تھا اور دشمن بھا گے جارہے تھے_(1)

مولائے کاءنات حضرت علی (ع)

عفو و رحمت کا دوسرانمونہ پیغمبر (ص) کی گود کے پالے ،انسانیت کا اعلی نمونہ حضرت علی (ع) ہیں آپ(ص) کی زندگی سے بھی یہی واضح ہوتاہے کہ آپ (ص) نے بھی پوری طاقت اور قدرت و اختیار کے باوجود عفو و درگذر سے کام لیا اور پیغمبر (ص) کی سیرت کو نمونہ بنایا_

فتح بصرہ کے بعد آپ (ص) نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کو معاف کردینے کی سفارش کی جنہوں نے جنگ کی آگ بھڑکائي تھی اور نئي حکومت کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی کوشش کی تھی ، آپ(ص) نے حکم دیا کہ بھاگ جانے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے ان کا مال نہ لوٹا جائے، آپ (ع) کی طرف سے ایك منادی ندا دیتا جارہا تھا جو اپنا اسلحہ زمین پر رکھ دے اور گھر میں چلا جائے اس کو امان ہے، آپ(ص) کے عفو کا دامن اتنا پھیلا کہ آپ (ع) نے لشکر کے سپہ سالاروں اور قوم کے سربرآوردہ افراد نیز جناب عائشےہ کو معاف کردیا،تو جناب عائشےہ کو تو احترام اور تحفظ کے ساتھ مدینہ بھیجا اور مروان بن حکم کو بھی معاف کردیا جو کہ آپ (ع)

----

1) (مغازی واقدی ترجمہ ڈاکٹر محمود مہدوی دامغانی ج2 ص 619 ، 616)_

کا سخت ترین دشمن تھااور ابن زبیر کو بھی معاف کردیا جو آپ کے لشکر کی کامیابی سے پہلے بصرہ میں آپ (ع) کے خلاف ناروا باتیں کہا کرتا تھا اور لوگوں کو آپ(ع) کی خلاف بھڑکاتارہتا تھا (1)

----

1) (اءمتنا ج 1 ص 4)_

خلاصہ درس

1)انسانیت کے مظہر کامل ہونے کے اعتبار سے آنحضرت(ص) انسانیت کے فضاءل اور کرامات کااعلي نمونہ تھے، آپ اخلاق الہی سے مزین اور انك لعلی خلق عظیم کے مرتبہ پر فاءز تھے_

2) آپ کے فضاءل میں سے یہ بھی ہے کہ خدا نے آپ (ص) کو " روف و رحیم " کی صفت سے یاد فرمایاہے _

3) پیغمبر اسلام(ص) نے اپنے ذاتی حق کے لئے کسی سے بھی انتقام نہیں لیا بلکہ جو بھی آپ(ص) کو اذیت پہنچا تھا آپ (ص) اسکو معاف فرمادیتے تھا مگر جب آپ (ص) یہ دیکھتے تھے کہ حکم خدا کی ہتك حرمت کی جاتی تھی تو اس وقت آپ (ص) حد جاری کرتے تھے_

4) عفو کردینا انسانیت کا کامل ہے اسلئے کہ عفو کرنے والا اپنے نفس کو دبانے کے سلسلہ میں جہاد اکبر میں مشغول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوتاہے_
5)عفو کا ايک قابل قدر اثر يہ بھی ہے کہ انسان دنيا و آخرت ميں باعزت رہتاہے_
6)رسول خدا اپنی صفات کمال عفو اور مہربانی کے ذريعہ خدا کے نزديک حقيقی عزت کے مالک ہيں اور مؤمنين کے دلوں ميں بھی آپ (ص) کی بڑی قدر و منزلت ہے_
7) سب سے زيادہ بہترين عفو و ہ ہے جو طاقت اور قدرت کے باوجود ہو اور اگر عفو کے ساتھ احسان ہو تو اسکا درجہ اس سے بھی بڑا ہے_

سوالات :
1 _ اصحاب نے جب کفار کے بارے ميں لعن اور نفرين کی بات کہی تو اس وقت رسول خدا (ص) نے کيا جواب ديا؟
2 _ عفو کيونکر انسان کے کمالات کی زمين ہموار کرتاہے؟
3 _ سب سے بلند اور سب سے بہترين معافی کون سی معافی تھی ؟
4 _ فتح مکہ کے دن رسول خدا (ص) نے سعد بن عبادہ سے کيا فرمايا تھا؟
5 _ فتح مکہ کے دن پيغمبر(ص) نے جو عفو اور درگذر کے نمونے پيش کئے ان ميں سے ايک نمونہ بيان فرمائیے؟

دسواں سبق:

دسواں سبق:
(بدزبانی کرنے والوں سے درگزر)

عفو،درگذر، معافی اور چشم پوشی کے حوالے سے رسول اکرم، اور اءمہ اطہار عليہم السلام کا سبق آموز برتاؤ وہاں بھی نظر آتاہے جہاں ان ہستيوں نے ان لوگوں کو معاف فرماديا کہ جو ان عظيم و کريم ہستيوں کے حضور توہين، جسارت اور بدزبانی کے مرتکب ہوئے تھے، يہ وہ افراد تھے جو ان گستاخوں کو معاف کرکے ان کو شرمندہ کرديتے تھے اور اس طرح ہدايت کا راستہ فراہم ہوجايا کرتا تھا_

اعرابی کا واقعہ
ايک دن ايک اعرابی رسول خدا (ص) کی خدمت ميں پہونچا اس نے آنحضرت(ص) سے کوئي چيز مانگی آپ (ص) نے اس کو وہ چيز دينے کے بعد فرمايا کہ : کيا ميں نے تم پر کوئي احسان کيا ہے ؟ اس شخص نے کہا نہيں آپ (ص) نے ہرگز مجھ پر کوئي احسان نہيں کيا ہے _ اصحاب کو غصہ
آگيا وہ آگے بڑھے تو آپ (ص) نے ان کو منع کيا ، پھر آپ(ص) گھر کے اندر تشريف لے گئے اور واپس آکر کچھ اور بھی عطا فرمايا اور اس سے پوچھا کہ کيا اب ميں نے تم پر کوئي احسان کيا ہے ؟ اس شخص نے کہا ہاں آپ (ص) نے احسان کيا ہے خدا آپ کو جزائے خير دے_ رسول خدا (ص) نے فرمايا : تم نے جو بات ميرے اصحاب کہ سامنے کہی تھی ہوسکتاہے کہ اس سے ان کے دل ميں تمہاری طرف سے بدگمانی پيدا ہوگئي ہو لہذا اگر تم پسند کرو تو ان کے سامنے چل کر اپنی رضامندی کا اظہار کردو تا کہ ان کے دل ميں کوئي بات باقی نہ رہ جائے، وہ اصحاب کے پاس آيا پيغمبر (ص) نے فرمايا: يہ شخص مجھ سے راضی ہوگيا ہے،کيا ايسا ہی ہے ؟ اس شخص نے کہا جی ہاں خدا آپ (ص) کو اور آپ(ص) کے خاندان کو جزائے خيردے، پھر آنحضرت(ص) نے فرمايا ميری اور اس شخص کی مثال اس آدمی جيسی ہے جسکی اونٹنی کھل کر بھاگ گئي ہو لوگ اس کا پيچھا کررہے ہوں اور وہ بھاگی جارہی ہو،اونٹنی کا مالک کہے کہ تم لوگ ہٹ جاو مجھے معلوم ہے کہ اس کو کيسے رام کيا جاتا ہے پھر مالک آگے بڑھے اور اس کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھيرے اس کے جسم اور چہرہ سے گرد و غبار صاف کرے اور اسکی رسی پکڑلے، اگر کل ميں تم کو چھوڑ ديتا تو تم بد زبانی کی بناپر اس کو

قتل كرديتے اور يہ جہنم ميں چلاجاتا_

---

1)(سفينۃا لبحار ج1 ص416)_

امام حسن مجتبى اورشامى شخص

ايك دن حسن مجتبى (ع) مدينہ ميں چلے جارہے تھے ايك مرد شامى سے ملاقات ہوئي اس نے آپ (ع) كو برا بھلا كہنا شروع كرديا كيونكہ حاكم شام كے زہريلے پروپيگنڈہ كى بناپر شام كے رہنے والے على (ع) اور فرزندان على (ع) كے دشمن تھے، اس شخص نے يہ چاہا كہ اپنے دل كے بھڑ اس نكال لے، امام (ع) خاموش رہے ، وہ اپنى بات كہہ كر خاموش ہوگيا تو آپ (ع) نے مسكراتے ہوئے كہا " اے شخص ميرا خيال ہے كہ تو مسافر ہے اور تم ميرے بارے ميں غلط فہمى كا شكار ہوئے ہو (يعنى تو دشمنوں كے پروپيگنڈوں سے متاثر ہے) لہذا اگر تو مجھ سے ميرى رضامندے حاصل كرنا چاہے تو ميں تجھ سے راضى ہوجاونگا ، اگر كچھ سوال كروگے تو ہم عطا كريں گے ، اگر رہنمائي اور ہدايت كا طالب ہے تو ہم تيرى رہنمايى كريں گے _ اگر كسى خدمتگار كى تجھ كو ضرورت ہے تو ہم تيرے لئے اس كا بھى انتظام كريں گے _ اگر تو بھوكا ہوگا تو ہم تجھے سير كريں گے محتاج لباس ہوگا تو ہم تجھے لباس ديں گے_ محتاج ہوگا تو ہم تجھے بے نياز كريں گے _ پناہ چاہتے ہو تو ہم پناہ ديں گے _ اگر تيرى كوئي بھى حاجت ہو تو ہم تيرى حاجت روائي كريں گے _ اگر تو ميرے گھر مہمان بننا چاہتاہے تو ميں راضى ہوں يہ تيرے لئے بہت ہى اچھا ہوگا اس لئے كہ ميرا گھر بہت وسيع ہے اور ميرے پاس عزت و دولت سبھى كچھ موجود ہے _

جب اس شامى نے يہ باتيں سنيں تو رونے لگا اور اس نے كہا كہ ميں گواہى ديتا ہوں كہ

آپ (ع) زميں پر خليفة اللہ ہيں ، خدا ہى بہتر جانتا ہے اپنى رسالت اور خلافت كو كہاں قرار دے گا _ اس ملاقات سے پہلے آپ (ع) اور آپ(ع) كے پدر بزرگوار ميرے نزديك بہت بڑے دشمن تھے اب سب سے زيادہ محبوب آپ ہى حضرات ہيں _ پھروہ امام كے گھر گيا اور جب تك مدينہ ميں رہا آپ ہى كا مہمان رہا پھر آپ كے دوستوں اور اہلبيت (عليہم السلام)كے ماننے والوں ميں شامل ہو گيا _(1)

امام سجاد (ع) اور آپ كا ايك دشمن

منقول ہے كہ ايك شخص نے امام زين العابدين (ع) كو برا بھلا كہا آپ كو اس نے دشنام دى آپ (ع) نے اس كا كوئي جواب نہيں ديا ، پھر آپ(ع) نے اپنے اصحاب سے پلٹ كر كہا: آپ لوگوں نے اس شخص كى باتيں سنں ؟ اب آپ ہمارے ساتھ آئيں تا كہ ہمارا بھى جواب سن ليں وہ لوگ آپ كے ساتھ چل ديئے اور جواب كے منتظر رہے _ ليكن انہوں نے ديكھا كہ امام (ع) راستے ميں مندرجہ ذيل آيت كى تلاوت كر رہے ہيں _

"و الكاظمين الغيظ و العافين عن الناس و اللہ يحب المحسنين "(2)

وہ لوگ جو اپنے غصہ كوپى جاتے ہيں; لوگوں كو معاف كرديتے ہيں ، خدا نيكى كرنيوالوں كو دوست ركھتا ہے _

---

1) (منتہى الامال ج 1 ص 162)_

2) (آل عمران134)_

ان لوگوں نے سمجھا كہ امام (ع) اس شخص كو معاف كرديناچاہتے ہيں جب اس شخص كے دروازہ پر پہونچے او حضرت (ع) نے فرمايا : تم اس كو جاكر بتادو على بن الحسين (ع) آئے ہيں ، وہ شخص ڈراگيا اور اس نے سمجھا كہ آپ(ع) ان باتوں كا بدلہ لينے آئے ہيں جو باتيں وہ پہلے كہہ كے آيا تھا ، ليكن امام (ع) نے فرمايا: ميرے بھائي تيرے منہ ميں جو كچھ 1آيا تو كہہ كے چلا آيا تو نے جو كچھ كہا تھا اگر وہ باتيں ميرے اندر موجود ہيں تو ميں خدا سے مغفرت كا طالب ہوں اور اگر نہيں ہيں تو خدا تجھے معاف كرے ، اس شخص نے حضرت كى پيشانى كا بوسہ ديا اور كہا ميں نے جو كچھ كہا تھا وہ باتيں آپ ميں نہيں ہيں وہ باتيں خود ميرے اندر پائي جاتى ہيں _(1)

اءمہ معصومين (عليہم السلام) صرف پسنديدہ صفات اور اخلاق كريمہ كى بلنديوں كے مالك نہ تھے بلكہ ان كے مكتب كے

پرورده افراد بھی شرح صدر اور وسعت قلب اور مہربانیوں کا مجسمہ تھے نیز نا واقف اور خود غرض افراد کو معاف کردیا کرتے تھے _

مالک اشتر کی مہربانی اور عفو
جناب مالك اشتر مکتب اسلام کے شاگرد اور حضرت امیرالمومنین علی (ع) کے تربیت کردہ تھے اور حضرت علی (ع) کے لشکر کے سپہ سالار بھی تھے آپ کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ اگر کوئي یہ قسم کھائے کہ عرب اور عجم میں علی (ع) کے علاوہ مالك اشتر

----

1) (بحارالانوار ج 46 ص 55) _

سے بڑھ کر کوئي شجاع نہیں ہے تو اس کی قسم صحیح ہوگی حضرت علی (ع) نے آپ کے بارے میں فرمایا : مالك اشتر میرے لئے اس طرح تھا جیسے میں رسول خدا کے لئے تھا _ نیز آپ (ع) نے اپنے اصحاب سے فرمایا : کاش تمہارے در میان مالك اشتر جیسے دو افراد ہوتے بلکہ ان کے جیسا کوئي ایك ہوتا _ایسی بلند شخصیت اور شجاعت کے مالك ہونے کے با وجود آپ کا دل رحم و مروت سے لبریز تھا ایك دن آپ بازار کوفہ سے گذر رہے تھے ، ایك معمولی لباس آپ نے زیب تن کر رکھا تھا اور اسی لباس کی جنس کا ایك ٹکڑا سر پر بندھا ہوا تہا ، بازار کی کسی دو کان پر ایك شخص بیٹھا ہوا تھا، جب اس نے مالك کو دیکھا کہ وہ اس حالت میں چلے جارہے ہیں تو اس نے مالك کو بہت ذلیل سمجھا اور بے عزتی کرنے کی غرض سے آپ کی طرف سبزی کا ایك ٹکڑا اچھال دیا، لیکن آپ نے کوئي توجہ نہیں کی اور وہاں سے گزر گئے ایك اور شخص یہ منظر دیکھ رہاتھا وہ مالك کو پہچانتا تھا، اس نے آدمی سے پوچھا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ تم نے کس کی توہین کی ہے؟ اس نے کہا نہیں ، اس شخص نے کہا کہ وہ علی (ع) کے صحابی مالك اشتر ہیں وہ شخص کانپ اٹھا اور تیزی سے مالك کی طرف دوڑا تا کہ آپ تك پہنچ کر معذرت کرے، مالك مسجد میں داخل ہو چکے تھے اور نماز میں مشغول ہوگئے تھے، اس شخص نے مالك کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو اس نے پہلے سلام کیا پھر قدموں کے بوسے لینے لگا، مالك نے اس کا شانہ پکڑ کر اٹھایا اور کہا یہ کیا کررہے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ جو گناہ مجھ سے سرزد ہوچکاہے میں اس کے
لئے معذرت کررہاہوں، اس لئے کہ میں اب آپ کو پہچان گیا ہوں، مالك نے کہا کوئي بات نہیں تو گناہ گار نہیں ہے اس لئے کہ میں مسجد میں تیری بخشش کی دعا کرنے آیا تھا_(1)

ظالم سے درگذر
خدا نے ابتدائے خلقت سے انسان میں غیظ و غضب کا مادہ قرار دیا ہے ، جب کوئي دشمن اس پر حملہ کرتاہے یا اس کا کوئي حق ضاءع ہوتاہے یا اس پر ظلم ہوتاہے یا اس کی توہین کی جاتی ہے تو یہ اندرونی طاقت اس کو شخصیت مفاد اور حقوق سے دفاع پر آمادہ کرتی ہے اور یہی قوت خطروں کو برطرف کرتی ہے _
قرآن کا ارشاد ہے :
"فمن اعتدی علیکم فاعتدوا بمثل ما عتدی علیکم"(2)
جو تم پر ظلم کرے تو تم بھی اس پر اتنی زیادتی کرسکتے ہو جتنی اس نے کی ہے _
قرآن مجید میں قانون قصاص کو بھی انسان اور معاشرہ کی حیات کا ذریعہ قرار دیا گیاہے اور یہ واقعیت پر مبنی ہے _
"و لکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب "(3)
اے عقل والو قصاص تمہاری زندگی کی حفاظت کیلئے ہے_

----

1) (منتہی الامال ص 155)_
2) (بقرہ 194)_
3) (بقرہ 179) _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ليكن بلند نگاہيوں اور ہمتوں كے مالكونكى نظر ميں مقابلہ بالمثل اور قصاص سے بڑھ كر جو چيز اہميت كى حامل ہے وہ آتش غضب كو آپ رحمت سے بجھا ديناہے _

"و ان تعفوااقرب للتقوي" (1)

اگر تم معاف كردو تو يہ تقوي سے قريب ہے_

عفو اور درگذر ہر حال ميں تقوي سے نزديك ہے اسلئے كہ جو شخص اپنے مسلم حق سے ہاتھ اٹھالے تو اس كا مرتبہ محرمات سے پرہيز كرنے والوں سے زيادہ بلند ہے(2)

رسول خدا (ص) اور اعمہ معصومين (عليہم السلام) پر جن لوگوں نے ظلم ڈھائے ان كے ساتھ رسول خدا (ص) اور اعمہ اطہار كا ہم كو كچھ اور ہى سلوك نظر آتاہے جن لوگوں نے اپنى طاقت كے زمانہ ميں حقوق كو پامال كيا اور ظلم و ستم كا بازار گرم ركھا جب وہى افراد ذليل و رسوا ہوكر نظر لطف و عنايت كے محتاج بن گئے تو رسول خدا (ص) اور اعمہ اطہار نے ان كو معاف كرديا_

امام زين العابدين (ع) اور ہشام

بيس سال تك ظلم و استبداد كے ساتھ حكومت كرنے كے بعد سنہ 86 ھ ميں عبدالملك بن مروان دنيا سے رخصت ہوگيا اس كے بعد اس كا بيٹا وليد تخت خلافت پر بيٹھا اس نے

----

1) (بقرہ 237)_

2) (الميزان ج2 ص 258)_

لوگوں كى توجہ حاصل كرنے اور عمومى مخالفت كا زور كم كرنے كے لئے حكومت كے اندر كچھ تبديلى كى ان تبديليوں ميں سے ايك تبديلى يہ تھى كہ اس نے مدينہ كے گورنر ہشام بن اسماعيل كو معزول كرديا كہ جس نے اہلبيت (عليہم السلام) پر بڑا ظلم كيا تھا جب عمر بن عبدالعزيز مدينہ كا حاكم بنا تو اس نے حكم ديا كہ ہشام كو مروان حكم كے گھر كے سامنے لاكر كھڑا كياجائے تا كہ جو اس كے مظالم كا شكا رہوئے ہيں وہ آئيں اور ان كے مظالم كى تلافى ہوجائے_لوگ گروہ در گروہ آتے اورہشام پر نفرين كرتے تھے اور اسے گالياں ديتے تھے، ہشام على بن الحسين (ع) سے بہت خوفزدہ تھا اور يہ سوچ رہا تھا كہ ميں نے چونكہ ان كے باپ پر لعن كيا ہے لہذا اسكى سزا قتل سے كم نہيں ہوگى ، ليكن امام (ع) نے اپنے چاہنے والوں سے كہا كہ : يہ شخص اب ضعيف اور كمزور ہوچكاہے اخلاق كا تقاضا يہ ہے كہ ضعيفوں كى مدد كرنى چاہئے، امام (ع) ہشام كے قريب آئے اور آپ(ع) نے اس كو سلام كيا ، مصافحہ فرمايا اور كہا كہ اگر ہمارى مدد كى ضرورت ہو تو ہم تيار ہيں ، آپ (ع) نے اپنے اصحاب سے فرمايا كہ : تم اس كے پاس زيادہ نہ جاو اس لئے كہ تمہيں ديكھ كر اس كو شرم آئے گى ايك روايت كے مطابق امام (ع) نے خليفہ كو خط لكھا كہ اس كو آزاد كردو اور ہشام كو چند دنوں كے بعد آزاد كرديا گيا_(1)

----

1)(بحارالانوار ج46 ص 94)_

امام رضا (ع) اور جلودي

جلودى وہ شخص تھا جس كو محمد بن جعفر بن محمد كے قيام كے زمانہ ميں مدينہ ميں ہارون الرشد كى طرف سے اس بات پر مامور كيا گيا تھا كہ وہ علويوں كى سركوبى كرے ان كو جہاں ديكھے قتل كردے ، اولاد على (ع) كے تمام گھروں كو تاراج كردے اور بنى ہاشم كى عورتوں كے زيورات چھين لے ، اس نے يہ كام انجام بھى ديا جب وہ امام رضا(ع) كے گھر پہونچا تو اس نے آپ(ع) كے گھر پر حملہ كردياامام (ع) نے عورتوں اور بچوں كو گھر ميں چھپاديا اور خود دروازہ پر كھڑے ہوگئے، اس نے كہاكہ مجھ كو خليفہ كى طرف سے يہ حكم ديا گيا ہے كہ عورتونكے تمام زيورات لے لوں، امام نے فرمايا: ميں قسم كھاكر كہتاہوں كہ ميں خود ہى تم كو سب لاكردے دونگا كوئي بھى چيز باقى نہيں رہے گى ليكن جلودى نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام (ع) کی بات ماننے سے انکار کردیا، یہاں تك کہ امام (ع) نے كئي مرتبہ قسم کھاکر اس سے کہا تو وہ راضی ہوگیا اور وہیںٹھہرگیا، امام (ع) گھر کے اندر تشریف لے گئے، آپ (ع) نے سب کچھ یہانتك کہ عورتوں اور بچوں کے لباس نیز جو اثاثہ بھی گھر میں تھا اٹھالائے اور اس کے حوالہ کردیا _

جب مامون نے اپنی خلافت کے زمانہ میں امام رضا(ع) کو اپنا ولی عہد بنایا تو جلودی مخالفت کرنے والوں میں تھا اور مامون کے حکم سے قید میں ڈال دیا گیا ، ایك دن قیدخانہ سے نکال کر اسکو ایسی بزم میں لایا گیا جہاں امام رضا(ع) بھی موجود تھے، مامون جلودی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن امام (ع) نے کہا : اس کو معاف کردیا جائے، مامون نے کہا : اس نے آپ (ع) پر
بڑا ظلم کیا ہے _ آپ (ع) نے فرمایا اس کی باوجود اس کو معاف کردیا جائے_

جلودی نے دیکھا کہ امام مامون سے کچھ باتیں کررہے ہیں اس نے سمجھا کہ میرے خلاف کچھ باتیں ہورہی ہیں اور شاید مجھے سزا دینے کی بات ہورہی ہے اس نے مامون کو قسم دیکر کہا کہ امام (ع) کی بات نہ قبول کی جائے ، مامون نے حکم دیا کہ جلودی کی قسم اور اس کی درخواست کے مطابق اسکو قتل کردیا جائے_(1)

سازش کرنے والے کی معافي

پیغمبر (ص) اور اءمہ(علیهم السلام) نے ان افراد کو بھی معاف کردیا جنہوں نے آپ(ع) حضرات کے خلاف سازشیں کیں اور آپ (ع) کے قتل کی سازش کی شقی اور سنگدل انسان اپنی غلط فکر کی بدولت اتنا مرجاتاہے کہ وہ حجت خدا کو قتل کرنے کی سازش کرتاہے لیکن جو افراد حقیقی ایمان کے مالك اور لطف و عنایت کے مظہر اعلی ہیں وہ ایسے لوگوں کی منحوس سازشوں کے خبر رکھنے کے باوجود ان کے ساتھ عفو و بخشش سے پیش آتے ہیں اور قتل سے پہلے قصاص نہیں لیتے البتہ ذہنوں میں اس نکتہ کا رہنا بہت ضروری ہے کہ پیغمبر (ص) اور اءمہنے ایك طرف تو اپنے ذاتی حقوق کے پیش نظر ان کو معاف کردیا دوسری طرف انہوں نے اپنے علم غیب پر عمل نہیں کیا، ا س لئے کہ علم غیب پر عمل کرنا ان کا فریضہ نہ تھا وہ ظاہر کے

----

1) (بحارالانوار ج9 ص 167 ، 166)_

مطابق عمل کرنے پر مامور تھے_ لہذا جو لوگ نظام اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں انکا جرم ثابت ہوجانے کے بعد ممکن ہے کہ ان کو معاف نہ کیا جائے یہ چیز اسلامی معاشرہ کی عمومی مصلحت و مفسدہ کی تشخیص پر مبنی ہے اس سلسلہ میں رہبر کا فیصلہ آخری فیصلہ ہوتاہے_

ایك اعرابی کا واقعہ

جنگ خندق سے واپسی کے بعد سنہ 5 ھ میں ابوسفیان نے ایك دن قریش کے مجمع میں کہا کہ مدینہ جاکر محمد(ص) کو کون قتل کرسکتاہے؟ کیونکہ وہ مدینہ کے بازاروں میں اکیلے ہی گھومتے رہتے ہیں ، ایك اعرابی نے کہا کہ اگر تم مجھے تیار کردو تو میں اس کام کیلئے حاضر ہوں، ابوسفیان نے اس کو سواری اور اسلحہ دیکر آدھی رات خاموشی کے ساتھ مدینہ روانہ کردیا،اعرابی مدینہ میں پیغمبر (ص) کو ڈھونڈھتاہوا مسجد میں پہنچاآنحضرت (ص) نے جب اسکو دیکھا تو کہا کہ یہ مکار شخص اپنے دل میں برا ارادہ رکھتاہے، وہ شخص جب پیغمبر (ص) کے قریب آیا تو اس نے پوچھاکہ تم میں سے فرزند عبدالمطلب کون ہے ؟ آپ (ص) نے فرمایا: میں ہوں، اعرابی آگے بڑھ گیا اسید بن خضیر کھڑے ہوئے اسے پکڑلیا اور اس سے کہا : تم جیسا گستاخ آگے نہیں جاسکتا، جب اسکی تلاشی لی تو اس کے پاس خنجر نکلاوہ اعرابی فریاد کرنے لگا پھر اس نے اسید کے پیروں کا بوسہ دیا _

پیغمبر (ص) نے فرمایا : سچ سچ بتادو کہ تم کہاں سے اور کیوں آئے تھے؟ اعرابی نے پہلے امان چاہی پھر سارا ماجرا بیان کردیا،پیغمبر(ص) کے حکم کے مطابق اسید نے اسکو قید کردیا ، کچھ دنوں بعد پیغمبر (ص) نے اسکو بلاکر کہا تم جہاں بھی جانا چاہتے ہو چلے جاو لیکن اسلام قبول کرلو تو (تمہارے لئے) بہتر ہے اعرابی ایمان لایا اور اس نے کہا میں تلوار سے نہیں ڈرا لیکن جب میں نے آپ (ص) کو دیکھا تو مجھ پر ضعف اور خوف طاری ہوگیا، آپ تو میرے ضمیر و ارادہ سے آگاہ ہوگئے حالانکہ ابوسفیان اور میرے علاوہ کسی کو اس بات کی خبر نہیں تھي، کچھ دنوں وہاں رہنے کے بعد اس نے پیغمبر(ص) سے اجازت حاصل کی اور مکہ واپس چلا گیا _(1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس طرح پیغمبر (ص) کے عفو اور درگذر کی بناپر ایك جانی دشمن کیلئے ہدایت کا راستہ پیدا ہوگیا اور وہ آنحضرت(ص) کے اصحاب میں شامل ہوگیا_

یہودیہ عورت کی مسموم غذا
امام محمد باقر (ع) سے منقول ہے کہ ایك یہودی عورت نے ایك گوسفند کی ران کو زہرآلود کرکے پیغمبر (ص) کے سامنے پیش کیا ، لیکن پیغمبر نے جب کھانا چاہا تو گوسفند نے کلام کی اور کہا اے اللہ کے رسول (ص) میں مسموم ہوں آپ (ص) نہ کھائیں_ پیغمبر (ص) نے اس عورت کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں یہ سوچا تھا کہ

----
1) (ناسخ التواریخ ج2 ص151)_
اگر آپ (ص) پیغمبر ہیں ، تو آپ(ص) کو زہر نقصان نہیں کریگا اور اگر آپ (ص) پیغمبر نہیں ہیں تو لوگوں کو آپ(ص) سے چھٹکارا مل جائیگا، رسول خد ا (ص) نے اس عورت کو معاف کردیا _(1)

علی (ع) اور ابن ملجم
حضرت علی (ع) اگرچہ ابن ملجم کے برے ارادہ سے واقف تھے لیکن آپ (ع) نے اس کے خلاف کوئي اقدام نہیں کیا اصحاب امیر المؤمنین (ع) کو اس کی سازش سے کھٹکا تھا انہوں نے عرض کی کہ آپ (ع) ابن ملجم کو پہچانتے ہیں اور آپ (ع) نے ہم کو یہ بتایا بھی ہے کہ وہ آپ کا قاتل ہے پھر اس کو قتل کیوں نہیں کرتے؟ آپ (ع) نے فرمایا: ابھی اس نے کچھ نہیں کیا ہے میں اسکو کیسے قتل کردوں ؟ ماہ رمضان میں ایك دن علی (ع) نے منبر سے اسی مہینہ میں اپنے شہید ہوجانے کی خبر دی ابن ملجم بھی اس میں موجود تھا، آپ (ع) کی تقریر ختم ہونے کے بعد آپ (ع) کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے دائیں بائیں ہاتھ میرے پاس ہیں آپ (ع) حکم دےدیجئے کہ میرے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں یا میری گردن اڑادی جائے _
حضرت علی (ع) نے فرمایا: تجھ کو کیسے قتل کردوں حالانکہ ابھی تك تجھ سے کوئي جرم نہیں سرزد ہوا ہے_(1)

----
1) (حیات القلوب ج2 ص 121)_
2) (ناسخ التواریخ ج1 ص 271 ، 268)_
جب ابن ملجم نے آپ (ع) کے سرپر ضربت لگائي تو اسکو گرفتار کرکے آپ (ع) کے پاس لایا گیا آپ (ع) نے فرمایا: میں نے یہ جانتے ہوئے تیرے ساتھ نیکی کہ تو میرا قاتل ہے ، میں چاہتا تھا کہ خدا کی حجت تیرے اوپر تمام ہوجائے پھر اس کے بعد بھی آپ (ع) نے اس کے ساتھ اچھا سلوك کرنے کا حکم دیا_(1)

سختي
اب تك رسول خدا (ص) اور اءمہ (علیہم السلام)کے دشمن پر عفو و مہربانی کے نمونے پیش کئے گئے ہیں اور یہ مہربانیاں ایسے موقع پر ہوتی ہیں جب ذاتی حق کو پامال کیا جائے یا ان کی توہین کی جائے اور ان کی شان میں گستاخی کی جائے، مثلاً فتح مکہ میں کفار قریش کو معاف کردیا گیا حالانکہ انہوں نے مسلمانوں پر بڑا ظلم ڈھایا تھا لیکن رسول خدا (ص) چونکہ مومنین کے ولی ہیں اور آپ (ص) کو حق حاصل ہے ، اس لئے آپ (ص) نے اسلامی معاشرہ کی مصلحت کے پیش نظر بہت سے مشرکین کو معاف فرمادیا تو بعض مشرکین کو قتل بھی کیا ، یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ معاف کردینے اور درگذر کرنے کی بات ہر مقام پر نہیں ہے اس لئے کہ جہاں احکام الہی کی بات ہو اور حدود الہی سامنے آجائیں اور کوئي شخص اسلامی قوانین کو پامال کرکے مفاسد اور منکرات کا مرتکب ہوجائے یا سماجی حقوق اور مسلمانوں

----
1) (اقتباس از ترجمہ ارشاد مفید رسول محلاتی ص 11)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے بیت المال پر حملہ کرنا چاہے کہ جس میں سب کا حق ہے تو وہ معاف کردینے کی جگہ نہیں ہے وہاں تو حق یہ ہے کہ تمام افراد پر قانون کا اجرا ہوجائے چاہے وہ اونچی سطح کے لوگ ہوں یا نیچی سطح کے ، شریف ہوں یا رذیل_
پیغمبر (ص) اور اءمہ "والحافظون لحدود اللہ"(1)(حدود و قوانین الہی کے جاری کرنے والے اور انکی محافظت کرنے والے) کے مکمل مصداق ہیں_
پیغمبر اکرم (ص) کی زندگی اور حضرت علی (ع) کے دور حکومت میں ایسے بہت سے نمونے مل جاتے ہیں جن میں آپ حضرات نے احکام الہی کو جاری کرنے میں سختی سے کام لیا ہے معمولی سی ہی چشم پوشی نہیں کی _

مخزومیہ عورت
جناب عائشےہ سے منقول ہے کہ ایك مخزومی عورت کسی جرم کی مرتکب ہوئي ، پیغمبر (ص) کی طرف سے اسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر ہوا ، اس کے قبیلہ والوں نے اس حد کے جاری ہونے میں اپنی بے عزتی محسوس کی تو انہوں نے اسامہ کو واسطہ بنایا تا کہ پیغمبر (ص) کے پاس کردہ ان کی سفارش کریں رسول خدا (ص) نے فرمایا: اسامہ، حدود خدا کے بارے میں تم کو ئي بات نہ کرنا پھر آپ (ص) نے خطبہ میں فرمایا: خدا کی قسم تم سے پہلے کی امتیں اس لئے ہلاك

----
1) (سورہ توبہ 112) _
ہوگئیں کہ ان میں اہل شرف اور بڑے افراد چوری کیا کرتے تھے ان کو چھوڑدیا جاتا تھا اگر کوئي چھوٹا آدمی چوری کرتا تھا تو اس پر حکم خدا کے مطابق حد جاری کرتے تھے ، خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہبھی اس جرم کی مرکتب ہو تو بھی میرا یہی فیصلہ ہوگا پھر آپ (ص) نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمائي(1)
آخرمیں خداوند عالم کی بارگاہ میں یہ دعا ہے کہ وہ ہم کو رحمة للعالمین کے سچے پیروکاروں میں شامل کرے اور یہ توفیق دے کہ ہم "والذین معہ اشداء علی الکفار و رحماء بینہم" کے مصداق بن جائیں، دشمن کے ساتھ سختی کرنیوالے اور آپس میں مہر و محبت سے پیش آنیوالے قرار پائیں _

----
1) (میزان الحکمہ ج2 ص 308)_

خلاصہ درس
1) رسول اکرم (ص) اور اءمہ معصومین کاایك تربیتی درس یہ بھی ہے کہ بدزبانی کے بدلے عفو اور چشم پوشی سے کام لیا جائے_
2) نہ صرف یہ کہ اءمہ معصومین ہی پسندیدہ صفات کی بلندیوں پر فاءز تھے بلکہ آپ (ع) کے مکتب اخلاق و معرفت کے تربیت یافتہ افراد بھی شرح صدر اور مہربان دل کے مالك تھے، کہ ناواقف اور خودغرض افراد کے ساتھ مہربانی اور رحم و مروت کا سلوک کیا کرتے تھے_
3) جن لوگوں نے رسول اکرم (ص) اور اءمہ معصومین کے اوپر ظلم کیا ان کو بھی ان بزرگ شخصیتوں نے معاف کردیا ، یہ معافی اور درگزر کی بڑی مثال ہے _
4) پیغمبر (ص) اور اءمہ (ع) کے عفو کا ایك نمونہ یہ بھی ہے کہ آپ حضرات نے ان لوگوں کو بھی معاف کردیا جن لوگوں نے آپ کے قتل کی سازش کی تھی_
5) قابل توجہ بات یہ ہے کہ معافی ہر جگہ نہیں ہے اس لئے کہ جب احکام الہی کی بات ہو تو اور حقوق الہی پامال ہونے کی بات ہو اور جو لوگ قوانین الہی کو پامال کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے معافی کو کوئي گنجائشے نہیں ہے بلکہ عدالت یہ ہے کہ تمام افراد کے ساتھ قانون الہی جاری کرنے میں برابر کا سلوك کیا جائے_

سوالات
1 _ وہ اعرابی جو پیغمبر (ص) سے زیادہ طلب کررہا تھا اس کے ساتھ آپ (ص) نے کیا سلوك کیا تفصیل سے تحریر کیجئے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2 _ امام زین العابدین (ع) کی جس شخص نے امانت کی آپ (ع) نے اس کے ساتھ کیا سلوك کیا ؟
3 _ رسول خدا (ص) اور اءمہ معصومین (علیہم السلام) نے اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو کب معاف فرمایا؟
4 _ پیغمبر اکرم (ص) اور اءمہ معصومین (علیہم السلا م) جب سازشوں سے واقف تھے تو انہوں نے سازش کرنیوالوں کو تنبیہ کاکوئي اقدام کیوں نہیں کیا ، مثال کے ذریعہ واضح کیجئے؟
5 _ جن جگہوں پر قوانین الہی پامال ہورہے ہوں کیاوہاں معاف کیا جاسکتاہے یا نہیں ؟ مثال کے ذریعہ سمجھایئے

گیارہواں سبق:

گیارہواں سبق:
(شرح صدر)

شر ح کے معنی پھیلانے اور وسعت دینے کے ہیں _ صاحب اقرب الموارد لکھتے ہیں : "شرح الشيء ای وسعہ" (کسی چیز کی شرح کی یعنی اسے وسعت دي)(قاموس قرآن تھوڑے سے تصرف کے ساتھ)_
شرح یعنی کھولنا اور شرح صدر یعنی باطنی وسعت اور معنوی حقاءق سمجھنے کے لئے آمادگي(1)_
شرح صدر کی تعریف میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ آمادگی اور مطالب کو درك کرنے کی ظرفیت و صلاحیت کا موجود ہونا شرح صدر ہے _ اب اگر یہ آمادگی الہی توفیق اور تایید کی بناپر ہوگی تو حق کی طرف رجحان بڑھ جائے گا قرآن مجید میں ارشاد ہوتاہے:
"فمن یرید الله ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام"(2)

---

1) (نثر طوبي ج2 ص 4 تھوڑے سی تبدیلی کے ساتھ)_
2) (انعام آیت 125)_

" خدا جس کی ہدایت کرنا چاہتاہے اسلام قبول کرنے کے لئے اس کا سینہ کشادہ کر دیتاہے"
خدا سے دوری کی وجہ سے انسان میں کفر اور باطل کو قبول کرنے کی آمادگی پیدا ہوجاتی ہے یہ بھی شرح صدر ہے لیکن اس کو کفر کے لئے شرح صدر کہتے ہیں : قرآن مجید میں ارشاد ہوتاہے:
"لکن من شرح بالکفر صدر فعلیہم غضب الله" (1)
لیکن جن لوگوں کا سینہ کفر اختیار کرنے کے لئے کشادہ اور تیار ہے ان کے اوپر خدا کا غضب ہے اور ایسے لوگ آخرت میں عذاب میں مبتلا ہوں گے _
تفسیر المیزان میں علامۃ طباطبائي فرماتے ہیں :
" لکن من شرح بالکفر صدرہ ای بسط صدرہ للکفر فقبلہ قبول رضی و دعاہ"(2)
کفر کے لئے شرح صدر کا مطلب یہ ہے کہ وہ کفر کو برضا و رغبت قبول کرلے_
اگر کوئي انسان حقیقت کا ادراك اور مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتاہے تو اس کو سعہ صدر کا مالك ہونا چاہیے ، دریا دل ہونا چاہیے اور اس کو یہ قبول کرنا چاہیے کہ راستہ میں مشکلات موجود ہیں جن کو برداشت کئے بغیر کوئي بھی منزل مقصود تك نہیں پہنچ سکتا_

---

1) (نحل آیت 106)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) (المیزان ج12 ص 354)_

وسعت قلب پیغمبر(ص)
پیغمبر اکر م (ص) جس سرزمین پر مبعوث ہوئے وہ علم و تمدن سے دور تھی ، عقاءد و افکار پر خرافات اور بت پرستی کا رواج تھا، ان کے درمیان ناشاءستہ آداب و رسوم راءج تھے، پیغام حق پہنچانے کے لئے پیغمبر اکرم کو بڑے صبر سے کام لینا اور مشکلات کا کو برداشت کرنا تھا، آنحضرت نے مشکلات کا مقابلہ کیا ، سختیوں کو برداشت کیا ، اذیتوں کے سامنے پامردی سے ڈٹے ہے لیکن کبھی کبھی اتنی تکلیف دہ باتیں سامنے آجاتی تھیں کہ آپ (ص) کو کہنا پڑتا تھا:
"ما اوذی احد مثل ما اوذیت فی اللہ"(1)
" خدا کی راہ میں کسی کو اتنی اذیت نہیں دی گئي جتنی مجھے دی گئي ہے "
لیکن ایسی حالت میں بھی آپ نے ان کے لئے بدعا نہیں فرمائي آپ فرماتے تھے:
"اللہم احد قومی فانہم لایعلمون"(2)
"پالنے والے میری قوم کو ہدایت فرمایہ ناواقف ہیں"
خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر کو شرح صدر عطا کیا گیا تھا قرآن نے حضرت کو مخاطب کرکے فرمایا:
" الم نشرح لك صدرك" (3)

----
1) (میزان الحکمة ج1 ص88)_
2) (سورہ الم نشرح آیت 1)_
3) (سورہ الم نشرح 1)_

کیا ہم نے تمہارے سینہ کو کشادہ نہیں کیا _
امیر المؤمنین (ع) نے پیغمبر (ص) کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا:
آنحضرت(ص) سخاوت اور شرح صدر میں سب سے آگے تھے_(1)

بد دعا کی جگہ دعا
کسی جنگ میں اصحاب نے کہا کہ آپ دشمن کے لئے بد دعا کیجئے ، آپ نے فرمایا: میں ہدایت ، مہربانی کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں بددعا کرنے کے لئے نہیں_(2)
جب کبھی کسی نے کسی مسلمان یا کافر کے لئے بددعا کرنے کے لئے کہا تو آپ (ص) نے ہمیشہ بددعا کے بجائے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرمائے آپ (ص) نے کبھی بددعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے مگر یہ کہ یہ کام خدا کے لئے ہو، کسی بھی غلط کام پر آپ (ص) نے کبھی بھی انتقام نہیں لیا، لیکن اگر کسی نے حرمت خدا کو پامال کیا تو آپ (ص) نے اس سے ضرور انتقام لیا _(3)

ایك اعرابی کی ہدایت
صحراؤں میں رہنے والا ایك اعرابی پیغمبر کے پاس پہنچا اس نے آپ (ص) سے کسی چیز کا

----
1) (محجة البیضاء ج4 ص 149)_
2) (محجة البیضاء ج4 ص 129)_
3) (محجة البیضاء ج4 ص 129)_

سوال کیا آپ نے اس کو کچھ عطا کرنے کے بعد فرمایا:" کیا میں نے تمہارے ساتھ حسن سلوك کیا ؟
اس عرب نے کہا : '' نہیں آپ (ص) نے میرے ساتھ کوئي نیکی نہیں کی _ مسلمان بہت ناراض ہوئے اور انھوں نے اس کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تنبیہ کا ارادہ کیا آپ (ص) نے ان کو روکا آپ (ص) بزم سے اٹھے اور اس اعرابی کو لے کر اپنے گھر تشریف لائے اس کو کچھ اور سامان دیا پھر اس سے پوچھا کہ میں نے تیرے ساتھ نیکی کی ؟ عرب نے کہا ہاں خدا آپ کے بال بچوں کو اچھا رکھے_
پیغمبر (ص) نے فرمایا: تم نے ابھی جو بات کہی تھی اس کی وجہ سے میرے اصحاب ناراض ہوگئے تھے اگر تم کو یہ بات بھلی معلوم ہو تو میرے اصحاب کے سامنے بھی چل کر وہی کہہ دو جو تم ابھی کہہ رہے تھے تا کہ ان کے دلوں میں تمھارے خلاف جو بات ہے وہ نکل جائے _دوسرے دن جبپیغمبر(ص) مسجد میں تشریف لائے تو آپ (ص) نے فرمایا کہ اس عرب سے ایك بات تم نے سنی تھی اس کے بعد میں نے اس کو کچھ اور دے دیا اب میرا خیال ہے کہ یہ راضی ہوگیا ہوگا عرب نے کہا جی ہاں میں راضی ہوں خدا آپ (ص) کو اور آپ کے اہل و عیال کو خیر سے نوازے پیغمبر (ص) نے فرمایا ایسے افراد کی مثال اس شخص کی ہے جس کا اونٹ بھاگ گیا ہو لوگوں نے اونٹ کے مالك کی مدد کے لئے اس کے پیچھے دوڑنا اور چلانا شروع کردیا ہو اونٹ ان آوازوں کو سن کر اور تیزی سے بھاگنے لگا ہو مالك نے کہا : ہو کہ آپ حضرات ہٹ جائیں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میرا اونٹ کیسے قبضہ میں آئے گا پھر وہ تھوڑا چارہ اپنی مٹھی میں لیکر آہستہ آہستہ اونٹ کے قریب آیا ہو اور چارہ دکھاتے دکھاتے اس نے اونٹ کو پکڑ لیا ہو_
اگر تم لوگوں کو میں چھوڑ دیتا تو تم لوگ اس کو قتل کردیتے اور یہ شخص گمراہی کے عالم میں جہنم میں چلا جاتا_(1)

تسلیم اور عبودیت

تمام ادیان الہی کی بنیاد اور اساس یہ ہے کہ خدا پر ایمان لایا جائے اور اس کے حکم کو بلا چون و چرا تسلیم کرلیا جائے ایمان اور تسلیم اگر چہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کا تعلق دل سے ہے ظاہری طور پر یہ دکھائي نہیں دیتیں لیکن عمل اطاعت اور عبادت خدا کی منزل میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے اور یہ معلوم ہوجاتاہے کہ سچ اور جھوٹ کیا ہے ، صحیح اور غلط کیا ہے _
حضرت امیر المؤمنین فرماتے ہیں :
"الاسلام ہو التسلیم و التسلیم ہو الیقین والیقین ہو التصدیق والتصدیق ہو الاقرار والاقرار ہو الاداء والاداء ہو العمل" (2)
اسلام تسلیم ہے تسلیم یقین ہے ، یقین تصدیق ہے ، تصدیق اقرار ہے اقرار فرمان کوبجالانے کا نام ہے اور فرمان کو بجالانا نیك عمل ہے_

---

1) محجة البيضاء ج4 ص 149_
2) نہج البلاغہ حکمت 125 ص 265_

رسول اکرم (ص) جو اسلام کے مؤسس اور پہلے مسلمان ہیں ، قرآن کریم آپ کے بارے میں فرماتاہے:
"و امرت ان اکون اول المسلمین "(1)
یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پہلا مسلمان ہوں_
خداوند عالم کی ذات مقدس کے سامنے آپ (ص) تسلیم محض کی صفت سے متصف تھے آپ (ص) عذاب و عقاب خدا سے محفوظ تھے لیکن پھر بھی آپ (ص) کے بارے میں ارشاد ہوتاہے :
"لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبك و ما تاخر"(2)
خدا نے آپ (ص) کی گذشتہ اور آءندہ باتوں کو بخش دیا ، آپ نے کبھی بھی عبادت خدا سے ہاتھ نہیں اٹھا یا اور اتنی عبادت کی کہ سب حیرت میں پڑگئے_
ہم یہاں آپ کی کچھ عبادات کا ذکر کریں گے_

پیغمبر کی نماز

امام زین العابدین (ع) فرماتے ہیں :
"ان جدی رسول اللہ قد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ و ما تاخر فلم یدع الاجتہاد لہ و تعبد_ بابی و امی حتی انتفخ الساق و ورم القدم و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----
1) (سوہ زمر 12)_
2) (فتح آیت 2)_

قيل لہ اتفعل ہذا و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر؟ قال افلا اكون عبداً شكوراً" (1)
الله تعالي نے ميرے رسول خدا (ص) كے گذشتہ اور آءندہ دونوں الزامات كو معاف كرديا تھا_ ليكن اس كے باوجود آپ نے سعى و عبادت كو ترك نہيں فرمايا _ ميرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائيں _آپ اس طرح عبادت كرتے تھے كہ آپ (ص) كے پيروں ميں ورم آجاتا تھا ، لوگوں نے كہا كہ آپ(ص) كيوں اتنى زحمت كرتے ہيں خدا نے تو آپ (ص) كے گذشتہ اور آءندہ دونوں الزامات كو معاف كرديا ہے تو آپ(ص) نے فرمايا كہ كيا ميں خدا كا شكر گذار بندہ نہ رہوں ؟

امام زين العابدين فرماتے ہيں :
"و كان رسول الله ايقوم على اطراف اصابع رجليہ ما نزل الله سبحانہ طہ ما انزلنا عليك القرآن لتشقي"(2)
پيغمبر اكر م (ص) نماز كے لئے اتنا زيادہ قيام فرماتے تھے كہ خدا نے آيہ طہ ما انزلنا عليك القرآن لتشقى نازل كي_ يعنى ہم نے آپ پر قرآن اس لئے نہيں نازل كيا كہ آپ (ص) اپنے كو مشقت ميں ڈالديں_

----
1) (بحارالانوار ج16 ص 288 طبع بيروت)_
2) (بحار الانوار ج16 ص 264 طبع بيروت)_

پيغمبر كى دعا
ايك رات رسول خدا ام سلمہ كے گھر پر تشريف فرماتھے _ جب تھوڑى رات گزرى تو جناب ام سلمہ نے ديكھا كہ آپ (ص) بستر پر موجود نہيں ہيں اٹھ كر تلاش كرنا شروع كيا تو پتہ چلا كہ آپ (ص) كمرہ كے ايك كو نہ ميں كھڑے ہيں اور آنكھوں سے آنسو جارى ہيں اور خدا كى بارگاہ ميں ہاتھوں كو بلند كركے دعا كررہے ہيں_
"اللہم لا تنزع منى صالح ما اعطيتنى ابداً"(1)
خدايا تو نے جو نيكى مجھ كو عطا كى ہے اس كو مجھ سے جدا نہ كرنا_
"اللہم لا تشمت عدواً و لا حاسداً ابداً"
خدايا ميرے دشمنوں اور حاسدوں كو كبھى بھى خوش نہ ركھنا_
"اللہم لا ترد لى فى سوء استنقذتنى منہ ابداً"
خدايا جن برائيوں سے تو نے مجھ كو نكالاہے اس ميں پھر واپس نہ پلٹادينا_
"اللہم و لا تكلنى الى نفسى طرفة عين ابداً"
پالنے والے ايك لمحہ كے لئے بھى مجھ كو ميرے نفس كے حوالے كبھى نہ كرنا_
ام سلمہ رونے لگيںآنحضرت (ص) نے فرمايا كہ ام سلمہ تم كيوں رورہى ہو؟
جناب ام سلمہ نے كہا ميرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائيں ميں كيوں نہ گريہ كروں ميں ديكھ رہى ہوں كہ آپ(ص) اس بلند مقام پر فاءز كہ خدا نے گذشتہ اور آءندہ كے تمام

----
1) (بحارالانوار ج16 ص 217 مطبوعہ بيروت)_

الزامات كو آپ (ص) كے لئے معاف كرديا _ پھر بھى آپ خدا سے اس طرح راز و نياز كى كررہے ہيں (ہم كو تو اس سے زيادہ خدا سے ڈرنا چاہيے) آنحضرت نے فرمايا :
" و ما يومنني؟ و انما وكل الله يونس بن متى الى نفسہ طرفة عين و كان منہ ما كان" (1)
ہم كسى طرح اپنے كو محفوظ سمجھ ليں حالانكہ يونس پيغمبر (ع) كو خدا نے ايك لمحہ كے لئے ان كے نفس كے حوالے كيا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھا تو جو مصيبت ان پر آنا تھی وہ آگئي"

پيغمبر كا استغفار
اس ميں كوئي شك نہيں كہ پيغمبر نے اپنى زندگى ميں كبھى كوئي گناہ نہيں كيا ليكن اس كے باوجود آپ (ص) بہت استغفار كرتے تھے_
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہيں :
"كان رسول الله يستغفر الله عزوجل كل يوم سبعين مرة و يتوب الى الله سبعين مرة" (2)
رسول خدا ہر روز ستر مرتبہ استغفار كرتے اور ستر مرتبہ اللہ تعالي كى بارگاہ ميں توبہ كرتے تھے_

---

1) (بحارالانوار ج16 ص 218)_
2) (بحار الانوار ج16 ص285 مطبوعہ بيروت)_

پھر امام (ع) فرماتے ہيں :
"ان رسول الله كان لا يقوم من مجلس و ان خفف حتى يستغفر الله خمس و عشرين مرة "(1)
رسول خدا كسى چھوٹى سے چھوٹى بزم سے بھى پچيس مرتبہ استغفر اللہ كہے بغير نہيں اٹھتے تھے_

پيغمبر كا روزہ
امام جعفر صادق (ع) كا ارشاد ہے :
"كان رسول الله (ص) يصوم حتى يقال لا يفطر ثم صام يوماً و افطر يوماً ثم صام الاثنين والخميس ثم اتى من ذلك الى صيام ثلاثة ايام فى الشهر الخميس فى اول الشهر و اربعاء فى وسط الشهر و خميس فى آخر الشهر و كان يقول ذلك و صوم الدهر"(2)
رسول خدا مسلسل اتنے روزے ركھتے تھے كہ لوگ كہتے تھے آپ (ص) كسى دن بھى بغير روزے كے نہيں رہتے كچھ دنوں كے بعد آپ (ص) ايك دن ناغہ كركے روزہ ركھنے لگے ، پھر اس كے بعد پير اور جمرات كو روزہ ركھتے تھے پھر اس كے بعد آپ نے اس ميں

---

1) (بحار الانوار ج17 ص 285 مطبوعہ بيروت)_
2) (بحارالانوار ج16 ص 270 مطبوعہ بيروت)_

تبديلى كى اور ہر مہينے ميں تين روزے ركھنے لگے اب ہر مہينہ كى پہلى جمعرات كواور مہينہ كے درميان بدھ كے دن (اگر مہينہ كى درميانى دھائي ميں دوبدھ آجائے تو پہلے _ بدھ كو آپ روزہ ركھتے تھے _(1)
مہينہ كى آخرى جمعرات كو اور آپ فرماتے تھے اگر كوئي ان دنوں ميں روزہ ركھے تو وہ ہميشہ روزہ دار سمجھا جائے گا_

رسول خدا (ص) كا اعتكاف
امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے :
"اعتكف رسول الله (ص) فى شهر رمضان فى العشر الاول ثم اعتكف فى الثانية فى العشر الوسطي ثم اعتكف فى الثلاثة فى العشر الاواخر ثم لم يزل يعتكف فى العشر الاخر"(2)
رسول خدا نے ماہ رمضان كے پہلے عشرہ ميں اعتكاف كيا دوسرے سال ماہ رمضان ميں دوسرے عشرہ كو اعتكاف كے ليے منتخب فرمايا تيسرے سال آخرى عشرہ ماہ رمضان ميں آپ نے اعتكاف فرمايا اس كے بعد ہميشہ رمضان كے آخرى عشرہ ميں آپ اعتكاف كرتے رہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (منتهی الآمال ص 27)_
2) (بحارالانوار ج16 ص 274)_

امام جعفرصادق (ع) نے فرمایا : جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تھا تو رسول خدا (ص) عبادت کے لیے آمادہ ہوجاتے عورتوں سے الگ ہوجاتے اور پوری پوری رات جاگ کر گذارتے تھے _(1)

خدا کی مرضی پر خوش ہونا

جب رسول اللہ کے بیٹے ابراہیم دنیا سے رخصت ہوگئے اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے آپ نے فرمایا:
"تدمع العین ویحزن القلب و لا نقول ما یسخط الرب و انا بك یا ابراہیم لمحزون" (2)
آنکھوں سے اشك جاری ہیں دل رنجیدہ ہے لیکن خدا جس بات سے غضبناك ہوتاہے وہ بات میں زبان پر جاری نہیں کروں گا اے ابراہیم میں تمہارے غم میں سوگوار ہوں_

----

1) (بحارالانوار ج16 ص273 مطبوعہ بیروت)_
2) (بحارالانواج 22 ص 157 مطبوعہ بیروت)_

خلاصہ درس

1) لغت میں شرح کے معنی پھلانے اور وسعت دینے کے ہیں شرح صدر کا مطلب باطنی کشادگی کا ظہوراور معانی و حقاءق کو قبول کرنے کی آمادگی ہے جب خدا کی طرف سے یہ آمادگی ہوتی ہے تو انسان خدا کی توفیق و تایید سے حق کی طرف ماءل ہوتاہے جس طرح خدا سے دوری کی بناپر باطل اور کفر کو قبول کرنے کی آمادگی پیدا کرلیتاہے اور یہ آمادگی بھی شرح صدر ہے مگر اس کو کفر کے لیے شرح صدر کہا جاتاہے_
2) پیغمبر کو خدا کی طرف سے جو عطیات ملے ہیں ان میں سے شرح صدر کی نعمت بھی ہے ارشاد ہے " الم نشرح لك صدرك" کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا _ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ع) نے فرمایا : پیغمبر کی سخاوت اور ان کا شرح صدر ہر ایك سے زیادہ تھا_
3) تمام ادیان الہی کی بنیاد خدا پرا یمان اور تسلیم محض پر استوار ہے _
4) خدا کی ذات کے سامنے رسول خدا (ص) نے سر تسلیم خم کرلیا تھا_ باوجودیکہ آپ (ص) عذاب اور عقاب سے محفوظ تھے پھر بھی عبادت میں کمی نہیں کرتے تھے آپ (ص) اس قدر استغفار کرتے تھے کہ لوگوں کو حیرت ہوتی تھي_

سوالات؟

1_ لغت میں شرح صدر کے کیا معنی ہیں ؟
2 _ شرح صدر کا کیا مطلب ہے ؟
3_ پیغمبر (ص) کے شرح صدر کی کیفیت بیان فرمایئے_
4 _ انسان کے ایمان پر تسلیم و عبودیت کا کیا اثر پڑتاہے ؟
5 _ رسول خدا کا تعبد (تسلیم محض) کیساتھ تھا، آیہ لیغفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر کو پیش نظر رکھ کر جواب دیجئے_
6_ جب حضور رسول اکرم (ص) نے ابتدائے عمر سے انتہاء تك کوئي گناہ نہیں کیا تو آپ (ص) اتنا زیادہ استغفار کیوں کرتے تھے؟

بارہواں سبق:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بارہواں سبق:
(مدد اور تعاون)

مدد اور باہمی تعاون پر انسانی معاشرہ کی بنیاد استوار ہے ضرورتوں اور مشکلات میں ایك دوسرے کی مدد اور تعاون سے ایك طرف تو معاشرہ مضبوط ہوتا ہے دوسری طرف آپس میں محبت اور دوستی بڑھتی ہے اس کے برعکس سماجی کاموں میں ہاتھ نہ بٹانا اور ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنا ظلم اور انسان کے خدا کی رحمت سے دوری کا باعث ہے_
پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد ہے :
"ملعون من القی کلہ علی الناس "(1)
"جو اپنا بوجھ دوسرے کے کاندھے پر رکھدے وہ خدا کی رحمت سے دور ہوجاتا ہے "_
اسلام نے انسانوں کو اچھے اور نیك کاموں میں مدد کرنے کی تعلیم دی ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:
"تعاونوا علی البر و التقوي و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان" (2)

----

1) (نہج الفصاحہ 568) _
2) (سورہ ماءدہ 2) _

نیکی میں ایك دوسرے کی مدد کرو ظلم و گناہ میں مدد گار نہ بنو_
پیغمبر اکرم (ص) نے بھی اپنے اصحاب اور پیروکاروں کو مدد و نصرت اور تعاون کی تعلیم دی ہے :
"من اصبح لا یہتم بامور المسلمین فلیس بمسلم" (1)
جو شخص مسلمانوں کے امور سے بے توجھی برتتے ہوئے صبح کرے وہ مسلمان نہیں ہے_
نیز فرمایا :
"من بات شبعان و جارہ جاءع فلیس بمسلم "(2)
جو شخص شکم سیر ہو کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے تو وہ مسلمان نہیں ہے _
آنحضرت (ص) نے با ایمان معاشرہ کی تشبیہ انسانی جسم سے دی ہے مثل "المومنین فی توادہم و تراحمہم کمثل الجسد اذا شتکی بعضہم تداعی سایرہم بالسہر و الحمی "(3)
دوستی اور مہربانی میں مومنین کی مثال اعضاء بدن کی سی ہے جب کسی ایك عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرے اعضاء بھی اسکی رعایت اور نگرانی کرنے لگتے ہیں _

----

1) (محجة البیضاء ج 2 ص 407) _
2) (نہج الفصاحہ 559) _
3) (نہج الفصاحہ 561) _

سعدی نے کہا تھا :
بنی آدم اعضاء یك پیکر اند
کہ در آفرینش ز یك گوہر اند

چو عضوی بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تو کز محنت دیگران بی غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمي

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں :
"من قضا لاخيہ المومن حاجة قضي الله عزوجل لہ يوم القيمہ ماة الف حاجة من ذالك اولہا الجنة" (1)
اگر کوئي اپنے مومن بھائي کی حاجت پوری کرے تو قیامت کے دن خدا اس کی ایك لاکھ حاجتیں پوری کریگا جن میں سب سے پہلی حاجت جنت ہے _
پیغمبر (ص) صرف مسلمانوں ہی کو مدد اور تعاون کی تعلیم نہیں دیتے تھے بلکہ آپ (ص) خود بھی مختلف کاموں میں شریك ہوجاتے تھے یہاں تك کہ اصحاب آگے بڑھ کر آپ، کے بدلے اس کام کے کرنے کا اصرار کرنے لگتے تھے لیکن آنحضرت (ص) اس بات کو قبول نہیں کرتے اور فرماتے تھے کہ خدا اپنے بندہ کو دوسروں کے درمیان امتیازی شکل میں دیکھنا پسند نہیں کرتا_(1)
مدد اور تعاون کی اہمیت کو اور زیادہ واضح کرنے کیلئے رسول خدا کے معاشرتی کاموں میں تعاون اور مدد کی مزید مثالیں ہم پیش کر رہے ہیں _

---

1) (داستان راستان ج 1 ص 12)_

جناب ابوطالب کے ساتھ تعاون
پیغمبر اکرم (ص) کے بعثت سے پہلے مکہ کے لوگ فقر و فاقہ اور اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا تھے ، جناب ابوطالب بنی ہاشم کے سردار تھے ، لیکن اولاد کی کثرت کی بنا پر پریشانیوں اور الجھنوں میں مبتلا رہتے تھے ، پیغمبر (ص) اس صورت حال کو دیکھ کر رنجیدہ ہوتے تھے لہذا ایك روز آپ(ص) نے اپنے دوسرے چچا جناب عباس کے پاس گئے کہ جن کی حالت جناب ابوطالب (ع) کی نسبت زیادہ بہتر تھی اور فرمایا : چچا آپ کے بھائي ابوطالب کا خاندان بڑا ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ اقتصادی تنگی میں گذر بسر کر رہے ہیں آیئےم آپ کے ساتھ چلیں اور ان کا بوجھ بانٹ لیں ان کے ایك بچہ کو میں لے لوں اور ایك کو آپ لے آئیں، عباس نے آپ(ص) کی بات قبول کی ، دونوں حضرات جناب ابوطالب کے پاس پہنچے عباس نے جعفر کو اور پیغمبر (ص) نے علی (ع) کو اپنے ساتھ لیا اس طرح ابوطالب کے خاندان کے دو افراد کا بوجھ ان سے کم ہوگیا (1)

مسجد مدینہ کی تعمیر میں شرکت :
پیغمبر (ص) جب مدینہ پہنچے تو اس وقت عبادت اور دوسرے سیاسی و معاشرتی کاموں کیلئے ایك مسجد بنانا لازمی ہوگیا تھا _

---

1) (سیرہ ابن ہشام ج 2 ص 263) _

رسول خدا (ص) نے مسجد بنانے کی پیشکش کی تو لوگوں نے اس تجویز کا استقبال کیا اور مسجد کے لیے زمین خریدی گئي اور مسجد بننے لگی _
سارے مسلمانوں کی طرح حضور اکرم (ص) بھی پتھر اٹھا کرلا رہے تھے ، اسید بن حضیر نے جب پیغمبر (ص) کو کام کرتے ہوئے دیکھا تو کہا اے اللہ کے رسول آپ (ص) پتھر مجھے دیدیں میں لے چلوں گا آپ(ص) نے فرمایا : نہیں ، جاؤتم دوسرا پتھر اٹھالو(1)

خندق کھودنے میں پیغمبر (ص) کی شرکت
رسول خدا (ص) کی نئي حکومت کو ختم کردینے کے ارادہ سے عرب کے مختلف قباءل مدینہ کی جانب بڑھے _
پیغمبر اکرم (ص) نے دشمنوں کے ارادے کی خبر پاتے ہی اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دشمن کے عظیم لشکر سے جنگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور دفاع کے بارے میں ان سے مشورہ فرمایا _ جناب سلمان فارسی کی پیشکش اور پیغمبر (ص) کی تائید سے یہ طے پایا کہ مدینہ کی اطراف میں خندق کھود دی جائے تا کہ دشمن شہر کے اندر داخل نہ ہوسکے _
ہر بیس تیس قدم کے فاصلہ پر آپ (ص) نے مہاجرین و انصار کو خندق کھودنے کے لئے معین فرمایا جس حصہ میں مہاجرین خندق کھود رہے تھے وہاں کدال لیکر آپ (ص) خود بھی پہنچ گئے اور

----
1) (بحار الانوار ج 9 ص 111)_

خندق کھورنے لگے امیر المؤمنین کھدی ہوئي مٹی کو خندق سے نکال کر باہر لے جار رہے تھے پیغمبر اکرم (ص) نے اتنا کام کیا کہ پسینہ سے تر ہوگئے اور تھکاوٹ کے آثار آپ (ص) کے چہرہ سے نمایاں تھے آپ(ص) نے فرمایا :
"لا عیش لا عیش الاخرۃ اللہم اغفر للانصار و المہاجرین "(1)
آخرت کے آرام کے سوا اور کوئي آرام نہیں ہے اے اللہ مہاجرین و انصار کی مغفرت فرما_
جب آپ (ص) کے اصحاب نے دیکھا کہ آپ (ص) خود بہ نفس نفیس خندق کھودنے اور مٹی اٹھانے میں منہمك میں تو ان کو اور زیادہ جوش سے کام کرنے لگے_
جابر ابن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں : خندق کھودتے کھودتے ہم ایك بہت ہی سخت جگہ پر پہونچے ہم نے پیغمبر (ص) کی خدمت میں عرض کی کہ اب کیا کیا جائے آپ(ص) نے فرمایا : وہاں تھوڑا پانی ڈال دو اس کے بعد آپ(ص) وہاں خود تشریف لائے حالانکہ آپ(ص) بھو کے بھی تھے اور پشت پر پتھر باندھے ہوئے تھے لیکن آپ (ص) نے تین مرتبہ خدا کا نام زبان پر جاری کرنے کے بعد اس جگہ پر ضرب لگائي تو وہ جگہ بڑی آسانی سے کھد گئي_(2)
عمرو بن عوف کہتے ہیں کہ میں اور سلمان اور انصار میں سے چند افراد مل کر چالیس ہاتھ کے قریب زمین کھود رہے تھے ایك جگہ سخت پتھر آگیا جس کی وجہ سے ہمارے آلات ٹوٹ

----
1) (بحار الانوار ج 2 ص 218) _
2 (بحار الانوار ج 20 ص 198)_

گئے ہم نے سلمان سے کہا تم جاکر پیغمبر (ص) سے ماجرا بیان کردو سلمان نے آنحضرت (ص) سے سارا واقعہ بیان کردیاآنحضرت (ص) خود تشریف لائے اور آپ(ص) نے چند ضربوں میں پتھر کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا _ (1)

کھانا تیار کرنے میں پیغمبر (ص) کی شرکت
جب پیغمبر (ص) اور آپ کے اصحاب اپنی سواریوں سے اترے اور اپنا سامان اتار لیا تو یہ طے پایا کہ بھیڑ کو ذبح کرکے کھانا تیار کیا جائے _
اصحاب میں سے ایك نے کہا گوسفند ذبح کرنے کی ذمہ داری میرے اوپر ہے ، دوسرے نے کہا اس کی کھال میں اتاروں گا ، تیسرے نے کہا گوشت میں پکاؤں گا _ رسول خدا (ص) نے فرمایا : جنگل سے لکڑی لانے کی ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ (ص) زحمت نہ فرمائیں آپ (ص) آرام سے بیٹھیں ان سارے کاموں کو ہم لوگ فخر کے ساتھ انجام دینے کے لئے تیار ہیں ، تو رسول خدا (ص) نے فرمایا : مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ سارا کام کرلو گے لیکن خدا کسی بندہ کو اس کے دوستوں کے درمیان امتیازی شکل میں دیکھنا پسند نہیں کرتا _پھر اس کے بعد آپ (ص) صحرا کی جانب گئے اور وہاں سے لکڑی و غیرہ جمع کرکے لے آئے _ (2)

----
1) (بحار الانوار ج 20 ص 198)_
2) (داستان راستان منقول از کحل البصر ص 68)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شجاعت كے معنى :
شجاعت كے معنى دليرى اور بہادرى كے ہيں علمائے اخلاق كے نزديك تہور اور جبن كى درميانى قوت كا نام شجاعت ہے يہ ايك ايسى غصہ والى طاقت ہے جس كے ذريعہ نفس اس شخص پر برترى حاصل كرنا چاہتا ہے جس سے دشمنى ہوجاتى ہے _(1)
جب ميدان كا رزار گرم ہو اور خطرہ سامنے آجائے تو كسى انسان كى شجاعت اور بزدلى كا اندازہ ايسے ہى موقع پر لگايا جاتا ہے _

شجاعت رسول خدا (ص) :
صدر اسلام ميں كفار اور مسلمانوں كے درميان جو جنگيں ہوئيں تاريخ كى گواہى كے مطابق اس ميں كاميابى كى بہت بڑى وجہ حضور نبى اكرم (ص) كى شجاعت تھى آپ(ص) بہ نفس نفيس بہت سى جنگوں ميں موجود تھے اور جنگ كى كمان اپنے ہاتھوں ميں سنبھالے ہوئے تھے _
رسول (ص) كى شجاعت على (ع) كى زبانى :
تقريبا چاليس سال كا زمانہ على (ع) نے ميدان جنگ ميں گذارا عرب كے بڑے بڑے

----
1) (لغت نامہ دہخدا مادہ شجاعت)

پہلوانوں كو زير كيا آپ (ص) كا يہ بيان رسول خدا (ص) كى شجاعت كى بہترين دليل ہے كہ آپ (ع) فرماتا ہيں :
"كنا اذا احمر الباس و القى القوم اتقينا برسول الله فما كان احد اقرب الى العدو منہ" (1)
جب جنگ كى آگ بھڑكتى تھى اور لشكر آپس ميں ٹكراتے تھے تو ہم رسول خدا (ص) كے دامن ميں پناہ ليتے تھے ايسے موقع پر آپ (ص) دشمن سے سب سے زيادہ نزديك ہوئے تھے_
دوسرى جگہ فرماتے ہيں :
"لقد رايتنى يوم بدر و نحن نلوذ بالنبى و ہو اقربنا الي العدو و كان من اشد الناس يومءذ" (2)
بے شك تم نے مجھ كو جنگ بدر كے دن ديكھا ہوگا اس دن ہم رسول خدا كى پناہ ميں تھے اور آپ (ص) دشمن سے سب سے زيادہ نزديك اور لشكر ميں سب سے زيادہ قوى تھے_
جنگ " حنين " ميں براء بن مالك سے رسول خدا (ص) كى شجاعت كے بارے ميں دوسرى روايت نقل ہوئے ہے جب قبيلہ قيس كے ايك شخص نے براء سے پوچھا كہ كيا تم جنگ حنين كے دن رسول خدا (ص) كو چھوڑ كر بھاگ گئے تھے اور تم نے ان كى مدد نہيں كي

----
1) (الوفاء باحوال المصطفى ج 2 ص 443) _
2) (الوفا باحوال المصطفي ج 2 ص 443)_

تھى ؟ تو انہوں نے كہا :
رسول خدا (ص) نے محاذ جنگ سے فرار نہيں اختيار كيا قبيلہ " ہوازان " كے افراد بڑے ماہر تيرانداز تھے _ ابتداء ميں جب ہم نے ان پر حملہ كيا تو انہوں نے فرار اختيار كيا _ جب ہم نے يہ ماحول ديكھا تو ہم مال غنيمت لوٹنے كے لئے دوڑ پڑے ، اچانك انہوں نے ہم پر تيروں سے حملہ كرديا ہيں نے رسول خدا (ص) كو ديكھا كہ وہ سفيد گھوڑے پر سوارہيں_ ابو سفيان بن حارث نے اس كى لگام اپنے ہاتھ ميں پكڑ ركھى ہے اورآنحضرت (ص) فرما رہے ہيں :
"اناالنبى لا كذب و انا بن عبدالمطلب" (1)
ميں راست گو پيغمبر (ص) ہوں ميں فرزند عبدالمطلب ہوں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (الوفاء باحوال المصطفي ج 2 ص 443)_

خلاصہ درس :

1 _ باہمی امداد اور تعاون معاشرتی زندگی کی اساس ہے اس سے افراد قوم کے دلوں میں محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہے _

2 _ پیغمبر اکرم (ص) صرف باہمی تعاون کی تعلیم ہی نہیں دیتے تھے بلکہ آپ (ص) لوگوں کے کام میں خود بھی شریك ہوجاتے تھے آپ(ص) کے اس عمل سے باہمی تعاون کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے _

3_شجاعت کے معنی میدان کار زار میں دلیری اور بہادری کے مظاہرہ کے ہیں اور علمائے اخلاق کے نزدیك تہور اور جبن کی درمیانی قوت کا نام شجاعت ہے _

4_ تاریخ گواہ ہے کہ صدر اسلام میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان جو جنگیں ہوئیں ہیں ان میں رسول اکرم (ص) کی شجاعت اور استقامت فتح کا سب سے اہم سبب تھا_

5_ امیر المؤمنین فرماتے ہیں : جنگ بدر کے دن ہم نے رسول خدا (ص) کے دامن میں پناہ لے لی اور وہ دشمنوں کے سب سے زیادہ قریب تھے اور اس دن تمام لوگوں میں سے سب زیادہ قوی اور طاقت ور تھے_

سوالات :

1_ باہمی تعاون اور ایك دوسرے کی مدد کی اہمیت کو ایك روایت کے ذریعے بیان کیجئے؟

2_ پیغمبر اکرم (ص) کا ابوطالب کے ساتھ کس زمانہ اور کس چیز میں تعاون تھا ؟

3 _ وہ امور جن کا تعلق معاشرتی امور سے تھا ان میں رسول اکرم (ص) کی کیا روش تھی مختصر طور پر بیان کیجئے؟

4_ شجاعت کا کیا مطلب ہے ؟

5_ علمائے اخلاق نے شجاعت کی کیا تعریف کی ہے ؟

6_ جنگوں میں رسول خدا (ص) کی شجاعت کیا تھی ؟ بیان کیجئے؟

تیرہواں سبق:

تیرہواں سبق:

(پیغمبر اکرم (ص) کی بخشش و عطا)

دین اسلام میں جس صفت اور خصلت کی بڑی تعریف کی گئي ہے اور معصومین (ع) کے اقوال میں جس پر بڑا زور دیا گیا ہے وہ جود و سخا کی صفت ہے _

سخاوت عام طور پر زہد اور دنیا سے عدم رغبت کا نتیجہ ہوا کرتی ہے اور یہ بات ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ انبیاء کرام (ع) سب سے بڑے زاہد اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے افراد تھے اس بنا پر سخاوت کی صفت بھی زہد کے نتیجہ کے طور پر ان کی ایك علامت اور خصوصیت شمار کی جاتی ہے _

اس خصوصیت کا اعلي درجہ یعنی ایثار تمام انبیاء (ع) خصوصاً پیغمبر (ص) کی ذات گرامی میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے _

آنحضرت (ص) نے فرمایا :

"ما جبل اللہ اولیاءہ الا علی السخا ء و حسن الخلق" (1)

---

1) (الحقاءق فی محاسن الاخلاق 117فیض کاشانی)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سخاوت اور حسن خلق كى سرشت كے بغير خدا نے اپنے اولياء كو پيدا نہيں كيا ہے _

سخاوت كى تعريف :
سخاوت يعنى مناسب انداز ميں اس طرح فاءدہ پہونچانا كہ اس سے كسى غرض كى بونہ آتى ہو اور نہ اس كے عوض كسى چيز كا تقاضا ہو (1)
اسى معنى ميں سخي مطلق صرف خدا كى ذات ہے جس كى بخشش غرض مندى پر مبنى نہيں ہے انبياء (ع) خدا " جن كے قافلہ سالار حضرت رسول اكرم (ص) ہيں جو كہ خدا كے نزديك سب سے زيادہ مقرب اور اخلاق الہى سے مزين ہيں"
سخاوت ميں تمام انسانوں سے نماياں حيثيت كے مالك ہيں _
علماء اخلاق نے نفس كے ملكات اور صفات كو تقسيم كرتے ہوئے سخاوت كو بخل كا مد مقابل قرار ديا ہے اس بنا پر سخاوت كو اچھى طرح پہچاننے كے لئے اس كى ضد كو بھى پہچاننا لازمى ہے _
مرحوم نراقى تحرير فرماتے ہيں :" البخل ہو الامساك حيث ينبغى البذل كما ان الاسراف ہو البذل حيث ينبغى الامساك و كلا ہما مذمومان و المحمود ہو الوسط و ہو الجود و السخا ء" (2) بخشش كى جگہ پر بخشش و عطا

---

1) (فرہنگ دہخدا ، منقول از كشاف اصطلاحات الفنون)_
2) (جامع السعادات ج 2 ص 112 مطبوعہ بيروت)_

نہ كرنا بخل ہے اور جہاں بخشش كى جگہ نہيں ہے وہاں بخشش و عطا سے كام لينا اسراف ہے يہ دونوں باتيں ناپسنديدہ ميں ان ميں سے نيك صفت وہ ہے جو درميانى ہے اور وہ ہے جودوسخا_
پيغمبر اكرم (ص) كو مخاطب كرتے ہوئے قرآن نے كہا ہے :
"لا تجعل يدك مغلولة الى عنقك و لا تبسطہا كل البسط فتقعد ملوما محسورا " (1)
اپنے ہاتھوں كو لوگوں پر احسان كرنے ميں نہ تو بالكل بندھا ہوا ركھيں اور نہ بہت كھلا ہوا ان ميں سے دونوں باتيں مذمت و حسرت كے ساتھ بيٹھے كا باعث ہيں _
اپنے اچھے بندوں كى صفت بيان كرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے :
"و الذين اذا انفقوا لم يسرفوا و لم يقتروا و كان بين ذالك قواما"(2)
اور وہ لوگ جو مسكينوں پر انفاق كرتے وقت اسراف نہيں كرتے اور نہ بخل سے كام ليتے ہيں بلكہ احسان ميں ميانہ رو ہوتے ہيں _
مگر صرف انہيں باتوں سے سخاوت متحقق نہيں ہوتى بلكہ دل كا بھى ساتھ ہونا ضرورى ہے مرحوم نراقى لكھتے ہيں : "و لا يكفى فى تحقق الجود و السخا ان يفعل

---

1) (الاسراء 29) _
2) (فرقان 67) _

ذلك بالجوارح ما لم يكن قلبہ طيبا غير منازع لہ فيہ"(1) سخاوت كے تحقق كيلئے صرف سخاوت كرنا كافى نہيں ہے بلكہ دل كا بھى اس كام پر راضى ہونا اور نزاع نہ كرنا ضرورى ہے _

سخاوت كى اہميت :
اسلام كى نظر ميں سخاوت ايك بہترين اور قابل تعريف صفت ہے اس كى بہت تاكيد بھى كى گئي ہے نمونہ كے طور پر اس كى قدر و قيمت كے سلسلہ ميں رسول خدا (ص) كے چند اقوال ملاحظہ فرمائيں_
"السخا شجرة من شجر الجنة ، اغصانہا متدلية على الارض فمن اخذ منہا غصنا قادہ ذالك الغصن الى الجنة "(2)
سخاوت جنت كا ايك ايسا درخت ہے جس كى شاخيں زمين پر جھكى ہوئي ہيں جو اس شاخ كو پكڑلے وہ شاخ اسے جنت تك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہونچا دے گی _
"قال جبرئيل: قال الله تعالي : ان ہذا دين ارتضيتہ لنفسی و لن يصلحہ الا السخاء و حسن الخلق فاكرموہ بہما ما استطعم "(3)

----
1) (جامع السعادات ج 2 ص 112 مطبوعہ بيروت)_
2) (الحقاءق فی محاسن الاخلاق 117فيض كاشانی) _
3) (الحقاءق فی محاسن الاخلاق 117 فيض كاشانی) _

رسول خدا (ص) نے جبرئيل سے اور جبرئيل نے خدا سے نقل كيا ہے كہ خداوند فرماتا ہے : اسلام ايك ايسا دين ہے جس كو ميں نے اپنے ليئے منتخب كر ليا ہے اس ميں جود و سخا اور حسن خلق كے بغير بھلائي نہيں ہے پس اس كو ان دو چيزوں كے ساتھ (سخاوت او حسن خلق) جہاں تك ہوسكے عزيز ركھو _
"تجافوا عن ذنب السخی فان الله آخذ بيدہ كلما عثر" (1) سخی كے گناہوں كو نظر انداز كردو كہ خدا (اس كی سخاوت كی وجہ سے) لغزشوں سے اس كے ہاتھ روك ديتا ہے _

سخاوت كے آثار :
خدا كی نظر ميں سخاوت ايسی محبوب چيز ہے كہ بہت سی جگہوں پر اس نے سخاوت كی وجہ سے پيغمبر اكرم (ص) كفار كے ساتھ مدارات كا حكم ديا ہے_

1 _ بہت بولنے والا سخي
امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے كہ يمن سے ايك وفدآنحضرت (ص) سے ملاقات كيلئے آيا ان ميں ايك ايسا بھی شخص تھا جو پيغمبر (ص) كے ساتھ بڑی باتيں اور جدال كرنے والا شخص تھا اس نے كچھ ايسی باتيں كيں كہ غصہ كی وجہ سے آپ (ص) كے ابرو اور چہرہ سے پسينہ ٹپكنے لگا _

----
1) (جامع السعادات ج 2 ص 117 مطبوعہ بيروت)_

اس وقت جبرئيل نازل ہوئے اور انہوں نے كہا كہ خدا نے آپ(ص) كو سلام كہا ہے اور ارشاد فرمايا: كہ يہ شخص ايك سخی انسان ہے جو لوگوں كو كھانا كھلاتا ہے _ يہ بات سن كر پيغمبر (ص) كا غصہ كم ہوگيا اس شخص كی طرف مخاطب ہو كر آپ (ص) نے فرمايا : اگر جبرئيل نے مجھ كو يہ خبر نہ دی ہوتی كہ تو ايك سخی انسان ہے تو ميں تيرے ساتھ بڑا سخت رويہ اختيار كرتا ايسا رويہ جس كی بنا پر تودوسروں كے لئے نمونہ عبرت بن جاتا _
اس شخص نے كہا : كہ كيا آپ (ص) كا خدا سخاوت كو پسند كرتا ہے ؟ حضرت نے فرمايا : ہاں ، اس شخص نے يہ سن كے كلمہ شہادتيں زبان پر جاری كيا اور كہا، اس ذات كی قسم جس نے آپ (ص) كو حق كے ساتھ مبعوث كيا ہے ميں نے آج تك كسی كو اپنے مال سے محروم نہيں كيا ہے (1)

2_سخاوت روزی ميں اضافہ كا سبب ہے :
مسلمانوں ميں سخاوت كی بنيادی وجہ يہ ہے كہ وہ روزی كے معاملہ ميں خدا پر توكل كرتے ہيں جو خدا كو رازق مانتا ہے اور اس بات كا معتقد ہے كہ اس كی روزی بندہ تك ضرور پہنچے گی وہ بخشش و عطا سے انكار نہيں كرتا اس لئے كہ اس كو يہ معلوم ہے كہ خداوند عالم اس كو بھی بے سہارا نہيں چھوڑ سكتا _
انفاق اور بخشش سے نعمتوں ميں اضافہ ہوتا ہے جيسا كہ پيغمبر (ص) نے معراج كے واقعات بتاتے ہوئے اس حقيقت كی طرف اشارہ كيا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (بحار الانوار ج 22 ص 84)_

"و رايت ملكين ينادیان فی السماء احدہما یقول : اللہم اعط کل منفق خلفا و الاخر یقول : اللہم اعط کل ممسك تلفا"(1)
میں نے آسمان پر دو فرشتوں کو آواز دیتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایك کہہ رہا تھا خدایا ہر انفاق کرنے والے کو اس کا عوض عطا کر _ دوسرا کہہ رہا تھا ہر بخیل کے مال کو گھٹادے _

دل سے دنیا کی محبت کو نکالنا :
بخل کے مد مقابل جو صفت ہے اس کا نام سخاوت ہے _ بخل کا سرچشمہ دنیا سے ربط و محبت ہے اس بنا پر سخاوت کا سب سے اہم نتیجہ یہ ہے کہ اس سے انسان کے اندر دنیا کی محبت ختم ہوجاتی ہے _ اس کے دل سے مال کی محبت نکل جاتی ہے اور اس جگہ حقیقی محبوب کا عشق سماجاتا ہے _

اصحاب کی روایت کے مطابق پیغمبر (ص) کی سخاوت
جناب جابر بیان کرتے ہیں :
"ما سءل رسول اللہ شيءا قط فقال : لا"(2)
رسول خدا (ص) سے جب کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ (ص) نے " نہیں " نہیں فرمایا _
امیرالمؤمنین (ع) رسول خدا (ص) کے بارے میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے :

----
1) (بحار الانوار ج 18 ص 323) _
2) (الوفاء باحوال المصطفي ج 2 ص 441) _

" کان اجود الناس کفا و اجرا الناس صدرا و اصدق الناس لہجۃو اوفاہم ذمۃ و الينہم عريکھۃ و اکرمہم عشيرۃ من راہ بديہۃ ہابہ و من خالطہ معرفۃ احبہ لم ارقبلہ و بعدہ مثلہ "(1)
بخشش و عطا میں آپ (ص) کے ہاتھ سب سے زیادہ کھلے ہوئے تھے_ شجاعت میں آپ (ص) کا سینہ سب سے زیادہ کشادہ تھا ، آپ کی زبان سب سے زیادہ سچی تھی ، وفائے عہد کی صفت آپ (ص) میں سب سے زیادہ موجود تھی ، تمام انسانوں سے زیادہ نرم عادت کے مالك تھے اور آپ (ص) کا خاندان تمام خاندانوں سے زیادہ بزرگ تھا ، آپ کو جو دیکھتا تھا اسکے اوپر ہیبت طاری ہوجاتی تھی اور جب کوئي معرفت کی غرض سے آپ (ص) کے ساتھ بیٹھتا تھا وہ اپنے دل میں آپ (ص) کی محبت لیکر اٹھتا تھا _ میں نے آپ(ص) سے پہلے یا آپ کے بعد کسی کو بھی آپ (ص) جیسا نہیں پایا _
رسول (ص) مقبول کی یہ صفت تھی کہ آپ(ص) کو جو بھی ملتا تھا وہ عطا کردیتے تھے اپنے لئے کوئي چیز بچاکر نہیں رکھتے تھے_ آپ (ص) کے لئے نوے ہزار درہم لایا گیا آپ(ص) نے ان درہموں کو تقسیم کردیا _ آپ (ص) نے کبھی کسی ساءل کو واپس نہیں کیا جب تك اسے فارغ نہیں کیا _(2)

----
1) (مکارم الاخلاق ص 18) _
2) (ترجمہ احیاء علوم الدین ج 2 ص 71)_

خلاصہ درس :
1) اسلام نے جس چیز کی تاکید کی اور جس پر سیرت معصومین (ع) کی روایتونمیں توجہ دلائي گئي ہے وہ سخاوت کی صفت ہے _
2) تمام انبیاء (ع) خصوصاً پیغمبر اسلام (ص) اس صفت کے اعلي درجہ " ایثار " فاءز تھے _
3) سخاوت یعنی مناسب جگہوں پر اس طرح سے فاءدہ پہونچانا کہ غرض مندی کی بو اس میں نہ آتی ہوا اور نہ کسی عوض کے تقاضے کی فکر ہو _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4) سخاوت بخل كى ضد ہے بخل اور اسراف كے درميان جو راستہ ہے اس كا نام سخاوت ہے_
5)خدا كى نظر ميں سخاوت ايسى محبوب صفت ہے كہ اس نے اپنے حبيب كو كافر سخى انسان كى عزت كرنے كا حكم ديا _
6) انفاق اور بخشش نعمت و روزى ميں اضافہ كا سبب ہے_
7)رسول اكرم (ص) كو جو ملتا تھا اس كو بخش ديا كرتے تھے اپنے پاس بچاكر كچھ بھى نہيں ركھتے تھے_

سوالات :
1_ جود و سخاوت كا كيا مطلب ہے ؟
2_ سب سے اعلي درجہ كى سخاوت كى كيا تعبير ہوسكتى ہے ؟
3_قرآن كريم كى ايك آيت كے ذريعہ سخاوت كے معنى بيان كيجئے؟
4_ سخاوت كى اہميت اور قدر و قيمت بتانے كيلئے ايك روايت پيش كيجئے؟
5_ پيغمبر اكرم (ص) كے جودو سخا كى ايك روايت كے ذريعے وضاحت كيجئے؟

چودھواں سبق:

چودھواں سبق:
(سخاوت ، پيغمبر (ص) كى خداداد صفت)

ابن عباس نے رسول خدا (ص) كا يہ قول نقل كيا كہ آپ (ص) نے فرمايا :
"انا اديب الله و على اديبى امرنى ربى بالسخاء و البر و نہانى عن البخل و الجفاء و ما شيء ابغض الى الله عزوجل من البخل و سوء الخلق و انہ ليفسد العمل كما يفسد الخل العسل "(1)
ميرى تربيت خدا نے كى ہے اور ميں نے على عليہ السلام كى تربيت كى ہے ، خدا نے مجھ كو سخاوت اور نيكى كا حكم ديا ہے اور اس نے مجھے بخل اور جفا سے منع كيا ہے ، خدا كے نزديك بخل اور بد اخلاقى سے زيادہ برى كوئي چيز نہيں ہے كيونكہ برا اخلاق عمل كو اسى طرح خراب كرديتا ہے جس طرح سركہ شہد كو خراب كرديتا ہے _ جبيربن مطعم سے منقول ہے كہ "حنين" سے واپسى كے بعد ، اعراب مال غنيمت ميں سے اپنا حصہ لينے كيلئے پيغمبر (ص) كے ارد گرد اكھٹے ہوئے اور بھيڑ ميں پيغمبر (ص) كى ردا اچك لے گئے _

---

1) مكارم الاخلاق ص 17_

حضرت (ص) نے فرمايا :
"ردوا على ردائي اتخشون على البخل ؟ فلو كان لى عدد ہذہ العضاة ذہبا لقسمتہ بينكم و لا تجدونى بخيلا و لا كذابا و لا جبانا"(1)
ميرى ردا مجھ كو واپس كردو كيا تم كو يہ خوف ہے كہ ميں بخل كرونگا ؟ اگر اس خار دار جھاڑى كے برابر بھى سونا ميرے پاس ہو تو ميں تم لوگوں كے درميان سب تقسيم كردوں گا تم مجھ كو بخيل جھوٹا اور بزدل نہيں پاؤگے _

صدقہ كو حقير جاننا
جناب عائشے ہ كہتى ہيں كہ : ايك دن ايك سائل ميرے گھر آيا ، ميں نے كنيز سے كہا كہ اس كو كھانا ديدو ، كنيز نے وہ چيز

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجھے دكھائي جو اس ساءل كو دينى تھى رسول اكرم (ص) نے فرمايا : اے عائشےہ تم اس كو گن لوتا كہ تمہارے لئے گنا نہ جائے_(2)
انفاق كے سلسلہ ميں اہم بات يہ ہے كہ انفاق كرنے والا اپنے اس عمل كو بڑا نہ سمجھے ورنہ اگر كوئي كسى عمل كو بہت عظيم سمجھتا ہے تو اس كے اندر غرور اور خود پسندى پيدا ہوگى كہ جو اسے كمال سے دور كرتى ہے يہ ايسى بيمارى ہے كہ جس كو لگ جاتى ہے اس كو ہلاكت اور رسوائي تك پہونچا ديتى ہے _

---

1) الوفاء باحوال المصطفى ج 2 ص 442 _
2) شرف النبى ج 69_

اس سلسلہ ميں امام جعفر صادق عليہ السلام كا ارشاد :
" رايت المعروف لا يصلح الابثلاث خصال : تصغيرہ و تستيرہ و تعجيلہ ، فانت اذا صغرتہ عظمتہ من تصنعہ اليہ و اذا سترتہ تممتہ و اذا عجلتہ ہناتہ و ان كان غير ذلك محقتہ و نكدتہ" (1)
نيك كام ميں بھلائي نہيں ہے مگر تين باتوں كى وجہ سے اس كو چھوٹا سمجھنے ، چھپا كر صدقہ دينے اور جلدى كرنے سے اگر تم اس كو چھوٹا سمجھ كر انجام دو گے تو جس كے لئے تم وہ كام كررہے ہو اس كى نظر ميں وہ كام بڑا شمار كيا جائيگا اگر تم نے اسے چھپا كر انجام ديا تو تم نے اس كام كو كمال تك پہونچا ديا اگر اس كو كرنے ميں جلدى كى تو تم نے اچھا كام انجام ديا اس كے علاوہ اگر دوسرى كوئي صورت اپنائي ہو تو گويا تم نے (اس نيك كام) كو برباد كرديا _
اس طرح كے نمونے اءمہ كى سيرت ميں جگہ جگہ نظر آتے ہيں ،رات كى تاريكى ميں روٹيوں كا بورا پيٹھ پر لاد كر غريبوں ميں تقسيم كرنے كا عمل حضرت اميرالمومنين اور معصومين عليہم السلام كى زندگى ميں محتاج بيان نہيں ہے _

---

1) (جامع السعادہ ج 2 ص 135)_

رسول خدا (ص) كى كمال سخاوت يا ايثار
جود و سخاوت ميں ايثار كا سب سے بلند مرتبہ ہے مال كو احتياج كے باوجود خرچ كردينے كا نام ايثار ہے اسى وجہ سے اس كى تعريف قرآن مجيد ميں آئي ہے :
"و يوثرون على انفسہم و لو كا ن بہم خصاصہ "'(1)
وہ خود چاہے كتنے ہى ضرورت مند كيوں نہ ہوں دوسروں كو اپنے اوپر مقدم كرتے ہيں_
بے بضاعتى كے عالم ميں سخاوت كرنا ايثار سے بہت قريب ہوتا ہے اسى وجہ سے غنى كے حالت ميں بخشش و عطا كرنے سے زيادہ اس كى فضيلت ہے ، امام جعفر صادق سے پوچھا گيا كہ كون سا صدقہ زيادہ بہتر ہے ؟ تو آپ نے فرمايا :
"جہد المقل اما سمعت قول اللہ عزوجل و يوثرون على انفسہم ولو كان بہم خصاصة" (2)
وہ صدقہ جو تنگ دست انسان ديتا ہے وہ سب سے بہتر ہے كيا تم نے خدا كا يہ قول "ويوثرون على ..." نہيں سنا كہ لوگ خود نيازمند ہونے كے باوجود دوسروں كو ترجيح ديتے ہيں_
پيغمبر (ص) كى ازدواج ميں سے ايك بيوى نے بتايا كہ آپ (ص) نے آخر وقت تك كبھى بھى مسلسل

---

1) (سورہ حشر 9)_
2) (جامع السعادات ج 2ص 123 مطبوعہ بيروت) _

تين دن تك سير ہوكر كھانا نہيں كھايا اگر ہم چاہتے تو بھوكے نہ رہتے مگر ہم نے ايثار سے كام ليا (1) منقول ہے كہ رسول اللہ (ص) كے پاس ايك صحابى آئے ان كى شادى ہوچكى تھى اور ضرورت مند تھے انہوں نے آپ(ص) سے كچھ طلب كيا آپ (ص) عايشہ كے گھر ميں تشريف لے گئے اور پوچھا كہ گھر ميں كچھ ہے كہ اس دوست كى كچھ مدد كريں عائشےہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے کہا میرے گھر میں ایک زنبیل میں کچھ آٹا رکھا ہے ، آپ (ص) نے وہ زنبیل مع آٹے کے اس صحابی کے حوالہ کردی پھر اس کے بعد گھر میں کچھ بھی نہ رہا(2)

دو طرح کے مساءل

الف _ ساءل کے سوال کا جواب

آپ(ص) کی بے پناہ سخاوت اور بخشش اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ آپ (ص) کسی ساءل کو خالی ہاتھ واپس کردیں _" ماسءل رسول اللہ شيءا قط فقال لا"(3)رسول(ص) نے کبھی کسی ساءل کے جواب میں انکار نہیں کیا اور یہ صفت آپ میں اسقدر راسخ تھی کہ اگرگھر میں کچھ نہیں ہوتا تھا تب بھی آپ (ص) کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتے تھے _

----

1) (جامع السعادات ج 2ص 122) _

2) (شرف النبی (ص) ص 70) _

3) (الوفاء باحوال المصطفی ج 2ص 441)_

عمر نقل کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آپ(ص) کی خدمت میں آیا اور اس نے آپ سے کچھ طلب کیا آپ(ص) نے فرمایا: میرے پاس کچھ نہیں ہے تم جاو خرید لو اور حساب میرے نام لکھوا دو ، جب میرے پاس ہوگا تو میں ادا کرونگا ، عمر نے کہا اے اللہ کے رسول جس چیز پر آپ (ص) قادر نہیں ہیں اللہ نے اس کی تکلیف آپ (ص) کو نہیں دی ہے عمر کہتے ہیں کہ آپ (ص) اس بات سے ناراض ہوگئے _

اس شخص نے کہا آپ (ص) عطا فرمائیں اور خدا کی طرف سے کم دیئےانے پر رنج نہ کریں حضرت مسکرائے اور آپ (ص) کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمودار ہوگئے(1)

ب _ کام کرنے کی ترغیب

دوسری طرفرسول (ص) اکرم سستی ، کاہلی کو ختم کرنے اور سوال کرنے کی عادت چھڑانے کیلئے سوال کرنے والوں کو خود محنت کر کے رزق حاصل کرنے کی تعلیم دیتے تھے _

ایک صحابی کا بیان ہے کہ جب میں تنگ دست ہوگیا میری بیوی نے کہا کاش آپ پیغمبر (ص) کے پاس جا کر ان سے کچھ لے آتے وہ صحابی حضور کے پاس آئے جب آپ (ص) نے ان کو دیکھا تو فرمایا کہ جو مجھ سے کچھ مانگے گا میں اس کو عطا کروں گا لیکن اگر بے نیازی کا ثبوت دیگا تو خدا اس کو بے نیاز کردیگا ، صحابی نے اپنے دل میں کہا کہ حضور میرے ہی بارے میں باتیں کررہے ہیں ، اس نے واپس لوٹ کر بیوی سے پورا واقعہ بیان

----

1) (مکارم اخلاق ص 18) _

کیا تو بیوی نے کہا وہ باتیں تمہارے بارے میں نہیں تھیں تم جاکرپیغمبر(ص) سے اپنی حالت تو بیان کرو وہ صحابی دوبارہ پیغمبر (ص) کی پاس پہونچے ، اس مرتبہ بھی ان کو دیکھ کرحضور(ص) نے وہی جملہ دہرایا اس طرح تین دفعہ یہ واقعہ پیش آیا تیسری دفعہ کے بعد اس شخص نے کسی سے ایک کلہاڑی مانگی اور لکڑی کاٹنے کیلئے نکل کھڑا ہوا لکڑیاں شہر لاتا اور ان کو بیچ ڈالتا تھا آہستہ آہستہ وہ صاحب ثروت بن گیا پھر تو اس کے پاس بوجھ ڈھونے اور لکڑی اٹھانے والے جانور بھی ہوگے ، بڑی خوشحالی آگئي ایک دن وہ پیغمبر (ص) کے پاس پھر پہنچے اور آپ (ص) سے سارا واقعہ بیان کردیا آپ (ص) نے فرمایا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ جو مجھ سے مانگے گا میں عطا کرونگا لیکن اگر کوئي بے نیازی و خود داری سے کام لیگا تو خدا اسکو بے نیاز کردیگا(1)

دوسری روایت میں ہے :

"و کان (ص) اذا نظر الی رجل فاعجبہ قال ... ہل لہ حرفة ; فان قیل لا قال: سقط من عینی ، قیل ، کیف ذلك یا رسول اللہ (ص)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال (ص) : لان المومن اذ لم يكن لہ حرفة يعيش بدينہ"(2)
جب رسول خدا (ص) كسى كى طرف ديكھتے تو اس سے سوال كرتے كہ اس كے پاس كوئي كام ہے وہ كوئي فن و ہنر جانتا ہے ؟ اگر كہا جاتا كہ نہيں تو آپ (ص) فرماتے كہ

----
1) (اصول كافى ج2 ص 112باب القناعہ مطبع اسلاميہ عربى) _
2) (بحار ج 103 ص 9) _

يہ ميرى نظروں سے گر گيا ، لوگ سوال كرتے كہ اے اللہ كے رسول (ص) ايسا كيوں ہے تو آپ (ص) فرماتے تھے كہ اگر مومن كے پاس كوئي فن اور ہنر نہ ہو تو وہ اپنے دين كو ذريعہ معاش بناليتا ہے_

پيغمبر (ص) كى بخشش كے نمونے
لباس كا عطيہ
ايك دن ايك عورت نے اپنے بيٹے سے كہاكہ پيغمبر(ص) كے پاس جاؤ ان كى خدمت ميں سلام عرض كرنا اور كہنا كہ كوئي كرتا ديديں تا كہ ميں اس سے قميص بنالوں ، پيغمبر (ص) نے فرمايا ميرے پاس كرتا تو نہيں ہے شايد كہيں سے آجائے (تو ميں ديدونگا) لڑكے نے كہا ميرى ماں نے كہا ہے كہ آپ (ص) اپنى ردا دے ديجئے ميں اس كا پيراہن بنالوں گى ، آپ (ص) نے فرمايا مجھے اتنى مہلت دو كہ ميں حجرہ ميں جا كر ديكھ لوں ، پيغمبر (ص) حجرہ ميں تشريف لے گئے اور اپنى ردا لاكر اس لڑكے كے حوالہ كردى ، وہ لڑكا ردا ليكر اپنے گھر چلاگيا _(1)
ايك دن كچھ ايسے افراد پيغمبر (ص) كے پاس آئے جن كے جسم پر لباس نہيں تھا اور انہوں نے آنحضرت (ص) سے لباس كا مطالبہ كيا آپ (ص) گھر ميں تشريف لے گئے وہاں كچھ بھى نہيں تھا

----
1) (شرف النبى ص 78) _
جناب فاطمہ كے پاس صرف ايك پردہ تھا جس سے كوئي سامان ڈھكا ہوا تھا آپ (ص) نے فرمايا بيٹى كيا تم يہ چاہتى ہو كہ اس پردہ كے ذريعہ دوزخ كى آگ كو ٹھنڈا كرو؟ فاطمہ(س) نے جواب ديا ، جى ہاں ، پيغمبر (ص) نے اس پردہ كے كئي ٹكڑے كر كے غريبوں ميں تقسيم كرديا تا كہ وہ اپنا جسم چھپاليں(1)
ايك با بركت درہم
ايك دن آٹھ درہم ليكر پيغمبر (ص) اكرم بازار تشريف لے گئے راستہ ميں آپ نے ديكھا كہ ايك كنيز كھڑى رو رہى ہے ، آپ (ص) نے رونے كا سبب پوچھا اس نے بتايا كہ ميرے آقا نے مجھے دو درہم ديكر كچھ خريدنے كيلئے بھيجا تھا وہ دونوں درہم كھو گئے آپ (ص) نے دو درہم اس عورت كو دے ديئے اور خود چھ در ہم ليكر بازار كى طرف چلے گئے ، چار درہم كا ايك پيراہن خريد كر آپ (ص) نے پہن ليا (ص) راستہ ميں ايك نحيف و لاغر انسان نظر آيا جس كا جسم برہنہ تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا كن ہے جو مجھ كو ايك كرتا پہنا دے خدا اس كو بہشت ميں جنت كے حلے عطا كريگا ، آپ (ص) نے وہ لباس جسم سے اتار كر اسكو پہنا ديا دوبارہ آپ (ص) بازار تشريف لے گئے اس مرتبہ آپ (ص) نے دو درہم كا ايك لباس خريدا _

----
1) (شرف النبى ص 75) _

واپسى پر آپ(ص) نے دوبارہ اسى كنيز كو راستے ميں روتے ہوئے ديكھا ، سوال كرنے پر اس نے بتايا كہ جو خريدنا تھا وہ تو ميں خريد چكى ليكن اب گھر جانے ميں مجھے دير ہوگئي ہے مجھے خوف ہے كہ دير سے گھر پہونچنے پر كہيں ميرا آقا مجھے سزا نہ دے _
آپ (ص) نے فرمايا مجھ كو اپنے گھر لے چل جب آپ (ص) اس انصارى كے گھر پہونچے تو وہاں مرد موجود نہ تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صرف عورتیں تھیں آپ(ص) نے ان کو سلام کیا انہوں نے آپ (ص) کی آواز پہچان لی مگرجواب نہیں آیا ، یہاں تك کہ پیغمبر (ص) نے ان کو تین بار سلام کیا سب نے مل کر جواب دیا : علیکم السلام ورحمة اللہ و برکاتہ اور کہا اے اللہ کے رسول (ص) ہمارے ماں باپ آپ(ص) پر فدا ہوجائیں ، آپ(ص) نے فرمایا: کیا تم نے میری آواز نہیں سنی تھي؟ عورتوں نے جواب دیا کیوں نہیں ، مگر ہم چاہتے تھے کہ ہم پر اور ہمارے خاندان پر آپ(ص) کا زیادہ سلام ہوجائے _ آپ (ص) نے فرمایا تمہاری کنیز کو پہنچے میں دیر ہوگئي ہے وہ تم ڈر رہی ہے اس کی سزا معاف کردو ، سب نے ایك ساتھ کہا ہم نے آپ(ص) کی سفارش قبول کی اس کی سزا معاف ہوئي اور آپ(ص) کے مبارك قدم اس گھر تك آنے کی وجہ سے ہم نے اس کو آزاد کیا _

رسول (ص) خدا واپس ہوگئے اور آپ (ص) نے فرمایا اس سے زیادہ پر برکت میں نے دوسرے آٹھ درہم نہیں دیکھے ایك خو فزدہ کنیز کے خوف کو اس نے دور کیا اس کو آزاد کیا اور دو افراد کی ستر پوشی ہوگئي (1)

----

1) (شرف النبی ص 70) _

سخاوت مندانہ معاملہ

منقول ہے کہ ایك دن رسول خدا (ص) جناب جابر کے ساتھ ان کے اونٹ پر بیٹھ کر کہیں چلے جار ہے تھے آپ(ص) نے جابر نے فرمایا اس اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کردو جابر نے کہا میرے ماں باپ آپ(ص) پر فدا ہوجائیں اے اللہ کے رسول ، یہ اونٹ آپ (ص) ہی کا ہے ، آپ(ص) نے فرمایا نہیں میرے ہاتھوں فروخت کرو ، جابر نے کہا میں نے فروخت کیا آپ(ص) نے بلال سے کہا کہ اس کی قیمت ادا کردو جابر نے پوچھا اونٹ کس کے حوالہ کروں ؟ آپ(ص) نے فرمایا اونٹ اور اس کی قیمت دونوں تم اپنے ہی پاس رکھو خدا تمہارے لئے اس کو مبارك قرار دے(1)

----

1) (شرف النبی ص 69 _ 68)_

خلاصہ درس

1) پیغمبر (ص) نے فرمایا کہ خدا نے میری تربیت کی ہے اور میں نے علی کی تربیت کی ہے خدا نے مجھے سخاوت اور نیکی کا حکم دیا بخل اور جفا کاری سے روکا خدا کے نزدیك بخل اور بد اخلاقی سے زیادہ بد کوئي چیز نہیں ہے برے اخلاق عمل کو اس طرح فاسد کردیتے ہیں جس طرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے _

2) اخلاق کے سلسلہ میں جس بات پر زیادہ دھیاں دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ بخشش و عطا کرنے والا اس کو اپنی نظر میں بہت بڑا کارنامہ نہ سمجھ بیٹھے _

3) جود و سخاوت کا سب سے بلند درجہ ایثار ہے اور احتیاج کے باوجو دمال کو خرچ کردینے کا نام ایثار ہے پیغمبر اکرم (ص) میں یہ صفت بدرجہ اتم موجود تھی _

4) رسول خدا (ص) کے سامنے دوطرح کے مساءل تھے

الف _ ساءل کے سوال کا جواب

ب _ لوگوں کو کام کرنے کی ترغیب دلانا

سوالات :

1_ صدقہ کو اگر چھوٹا سمجھا جائے تو صدقہ دینے والے پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے ؟

2_ امام جعفر صادق نیك کام کیلئے تین خصلتوں کو شرط جانتے ہیں وہ تین خصلتیں کون کون سی ہیں ؟

3_ ایثار کے کیا معنی ہیں ؟

4_ ساءل کے ساتھ رسول خدا کی کیا سیرت تھی تفصیل سے بیان فرمائیے

5_ پیغمبر (ص) کی بخشش و عطا کے دو نمونے بیان فرمائیے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پندرہواں سبق:
(دعا)

"وقل رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا "(1)
ای رسول (ص)) آپ (ص) یہ دعا مانگا کریں کہ اے میرے پروردگار مجھے (جہاں) پہونچا اچھی طرح پہونچا اور مجھے (جہاں سے) نکال اچھی طرح نکال اور مجھے ایسی روشن حجت و بصیرت عطا فرما جو میری مدد گار ہو _
اس حصہ میں آپ کے سامنے پیغمبر اکرم حضرت محمد بن عبداللہ (ص) کی دعا کے وہ نمونے ہیں جو آپ(ص) کا دعاوں سے انس و محبت کا پتہ دیتے ہیں اور آپ (ص) کے پیرو کاروں کو آپ(ص) سے دعا سیکھنے کا سلیقہ عطا کرتے ہیں _

دعا کیا ہے :

----
1) (اسراء 80) _

لفظ " دعا " یدعو کا مصدر ہے اور لغت کے اعتبار سے پکارنے ، بلانے اور دعوی کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کی جمع ادعیہ ہے (فرہنگ جدید عربی بہ فارسی ص 157) لفظ دعا استغاثہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے (1) جس کے ذریعہ خدا کو حاجتیں پوری کرنے کیلئے پکارا جائے اصطلاح میں اس کو دعا کہتے ہیں _ فرہنگ جدید عربی _ فارسی ص 157 خدا کی بارگاہ میں تضرع و زاری کے معنی میں لفظ دعا استعمال کیا جاتا ہے(2) جو چیز خدا کے پاس ہے اس کو تضرع و زاری کے ذریعہ طلب کرنے کو بھی دعا کہتے ہیں_(3)دعا کے دوسرے معنی بھی بیان کئے گئے ہیں

دعا کی اہمیت اور اس کا اثر :
آیا ت و روایات میں جس طرح علم ، فکر سعی اور کوشش کی تاکید کی گئي ہے ویسے ہی دعا کی بھی تاکید بھی کی گئي ہے_
قرآن مجید میں مومن کو خدا کی بارگاہ میں دعا درخواست اور توسل کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ(4) معصومین (ع) سے مروی معتبر روایتوں میں بھی دعا کے مقام کو

----
1) (فرہنگ جدید عربی _ فارسی ص 157) _
2) (لسان العرب ج 14 ص 257)_
3) (تاج العروس ج 10 ص 126)_
4) (بقرہ آیہ 250 _ 286، 186، یونس 88، غافر60)_

بیان کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مقام اللہ تعالي کے نزدیك بلاء و آفات کے دور ہونے اور قضا و قدر کے تبدیل ہونے تك بلند ہے _ رسول اسلام (ص) فرماتے ہیں :
"ادفعوا ابواب البلاء بالدعاء "(1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعا کے ذریعہ بلا و مصیبت کا دروازہ اپنے اوپر بند کرلو_
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں :
"الدعا یرد القضاء بعد ما ابرم ابراما "(2)
قضا کے یقینی ہوجانے کے بعد بھی دعا قضا کو پھیر دیتی ہے_
پیغمبر اکرم (ص) کی چند چھوٹی چھوٹی حدیثیں ملاحظہ ہوں :
"الدعا ہو العباد ہ"(3)

دعا عبادت ہے _
"ما من شیی اکرم علی اللہ تعالي من الدعا" (4)
خدا کے نزدیك دعا سے زیادہ کوئي شئے مکرم نہیں ہے _
"الدعا مخ العبادة و لا یہلك مع الدعاء احد "(5)
حقیقت عبادت دعا ہے جو شخص دعا کرتا ہو وہ ہلاك نہیں ہوتا _

----

1) (بحار ج 93 ص 288)_
2) (اصول کافی ج 2 ص 47) _
3) (لسان العرب ج 14 ص 257)_
4) (میزان الحکمہ ج 3 ص 246)_
5) (بحار الانوار ج 93 ص 300) _

ایك دن پیغمبر اکرم (ص) نے اپنے اصحاب سے فرمایا:
"الا ید لکم علي سلاح ینجیکم من اعداءکم "
کیا میں تم کو ایسے ہتھیارکا پتہ بتاوں جو تم کو دشمن کے شر سے نجات دے؟
اصحاب نے کہا کیوں نہیں ، اے اللہ کے نبی آنحضرت (ص) نے فرمایا:
" تدعون ربکم باللیل و النہار فان سلاح المومن الدعاء"(1)
اپنے خدا کو شب و روز پکارتے رہو اسلئے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے_
دعا کی اہمیت کے سلسلہ میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انسان دعا کے ذریعہ مبدا ہستی "خدا"سے ہم کلام ہوتا ہے خدا کی لازوال قدرت پر بھروسہ اور اس سے ارتباط مشکلات پر غلبہ حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ، اس لئے کہ خدا پر بھروسہ کرنے کے بعد انسان دوسری قوتوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے _
مصاءب سے مقابلہ کرنے کے لئے دعا کرنے والے میں دعا استقامت اور روحی تقویت کا باعث بنتی ہے دعا کرنے والے انسان کے دل میں امید کی کرن ہمیشہ جگمگاتی رہتی ہے اور وہ آءندہ کے لئے لولگائے رہتا ہے_
ان تمام باتوں زیادہ اہم یہ ہے کہ معبود سے راز و نیاز کرتے ہوئے جو دعا کی جاتی ہے وہ روح انسانی کے کمال میں موثر ہوتی ہے ، خدا سے محبت کے ساتھ راز و نیاز اور عشق کے ساتھ گفتگو کے موتی کی قدر و قیمت دنیا اوردنیا کی ساری چیزوں سے زیادہ ہے_

----

1) (اصول کافی ج 2 ص 468) _

دعا کے وقت آنحضرت (ص) کی کیفیت :
آداب دعا کی رعایت سے قبولیت کا راستہ ہموار ہوتا ہے بارگاہ خداوندی میں دعا کرنے کا ایك طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان تضرع و زاری سے دعا کرے حضور نبی کریم (ص) کی دعا کے وقت کی کیفیت میں لکھا گیا ہے کہ :
"کان (ص) یرفع یدیہ ، اذا ابتہل و دعا کما یستطعم المسکین "(1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو بلند فرماتے تھے اور رو رو کر کسی مسکین کی طرح خدا سے حاجت طلب کرتے تھے_

عبادت کے اوقات میں دعا

اذان کے وقت کی دعا :

مسلمانوں کو جن چیزوں کی تاکید کی گئي ہے ان میں سے ايك چیز اذان ہے ، اس کی اہمیت کے لئے بس اتنا جاننا کافی ہے کہ مسلمان دن رات میں کئي بار گلدستہ اذان سے آواز اذان سنتا ہے ، جو کہ نماز اور شرعی اوقات کیلئے ايك اعلان کی حیثیت رکھتی ہے ، اسی وجہ سے صدر اسلام میں موذن کا بڑا بلند مرتبہ تھا ، پہلے موذن کی حیثیت سے حضرت بلال کا نام آج

----

1) (سنن النبی مرحوم علامہ طباطبائي ص 315)_

بھی تاریخ کی پیشانی پر جگمگا رہا ہے ، رسول خدا (ص) جب موذن کی آواز سنتے تو اذان کے کلمات کو دہرا تے جاتے تھے(اذان کے جملوں کو دہرانے کا عمل " حکایت اذان" کہلاتا ہے اور یہ مستحب ہے) اور جب موذن حی علی الصلوۃ ، حی علي الفلاح ، حی علي خير العمل کہتا ہے تو آپ (ص) لا حول و لا قوۃ الا باللہ فرماتے تھے ، جب اقامت ختم ہوجاتی تو آپ فرماتے : _

"اللہم رب ہذہ الدعوہ التامۃ و الصلوۃ القاءمہ،اعط محمدا سولہ یوم القیمۃ وبلغہ الدرجۃ الوسیلۃ من الجنۃ وتقبل شفاعۃ فی امتہ"(1)

اے وہ خدا جو اس دعوت تام اور قاءم ہونے والی نماز کا پروردگار ہے قیامت کے دن محمد(ص) کی خواہشوں کو پورا فرما اور اس درجہ تك پہونچا جو وسیلہ جنت ہے اور امت کی شفاعت کو ان سے قبول فرما _

نماز صبح کے بعد :

نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تك آنحضرت (ص) خداکی بارگاہ میں راز و نیاز اور دعا میں مشغول رہتے تھے، امیرالمؤمنین علی (ع) لوگوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کے بارے میں سننے کیلئے آپ (ص) کے پیچھے لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ جاتے تھے اور لوگ اپنی ضرورتیں آپ (ع) کیسا منے پیش کرتے تھے _(2)

----

1) (سنن النبی ص 329 منقول از دعاءم الاسلام ج 1 ص 146)_

2) (سنن النبی ص 336)_

نماز ظہر کے بعد :

حضرت علی (ع) سے مروی ہے کہ جب آنحضرت (ص) نماز ظہر تمام کر لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

" لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم ، لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم والحمدللہ رب العالمین ، اللہم انی اسءلك موجبات رحمتك و عزاءم مغفرتك و الغنیمۃ من كل خیر و السلامۃ من كل اثم ، اللہم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ و لا ہما الا فرجتہ و لا كربا الا كشفتہ و لا سقما الا شفیتہ و لا عیبا الا سترتہ و لا رزقا الا بسطتہ و لا خوفا الا آمنتہ و لا سوء الا صرفتہ و لا حاجۃ ہی لك رضا ولی فیہا صلاح الا قضیتہا یا ارحم الراحمین آمین رب العالمین "(1)

سوائے بزرگ اور حلیم خدا کے كوئي خدا نہیں ہے ، عرش عظیم کے پیدا کرنے والے خدا کے سوا كوئي خدا نہیں ہے ، حمد و سپاس اسی خدا سے مخصوص ہے جو عالمین کا پیدا کرنے والا ہے میرے مالك میں تجھ سے وہ چیز مانگ رہا ہوں جو تیری رحمت و مغفرت کا باعث ہو ، پالنے والے مجھے تمام نیکیوں سے بہرہ مند کردے اور ہر گناہ سے مجھ کو بچالے پالنے والے تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے ، میرے غم و اندوہ کو ختم کردے ، سختیوں کو میرے لئے آسانی کردے میرے سارے رکھ درد کو شفا عطا کر ، عیوب کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) (سنن النبی ص 236و 237)_

چھپالے رزق کو کشادہ کردے خوف کو امن (بے خوفي) میں تبدیل کردے ، میری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے ، میں یہ چاہتا ہوں کہ تو میری ہراس خواہش کو پورا فرما جس میں تیری رضامندی اور میری بھلائي ہو ، اے مہربانی کرنے والوں میں سب سے زیادہ مہربان _ آمین یا رب العالمین _

سجدے میں دعا :

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں کہ سجدہ میںآنحضرت (ص) فرماتے تھے:

"اللہم ان مغفرتك اوسع من ذنوبی و رحمتك ارجی عندی من عملی فاغفرلی ذنوبی یا حیا لا یموت "(1)

خدایا تیری بخشش میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیك میرے عمل سے زیادہ امید بخش ہے پس میرے گناہوں کو معاف کردے اے ایسے زندہ رہنے والے خدا ، موت جس تك نہیں پہنچ سکتی _

دعا اور روزمرہ کے امور

صبح و شام :

خدا کی بارگاہ میں پیغمبر (ص) نے ہمیشہ اپنے کو نیازمند سمجھا اور کبھی بھی آپ (ص) خدا سے غافل

----

1) (سنن النبی ص 337)_

نہیں ہوئے ، رات کے وقت خاك پر اپنا چہرہ رکھ کر فرماتے تھے :

"الہی لا تکلنی الي نفسی طرفة عین ابدا "

خدا ایك پلك جھپکنے کی مدت کیلئے بھی مجھ کو میرے نفس کے حوالہ نہ کرنا _

آنحضرت (ص) صبح کا آغاز دعا سے کرتے اور شام کو دعا پڑھ کر بستر پر آرام کرنے کیلئے لیٹتے تھے، صبح کو فرماتے :

" اللہم بك اصبحنا و بك امسینا بك نحیا و بك نموت و الیك المصیر" (1)

خدایا میں نے تیری مدد سے صبح کی اور تیری مدد سے میں نے رات گزاری تیری وجہ سے میںزندہ ہوں اور جب تو چاہے گا تب میں مروں گا اور ہر شئي کی بازگشت تیری طرف ہے_

کھانے کے وقت کی دعا :

جب دستر خوان بچھایا جاتا تو آپ(ص) فرماتے :

"سبحانك اللہم ما احسن ما تبتلینا سبحانك ما اکثر ما تعطینا سبحانك ما اکثر ما تعافینا اللہم اوسع علینا و علی فقراء المومنین والمومنات و المسلمین و المسلمات "(2)

----

1) (الوفاء باحوال المصطفي ج 2 ص 574)_

2) (سنن النبی ص 323) _

اے میرے اللہ تو پاك و پاکیزہ ہے وہ کتنی اچھی بات ہے جس کے ذریعے تو نے ہم کو آزمایا ، تونے جو ہم کو عطا کیا ہے وہ کتنا زیادہے ، جو عافیت تو نے ہم کو دی ہے دہ کتنی زیادہ ہے ، خدا ہمارے اور اہل ایمان اور اہل اسلام کے فقراء کی روزی میں کشادگی عطا فرما _

جب کھانا سامنے آتا تو آپ (ص) فرماتے :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

" بسم اللہ ، اللہم اجعلہا نعمة مشکورة تصل بہا نعمة الجنة" (1)
شروع کرتاہوں میں اللہ کے نام سے ، خدایا اس کھانے کو نعمت مشکور قرار دے اور بہشت کی نعمت سے متصل کردے_
جب کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو فرماتے :
"بسم اللہ بارك لنا فیما رزقتنا و علیك خلفہ "(2)
شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے ، پالنے والے جو روزی تونے ہم کو دی ہے اس میں برکت دے اور مزید روزی عنایت فرما _
جب کھانے کا برتن اٹھاتے تو فرماتے :
"اللہم اکثرت و اطبت و بارکت فاشبعت و ارویت الحمد اللہ الذی یطعم و لا یطعم "(3)

----

1) (سنن النبی ص 323)_
2) (سنن النبی ص 323) _
3) (سنن النبی 324) _

پالنے والے تو نے ہم کو اپنی کثیر نعمتیں عطا کیں ان نعمتوں کو پاکیزہ اور مبارك قرار دیا ، سیر و سیراب کیا ، حمد و ستائشے اس خدا کیلئے ہے جو کھلاتا ہے لیکن کھاتا نہیں ہے _

وقت خواب کی دعا :
آنحضرت (ص) داہنی کروٹ لیٹ کر اپنا داہنا ہاتھ اپنے چہرہ کے نیچے رکھ کر فرماتے تھے:
" اللہم قنی عذابك یوم تبعث عبادك"(1)
پالنے والے جس دن تو اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھانا اس دن ہم کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا _
دوسری روایت ہے کہ آپ (ص) فرماتے تھے:
" بسم اللہ اموت واحیی و الی اللہ المصیر، اللہم آمن روعتی و استر عورتی وادعنی امانتی "(2)
میری موت و حیات خدا ہی کے نام سے ہے اور اسی کی طرف تمام مخلوقات کی بازگشت ہے خدایا میرے خوف کو امن امین بدل دے میرے عیب کو چھپالنے اور وہ امانت جو تو نے مجھے دی ہے وہ تو ہی ادا کردے_

----

1) (سنن النبی ص 320_322)_
2) (سنن النبی ص 322) _

وقت سفر کی دعا :
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں جب کسی سفر میں پیغمبر (ص) اپنی سواری سے نیچے اترتے تو خدا کی تسبیح پڑھتے جب سواری پر سوار ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب رات آجاتی تو فرماتے:
" ارض ربی و ربك اللہ ، اعوذ من شرك و شر ما فیك و شر ما یدب علیك و اعوذ باللہ من اسد و اسود و من الحیة و العقرب ساکن البلدو والد و ما ولد "(1)
اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے تیرے شر سے اور جو شئي تیرے اندر موجود ہے اس کے شر سے اور جو چیزیں تیرے اوپر حرکت کر رہی ہیں ان کے شر سے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اسی طرح ہر درندہ اور ڈسنے والے کے شر سے ہر سانپ بچھو کے شر سے اور ہر اس شخص کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس دیار میں آباد ہے اسی طرح میں ہر والد اور اس کے فرزند کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں _
جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے:
" اللہم لك الحمد علی حفظك ایای فی سفری و حضری "(2)
پالنے والے تو سفر و حضر میں میری حفاظت کرتا ہے اس لئے میں تیری حمد بجا لاتا ہوں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

---

1) (سنن النبی ص 318)_

2) (مکارم الاخلاق ص 360)_

مسافر کو رخصت کرتے وقت کی دعا:

رسول اکرم (ص) سے مسلمانوں کو اتنی محبت تھی کہ جب آپ (ص) سفر کیلئے نکلتے تو مسلمان آپ (ص) کو رخصت کرنے کیلئے آتے تھے پیغمبر (ص) رخصت ہوتے وقت ان کیلئے دعا فرماتے تھے _

کسی کو رخصت کرتے وقت آنحضرت (ص) جو دعا پڑھتے تھے اس کو امام جعفر صادق (ع) نے نقل فرمایا ہے :

"رحمکم الله و زودکم الله التقوي و وجہکم الی کل خیر و قضی لکم کل حاجة و سلم لکم دینکم و دنیاکم و ردکم سالمین الی سالمین" (1)

خدا تم پر رحم کرے اور تمہارے تقوی میں اضافہ فرمائے : کارہائے خیر کی طرف تمہارے رخ موڑ دے ، تمہاری تمام حاجتیں پوری کردے ، تمہارے دین و دنیا کو سلامت رکھے تم کو تمہارے گھر تك صحیح و سالم اس حال میں واپس لائے کہ تمہارے گھر والے بھی صحت و عافیت سے ہوں_

---

1) (محاسن ص 354)_

خلاصہ درس

1) لفظ " دعا " مصدر ہے جو کہ " دعا یدعو" سے مشتق ہے _ لغت کے اعتبار سے اس کے معنی بلانے اور آواز دینے کے ہیں اس کی جمع " ادعیہ " ہے اسی طرح دعا کو استغاثہ کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے_

2) اصطلاح میں جس کے ذریعہ خدا کو ضرورتیں پوری کرنے کیلئے پکارا جائے اسے دعا کہتے ہیں یا خدا کے پاس جو ذخیرہ ہے اس کو حاصل کرنے کیلئے تضرع و زاری کرنے کا نام دعا ہے_

3) زیارات و روایات میں جس طرح علم ، فکر ، سعی اور کوشش کے بارے میں تاکیدکی گئي ہے اسی طرح دعا کے سلسلہ میں بھی بڑی تاکید وارد ہوئي ہے_

4)رسول خدا (ص) نے بھی دعا کو بہت اہمیت دی ہے آپ(ص) دعا کی حالت میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے کسی مسکین کی طرح خدا سے اپنی حاجت طلب کرتے تھے_

5)پیغمبر (ص) نے خدا کی بارگاہ میں دعا کرنے سے کبھی بھی اپنے کو بے نیاز نہیں کیا آپ رات دن صبح و شام کھانا کھانے کے وقت بستر پر لیٹتے اور سفر میں جاتے وقت دوستوں کو وداع کرتے وقت خدا کی بارگاہ میں دعا کیا کرتے تھے_

سوالا ت

1_ دعا کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے؟

2_دعا کی اہمیت کے بارے میں ایك روایت بیان کیجئے؟

3_دعا کے وقت رسول اکرم (ص) کی کیا کیفیت ہوتی تھی ؟

4_ رسول اکرم دعا کو کتنی اہمیت دیتے تھے اس کا ایك نمونہ پیش کیجئے؟

سولہواں سبق:

سولہواں سبق:
(خاص جگہوں پر پڑھی جانیوالی دعا)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت پڑھی جانیوالی دعا
حضرت علی (ع) فرماتے ہیں کہ رسول خدا (ص) جب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے تو اس وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے :
"اللهم افتح لی ابواب رحمتك" (1)
میرے اللہ میرے اوپر رحمت کے دروازے کھول دے_
مسجد سے نکلتے وقت آپ (ص) یہ دعا پڑھتے تھے :
"اللهم افتح لی ابواب رزقك "(1)
بار الہا میرے اوپر اپنے رزق کے دروازے کھول دے_

----
1) (سنن النبی ص 321)_
2) (سنن النبی ص321)_

قبرستان سے گذرتے وقت کی دعا
امام محمد باقر (ع) کا ارشاد ہے : جب رسول اکرم قبرستان کی طرف سے گذرتے تو یہ دعا پڑھتے:
"السلام علیکم من دیار قوم مؤمنین و انا انشاء الله بکم لاحقون"(1)
مؤمنین کی طرف سے تم پر سلام ہو، جب خدا چاہیگا ہم بھی تم سے مل جائیں گے
جمعرات کی شام کو آپ (ص) اپنے چند اصحاب کے ساتھ بقیع میں تشریف لے جاتے اور اہل قبور کی زیارت میں تین بار یہ فقرہ دہراتے تھے :
"السلام علیکم اہل الدیار رحمکم الله "(2)
اے اس دیار کے رہنے والو تم پر میرا سلام ہو خدا تم پر رحمت نازل کرے_

مخصوص اوقات کی دعا
دعائے رؤیت ہلال
علی (ع) فرماتے ہیں: جب پیغمبر نئے ماہ کا چاند دیکھتے تو ہاتھوں کو بلند کرکے فرماتے :
"بسم الله اللهم اہلہ علینا بالامن و الایمان والسلامة و الاسلام ربی و ربك الله" (3)

----
1) (کامل الزیارہ ص 332)_
2) (بحار الانوار ج 102 ص 94)_
3) (سنن النبی ص 341 منقول از امالی ج2 ص 109)_

میرے اللہ اس مہینہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام سے بہرہ ور ہونے کا مہینہ قرار دے_ اے چاند، میرا اور تیرا پروردگار خدا ہے _

ماہ رمضان کے چاند دیکھنے کے بعد کی دعا
رمضان المبارك کا چاند دیکھنے کے بعد آپ(ص) قبلہ کی طرف رخ کرکے فرماتے تھے:
"اللهم اہلہ علینا بالامن و الایمان والسلامة بالاسلام والعافیة المجللة و دفاع الاسقام والعون علی الصلوة والصیام تلاوة القرآن اللهم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سلمنا لشہر رمضان ، و تسلمہ منا و سلمنا فیہ حتی ینقضی عنا شہر رمضان و قد عفوت عنا و غفرت لنا و رحمتنا "(1)
میرے اللہ اس مہینہ کے چاند کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتي، اسلام سے بہرہ مندی اور عافیت اور بیماری سے دفاع کا چاند قرار دے اور اس کو نماز ، روزہ اور تلاوت قرآن جیسے کاموں میں مددگار بنا، پالنے والے ماہ رمضان کے اعمال کو انجام دینے کیلئے ہم کو اپنا مطیع قرار دے اور اس کو ہم سے راضی کردے ہم کو بھی اس مہینہ میں صحیح و سالم رکھ یہاں تک کہ ماہ رمضان اسی حالت میں گذر جائے کہ تیرا عفو مغفرت اور رحمت ہمارے شامل حال رہے_

----

1) (سنن النبی ص 342 منقول از تہذیب ج 4 ص 296)_

افطار کے وقت آنحضرت(ص) یہ دعا پڑھتے تھے:
"اللہم لك صمنا و علی رزقك افطرنا فتقبلہ منا ذہب الظماء و ابتلت العروق و بقی الاجر "(1)
خدایا ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے ہم نے افطار کیا پس تو ہم سے اس روزہ کو قبول فرماہم پانی اور غذا سے سیر و سیراب ہوگئے اور اس کا اجر باقی ہے _

دعائے روز عرفہ

ایام حج میں ، عبادت اور دعا و مناجات کیلئے بہترین ، جگہ " عرفات " کا میدان ہے پیغمبر (ص) اور اءمہ معصومین اس دن کو بہت اہمیت دیتے تھے_
امام حسین (ع) کی دعائے عرفہ اس دن کی عظمت و اہمیت کو بیان کرتی ہے ، نیز بتاتی ہے کہ روز عرفہ دعا کیلئے ہے ،پیغمبر(ص) فرماتے ہیں : روز عرفہ کی بہترین دعا اور میرا اور تمام انبیاء کا بہترین کلام یہ ہے :
"لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ ، لہ الملك و لہ الحمد و ہو علی كل شيء قدیر "(2)

----

1) (فروع کافی ج4 ص 5 مطبوعہ بیروت)_
2) (الوفاء واحوال المصطفی ج2 ص 524)_

اللہ کے سوا کوئي معبود نہیں حکومت اور ستایش اسی کیلئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے _

سال نو کی دعا

سید ابن طاووس نے حضرت امام رضا (ع) اور آپ نے اپنے اباء و اجداد سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ماہ محرم سے پہلے رسول اکرم (ص) دو رکعت نماز پڑھتے اور ہاتھوں کو بلند کرکے فرماتے تھے :
" اللہم انت الا لہ القدیم و ہذہ سنة جدیدة فاسءلك فیہا العصمة من الشیطان و القوة علی ہذہ النفس الامارة بالسوء و الاشتغال بما یقربنی الیك یا کریم، یا ذالجلال والاکرام ، یا عماد من لا عماد لہ ، یا ذخیرة من لا ذخیرة لہ ، یا حرز من لا حرز لہ ، یا غیاث من لا غیاث لہ ، یا سند من لا سند لہ ، یا کنز من لا کنز لہ ، یا حسن البلاء یا عظیم الرجاء، یا عز الضعفاء ، یا منقذ الغرقی یا منجی الہلکي، یا منعم یا مجمل، یا مفضل ، یا محسن ، انت الذی سجد لك سواد اللیل ونور النہار و ضوء القمر و شعاع الشمس ، و دوی الماء و حفیف الشجر ، یا اللہ لا شریك لك ، اللہم اجعلنا خیر ا مما یظنون و اغفر لنا ما لا یعلمون ، حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم، آمنا بہ کل من عند ربناو ما یذکر، الا اولوالالباب ، ربنا لا تزغ قلوبنا و ہب لنا من لدنك رحمة انك انت الوہاب " (1)
پالنے والے تو میرا قدیم معبود ہے اور یہ نیا سال ہے لہذا تجھ سے میری یہ التجا ہے کہ اس سال (بھي) تو مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھ ، اور مجھے اس نفس امارہ پر کامیابی عطا فرما اور جو چیز مجھ کو تجھ سے قریب کرے تو اس میں مجھے مشغول فرما، اے کریم اے صاحب جلال و اکرام اے بے سہاروں کے سہارے، اے تہی دست کی امیدوں کے مرکز، اے اس کو دیکھنے والے جس کو دیکھنے والا کوئي نہیں ہے، اے بے کسوں کے فریاد رس ، اے اس شخص کی پناہ گاہ جسکی کوئي پناگاہ نہیں ہے ،میرے معبود تو اس کا خزانہ ہے جس کا کوئي خزانہ نہیں ، اے وہ خدا جس کی جانب سے بلا و مصیبت بھی اچھی چیز ہے سب سے زیادہ تجھ سے امیدیں وابستہ ہیں ، اے وہ جو ناتوان لوگوں کی عزت و شرافت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کاباعث ہے ، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے ، اے ہلاك ہونے والوں کو بچانے والے، اے نعمتوں کو عطا کرنے والے اے حسن و جمال بخشنے والے ، اے زیادہ سے زیادہ نعمتیں دینے والے ، اے احسان کرنے والے خدا، تو وہ خدا ہے جسے شب کی تاریکي، دن کی روشنی ، چاند کا نور، آفتاب کی ضیاء ، پانی کی صدا اور درختوں کی آواز، غرض کہ سب شئے تجھ ہی کو سجدہ کرتی ہیں اے خدا تیرا کوئي شریك نہیں خدایا لوگ مجھ کو جیسا سمجھتے ہیں اس سے بہتر قرار دے اور جس گناہ کی ان کو خبر نہیں ہے اس کو معاف کردے، میرا خدا میرے لئے کافی ہے اس کے سوا

----

1) (سنن النبی ص339)_

کوئي معبود نہیں ، میں اس پر توکل کرتاہوں وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے میں اس پر ایمان لایاہوں، تمام کام ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں لیکن صرف عقلمند ہی سمجھنے والے ہیں ، اے ہمارے پروردگار ہمارے دلوں کو لغزشوں سے بچا، اپنی طرف سے ہمارے اوپر رحمتیں نازل فرما تو ہی عطا کرنے والا ہے _

جنگ کے وقت دعا
جنگ کے وقت رسول مقبول (ص) سب سے زیادہ خدا سے مدد مانگتے تھے 23 سالہ زمانہ رسالت میں آپ (ص) نے بہت دشمنوں سے جنگیں کیں ان جنگوں میں آپ (ص) کی بہت سی دعائیں منقول ہیں ملاحظہ فرمائیں_

جنگ بدر میں پیغمبر (ص) کی دعا
جنگ بدر وہ پہلی لڑائي ہے جس میں آپ (ص) کے اصحاب آپ (ص) کے ساتھ تھے مسلمانوں کی تعداد 313 تھی اور تمام کفار کی تعداد 108 کے قریب تھی مسلمانون کے پاس جنگی ساز و سامان بہت ہی کم تھا، پیغمبر (ص) نے جب لشکر کو ترتیب دیتے وقت سامان جنگ کی کمی دیکھی تو دعا کیلئے ہاتھ اٹھاکر فرمایا:
"یا رب انھم حفاۃ فاحملہم و جیاع فاشبعہم و عراۃ فاکسہم و عالۃ
فاغنہم من فضلك "(1)
خدایا یہ پیادہ ہیں ان کی سواری کا انتظام فرما یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کردے یہ بے لباس ہیں انکو لباس عطا فرما یہ بے بضاعت ہیں انہیں اپنے فضل سے بے نیاز کردے_
بدر کی طرف جاتے ہوئے پیغمبر اکر م (ص) مقام " روحا" پر پہونچے وہاں آپ (ص) نے نماز پڑھ کر کفار پر لعنت اور مسلمانوں کیلئے دعا کي(2)
عمومی حملے کیلئے لشکر تیار کرلینے کے بعد آپ (ص) اپنی قیام گاہ پر پہونچے اور وہاں آپ (ص) نے دردمند دل کے ساتھ دعا فرمائي :
" اللہم ان تہلك ہذہ العصابۃ الیوم لا تعبد فی الارض " (3)
خدایا اگر آج یہ گروہ ہلاك ہوگیا تو روئے زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی (4)
جب سامان جنگ سے آمادہ قریش کے لشکر پر آپ کی نظر پڑی تو آپ نے فرمایا:
" اللہم ہذہ قریش قد اقبلت بخیلاءہا و فخرہا تمارك و تكذب رسولك، اللہم نصرك الذی و عدتنی اللہم احنهم العداۃ "(5)

----

1) (ناسخ التواریخ ج1 ص164)_
2) (بحار الانوار ج19 ص 332)_
3) (طبری ج2 ص 149) _
4) (فروغ ابدیت ج1 ص419)_
5) (بحار مطبوعہ بیروت ج19 ص337)_

بارالہا یہ قریش ہیں اپنی تمام نخوت و تکبر کے ساتھ ہماری طرف بڑھ رہے ہیں یہ تیرے دشمن ہیں اور تیرے رسول (ص)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی تکذیب کرتے ہیں پالنے والے میں تیری اس نصرت و مدد کا منتظر ہوں جس کا تونے وعدہ کیا تھا رات آنے سے پہلے انہیں تباہ کردے_
جنگ جب شروع ہوئي تو اس وقت آپ (ص) نے ہاتھوں کو بلند کرکے دعا کی :
"اللہم انت عضدی و انت نصیری و بك اقاتل "(1)
پالنے والے تو میرا پشت پناہ ہے اور میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے جنگ کررہاہوں_
جب جنگ میں ابوجھل کے قتل ہونے کی خبر آپ (ص) کو پہونچی تو آپ (ص) نے فرمایا:
"اللہم انك قد انجزت ما وعدتنی فتمم علی نعمتك" (2)
پروردگارا تو نے اپنا وعدہ پورا کیا اب میں چاہتاہوں کہ تو اپنی نعمتیں مجھ پر تمام کردے_

جنگ خندق میں پیغمبر (ص) کی دعا
ابوسعید خدری اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ احزاب (خندق) کے دن جب

----
1) (الوفاء باحوال المصطفی ج2 ص 673)_
2) (بحارالانوار ج19 ص337)_

مسلمانوں کیلئے معرکہ سخت ہوگیا تو ہم رسول خدا (ص) کے پاس گئے اور ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ص) آپ (ص) کوئي دعا تعلیم فرمائیں تا کہ ہم اس کو پڑھتے رہیں کیونکہ ہمارے دل گلے تك آگئے ہیں اور ہماری جان لبوں پر ہے ، آنحضرت(ص) نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو :
"اللہم استر عوراتنا و آمن روعاتنا "(1)
خدایا اس بے سروسامانی کے عالم میں حفاظت فرما ہماری بے اطمینانی کو اطمینان میں بدل دے _
جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنگ احزاب میں پیغمبراعظم (ص) مسجد احزاب میں داخل ہوئے (مسجد احزاب وہی مسجد ہے جو اسوقت مسجدرسول (ص) کے نام سے مشہور ہے) آپ (ص) نے اپنی عبا زمین پر ڈال دی اور کھڑے ہوکر اپنے دونوں ہاتھ بلند کرکے آپ نے لشکر اسلام کی کامیابی کیلئے دعا کی ، نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نکلے دوسری مرتبہ پھر آپ (ص) نے آکر دعا کی اور نماز بھی پڑھي_(2)
عبداللہ بن ابی آدفی فرماتے ہیں پیغمبر اکرم (ص) جنگ احزاب میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

----
1) (السیرة النبویہ ابن کثیر ج3 ص 213) _
2) (النبویہ ج3 ص 214)_
"اللہم انت منزل الکتاب، سریع الحساب اہز الاحزاب اللہم اہزمہم و زلزلہم "(2)

خدایا تو کتاب کا نازل کرنیوالا اور بہت جلد حساب کرنیوالا ہے اس احزاب کو فرار پر مجبور کردے خدایا ان کو پسپا کردے اور ان کے پاؤں کو متزلزل کردے_
امام باقر (ع) فرماتے ہیں جنگ احزاب کی رات کو پیغمبر (ص) نے یہ دعا کی :
"یا صریخ المکروبین یا مجیب دعوة المضطرین یا کاشف غمی اکشف عنی غمی و ہمی و کربی فانك تعلم حالی و حال اصحابی و اکفنی ہول عدوي"(1)
اے کرب و مصیبت میں مبتلا افراد کی مدد کرنے والے ، اے پریشان حال لوگوں کی دعا سننے والے، اے غم و اندوہ کو برطرف کرنے والے، اے خدا تو میرے حال اور میرے لشکر والوں کے حال سے بخوبی واقف ہے مجھ کو دشمنوں کے خوف سے محفوظ رکھ _
جنگ خیبر میں جب آنحضرت(ص) اپنا لشکر لیکر خیبر کے قلعوں کے پاس پہنچے اور اس مضبوط حصار کو دیکھا تو حکم دیا کہ لشکر کو یہیں روك دیا جائے اور پھر دعا کی ;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"اللہم رب السموات السبع و ما اظللن و رب الارضین السبع و ما

---

1) (السیرہ النبویہ ج3 ص 214مجمع البیان ج8 ص345) _
2) (اصول کافی ج4 ص346 مطبوعہ دفتر فرہنگ اہلبیت علیہم السلام)_

اقللن و رب الشیاطین و ما اضللن و رب الریاح و ما درین ، اسءلك خیر ہذہ القریة وخیر ما فیہا واعوذ بك من شرہا و شرما فیہا "(1)
اے ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر یہ آسمان اپنا سایہ ڈالتے ہیں اے ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جو ان زمینوں پر موجود ہیں اے شیاطین اور ان کے رب جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں اے ہواوں اور ان چیزوں کے خدا جن کو ہوائیں پراگندہ کرتی ہیں میں تجھ سے اس قریہ کی خوبیوں کا طالب ہوں اور ان چیزوں کا طالب ہوں جو اس میں موجود ہیں اور اس قریہ نیز اس میں موجود چیزوں کے برائیوں سے پناہ مانگتاہوں_

بارش برسنے کیلئے دعا
کسی صحابی سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم پر پیاس کا غلبہ ہوا اور ہم لوگوں نے پیغمبر (ص) کے پاس پہنچے کر آپ(ص) سے پانی کا سوال کیا تو آپ (ص) نے دعا کیلئے اپنے ہاتھ کو بلند فرمایا تو اس وقت آسمان پر بادل نمایاں ہوئے اور برسات ہوگئي جس سے سب سیراب ہوگئے_
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں ایك دن پیغمبر (ص) کی خدمت میں ایك وفد آیا اس نے شکایت کی کہ مسلسل کئي برسوں سے ہمارا شہر قحط کا شکار ہے ، آپ (ص) دعا فرمائیں تا کہ بارش

---

1) (ناسخ التواریخ ج2 ص 266)_

ہوجائے اور قحط کا یہ سلسلہ ختم ہو جائے، پیغمبر (ص) نے منبر نصب کرنے اور تمام لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا پھر آپ (ص) منبر پر تشریف لے گئے آپ نے دعا کی اور لوگوں نے آمین کہا ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ جبرئیل نے آکر بتایا کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ فلاں دن ان کے یہاں بارش ہوگی اور پھر اس دن خدا کا وعدہ پورا ہوا(1)

وقت آخر کی دعا
23 سال تك اسلام کی نشر و اشاعت کرنے اور سختیاں جھیلنے کی بعد جب آپ (ص) بیمار ہوئے تو اس وقت بھی آپ (ص) دعا و مناجات کرتے رہے ، آپ (ص) کی ایك بیوی کا بیان ہے کہ جب آپ (ص) کی رحلت کا وقت قریب آگیا تو آپ(ص) نے اپنے ہاتھ میں پانی لیکر چہرہ پر ملا اور فرمایا :
"اللہم اعنی عن سکرات الموات "(2)
پالنے والے موت کی سختی دور کرنے میں میری مدد فرما_
آخری لمحہ میں آپ (ص) کے منھ سے جو آخری جملہ نکلا وہ یہ تھا :
"رب اغفرلی والحقنی بالرفیق "(3)
پالنے والے مجھ کو بخش دے اور مجھ کو میرے دوست سے ملحق کردے_

---

1) (بحارالانوار ج18 ص 22)_
2) (الوفا باحوال المصطفی ج2 ص 776 ، 788)_
3) (الوفا باحوال المصطفی ج2 ص 786 ، 788) _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلاصہ درس

1) رسول خدا خاص خاص مقامات پر دعا کرتے تھے مثلاً: مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت اور قبرستان سے گذرتے وقت آپ (ص) دعا کرتے تھے_

2) خاص خاص دنوں میں جیسے رویت ہلال کے وقت ، ماہ مبارك رمضان کے آنے پر ، عرفہ کے دن ، سال نو کی ابتدا میں اور جنگ کے وقت آپ دعائیں پڑھتے تھے_

3) پیغمبر اکرم (ص) جنگ کے موقع پر ہر کام سے پہلے خدا سے مدد طلب فرماتے تھے_

4) ایك صحابی کی روایت کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مسلمان پیاسے تھے رسول خدا (ص) نے بارش کیلئے دعا کی _

5) زندگی کے آخری لمحات میں بھی پیغمبر (ص) نے اپنے خالق کی بارگاہ میں دعا کی اور آخری کلام تھا : رب اغفر لی والحقنی بالرفیق

سوالات :

1 _ اہل قبور کی زیارت کے وقت حضور نے کیا دعا کی ؟

2 _ جنگ کے موقع پر آنحضرت(ص) کیو ں دعا کرتے تھے؟

3_ جنگ بدر کے عمومی حملہ سے پہلے رسول خدا (ص) نے کون سی دعا پڑھی ؟

4 _ جنگ خندق میں کون سی دعا رسول خدا (ص) نے اپنے اصحاب کو تعلیم دي؟

5 _ رحلت کے وقت جو آنحضرت(ص) نے آخری دعا پڑھی وہ کون سی دعا تھي؟

ستر ہواں سبق:

ستر ہواں سبق:

(حسن کلام)

حکمت آمیز باتیں، مواعظ ، دنیاوی اور دینی اوامر کے سلسلہ میں رسول خدا (ص) کی حقاءق پر مبنی گفتگو نیز پیام الہی کے ابلاغ اور جد و جہد سے بھر پور زندگی دیکھنے کی بعد یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ پیغمبر خدا (ص) کے کلام میں کوئي ہنسی مزاق نہیں پایا جاتا،حالانکہ آپ کے اقوال خوش اخلاقی اور برادران دینی کو خوش کرنے والی باتوں پر مبنی ہیں اور آپ (ص) کا اخلاق ایسا تھا کہ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ کشادہ روئي اور چہرہ پر تبسم لیے ہوئے ملتے تھے_

روایات سے پتہ چلتاہے کہ آپ (ص) کا کلام حشو و زاءد سے پاك تھا بعض موارد کو چھوڑ کر آپ (ص) کی ہنسی ، مسکراہٹ سے آگے نہیں بڑھتی تھی ، سکوت بھی طولانی اور فکر انگیز ہوتا تھا، اپنے اصحاب کو بھی آپ اکثر ان باتوں کی طرف متوجہ کرتے تھے_

"قال رسول اللہ (ص) من علامات الفقہ، الحلم و العلم و الصمت ان الصمت باب من ابواب الحکمۃ ان الصمت یکسب المحبۃ انہ دلیل

علی کل خیر "(1)

دانا کی علامات میں سے بردباری ، علم اور سکوت ہے سکوت حکمت کے ابواب میں سے ایك باب ہے بلاشبہ سکوت محبت پیدا کرتاہے اور وہ ہر خیر کی طرف راہنمائي کرتاہے_

آنحضرت (ص) زندگی کو بہت بیش قیمت شے ء سمجھتے تھے اسے خواہ مخواہ ہنسی مزاق کی باتوں میں گنوادینا صحیح نہیں جانتے تھے آپ (ص) کی نظر میں کمالات معنوی تك پہنچنے کی راہ میں زندگی کے کسی لمحہ کو بھی برباد کرنا جاءز نہ تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آپ (ص) کی زیادہ تر کوشش یہ تھی کہ عمر کا زیادہ حصہ خدا کی عبادت میں گذرے اس کے باوجود آپ (ص) لوگوں سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ ملتے تھے، ہاں کچھ استثنائي مواقع ایسے تھے جہاں آپ (ص) کے لبوں پر مسکراہٹ نہیں آتی تھی مثلاً جب آپ (ص) منکر یعنی بری باتوں کو دیکھتے تھے تو ایسے موقع پر ناراض ہوجاتے تھے_
آنحضرت(ص) کے زمانہ کے لوگوں نے اس سیرت کا مطالعہ کیا اور جو باتیں نقل ہوکر ہمارے لئے یادگار بن گئیں وہ ان سے مذکورہ بالا حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں_
امام محمد باقر سے روایت ہے :
"اتی رسول اللہ رجل فقال یا رسول اللہ اوصنی فکان فیما اوصاہ أن

----

1) (کافی ج3 ص 174)_

قال الق اخاك بوجہ منبسط "(1)

رسول خدا (ص) کے پاس ایك شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ (ص) مجھے کچھ تعلیم فرمائیں ، آپ (ص) نے فرمایا اپنے بھائي سے خندہ پیشانی سے ملا کرو_
آنحضرت(ص) سے بہت سی روایتوں میں مؤمنین کو مسرورکرنے کی تعلیم موجود ہے آپس میں مومنین کو مسرور کرنے کی بہت سے ذراءع ہیں مثلاً تحفہ دینا، ان کے ساتھ تعظیم و تکریم سے پیش آنا خندہ پیشانی اور مزاح_
"قال رسول اللہ من سر مومناً فقد سرنی و من سرنی فقد سر اللہ "(2)
جو کسی مومن کو مسرور کرے اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا_
آپ(ص) کے کلام کی شیرینی اور اعلی اخلاق کے بارے میں قرآن کہتاہے:
"فبما رحمة من اللہ لنت لہم و لو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولك" (3)
خدا کی رحمت کے سبب آپ(ص) نے لوگوں کے ساتھ نرمی اختیار کی اگر آپ(ص) کرخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ آپ(ص) کے پاس تتربتر ہوگئے ہوتے_

----

1) (کافی ج3 ج 161)_
2) (کافی ج2 ص 271)_
3) (آل عمران 159)_

امید ہے کہ آنحضرت کی سیرت مؤمنین کیلئے نمونہ بنے گی اور برادران مومن آپس میں طنز آمیز گفتگو اور مخرب اخلاق لطیفوں سے گریز کریں گے_

رسول خدا (ص) کے کلام کا حسن اور جذابیت
رسول خدا (ص) تخلیقی طور پر خوبصورت اور اخلاقی طور پر خوش گفتار تھے یہ اوصاف آپ (ص) کے اندر اس درجہ تك موجود تھے کہ کمال کے متلاشی دیدہ و دل آپ (ص) کی طرف کھینچنے لگتے تھے یہ آپ (ص) کی شکل میں کوئي عیب تھا اور نہ آپ (ص) کے اخلاق میں کوئي کرختگی تھی ،کم ہنسی بھلائي کے لئے کھلے ہاتھ، خندہ پیشانی سے ملنے والے، بہت غور و فکر کرنے والے، چہرہ پر مسکراہٹ، زباں پر اچھی اچھی باتیں، سخاوت کے ساتھ ، دیر میں غصہ کرنے الے، خوش خو، لطیف طبع اور تمام بری صفات سے مبرا تھے (1)
آپ (ص) کی گفتگو فصیح و بلیغ ہوا کرتی تھی جب آپ (ص) مزاح کی بات میں تبسم کے ساتھ باتیں کرتے تو انداز بہت ہی خوبصورت اور دل نشیں ہوجاتا تھا آنحضرت(ص) کلام کی صفت میں لکھا گیا ہے :
بات کرنے میں آپ (ص) لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اور شیریں کلام تھے آپ (ص) خود فرماتے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) (اقتباس از شرف النبی ص 64)_

میں عرب کا فصیح ترین انسان ہوں، اہل بہشت محمد(ص) کی زبان میں باتیں کرتے ہیں ، آپ (ص) کم سخن اور نرم گفتار تھے جب بات کرتے تھے تو آپ (ص) زیادہ نہیں بولتے تھے آپ (ص) کی باتیں ایسی تھیں جیسے ایك رشتہ میں پروئے ہوئے موتی (1)
کہا جاتاہے کہ : سب سے کم لفظوں میں باتیں کرنے والے آپ (ص) ہی تھے یہ انداز جبرئيل آپ (ص) پر لیکر نازل ہوئے تھے، بہت ہی کم لفظوں میں آپ (ص) ساری باتیں کہہ جاتے تھے، افراط و تفریط سے مبرا بہت ہی جامع کلمات آپ (ص) کے دہن مبارك سے نکلتے ، آپ (ص) دو باتوں کے درمیان رك جاتے تھے تا کہ سننے والے اسے یاد کرلیں آواز بلند تھی اس میں بہترین نغماہٹ شامل تھی ، زیادہ تر خاموش رہتے تھے، ضرورت کے علاوہ باتیں نہیں کرتے تھے ، کبھی زبان پر کوئي نازیبا بات نہیںآتی تھی ، اور رضامندی اور ناراضگی دونوں ہی صورتوں میں حق کے علاوہ زبان پر کوئي لفظ نہیں آتا تھا_
اگر کوئي برا کہے تو اس کی طرف سے منہ پھیرلیتے اگر باتوں میں مجبوراً کوئي ایسی بات کہنی پڑتی جس کا بیان آپ (ص) کو پسند نہیں ہوتا تو اسے کنایہ میں کہہ ڈالتے تھے اور جب خاموش ہوتے تو انکے پاس بیٹھے ہوئے لوگ باتیں کرنے لگتے تو اس وقت اصحاب کے سامنے آپ (ص) کے چہرہ پر دوسرے افراد سے زیادہ تبسم ہوتا ، آپ (ص) لوگوں کے ساتھ بہترین معاشرت رکھتے ، کبھی اتنا ہنستے کہ آپ (ص) کے چھوٹے دانٹ ظاہر ہوجاتے اور آ پ (ص) کی اقتدا و تعظیم میں آپ (ص) کے اصحاب تبسم فرماتے تھے (2)

---

1) (ترجمہ احیاء العلوم ج2 ص 105)_
2) (ترجمہ احیاء العلوم ج2ص 1057)_

رسول خدا (ص) کا مزاح
رسول خدا (ص) کی صفت خندہ پیشانی تھی مزاح کی ساتھ اس میں اور بھی اضافہ ہوجاتا تھا آپ(ص) اس حد تك مزاح فرماتے کہ کلام معیوب نہ ہوجائے ، جب گفتگو میں عیب جوئي ، غیبت ، تہمت اور دوسری آفتیں بھی ہوں تو وہ گفتگو ناپسندیدہ اور عیب بن جاتی لیکن حضور کی ذات گرامی ان تمام عیوب سے پاك تھي_

مزاح مگر حق
اسلامی تعلیم کے مطابق اگر مزاح میں تمسخر اور تحقیر ہو تو یہ ناپسندیدہ طریقہ ہے لیکن اگر کھیل تماشا ہو بلکہ حق کے قالب میں برادران دینی کو خوش کرنے کیلئے بات کہی جائے تو یہ پسندیدہ طریقہ ہے رسول خدا (ص) سے مزاح کی جو باتیں منقول ہیں وہ حقیقت سے خالی نہیں ہیں_
"قال رسول اللہ; انی لا مزح و لا اقول الا حقا" (1)
میں مزاح کرتاہوں مگر حق کے علاوہ کچھ نہیں کہتا_
"قال علی علیہ السلام : کان رسو ل اللہ (ص) لیسرا الرجل من اصحابہ اذا راہ مغموماً بالمداعبة و کان یقول ان اللہ یبغض المعبس

---

1) (مکارم الاخلاق ص21)_

فی وجہ اخیہ" (1)
رسول خدا (ص) اپنے اصحاب میں سے جب کسی کو غم زدہ پاتے تو اس کو مزاح کی ذریعہ خوش کردیتے اور فرماتے تھے خدا کسی ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو اپنے بھائي سے ترش روئي سے پیش آئے_
شہید ثانی کی کتاب " کشف الریبہ" میں ہے کہ حسین بن زید کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق (ع) سے ہم نے پوچھا کہ پیغمبر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا (ص) مزاح كرتے تھے تو آپ (ع) نے فرمايا:
"وصفہ اللہ بخلق عظيم و ان اللہ بعث انبياءہ فكانت فيہم كزازة (انقباض) و بعث محمد بالترافة والرحمة و كا ن من رافتہ لامتہ مداعبتہ لہم لكيلا يبلغ باحد منہم التعظيم حتى لا ينظر اليہ "(2)
خدا نے آپ (ص) كو خلق عظيم پر فائز كيا ، خدا نے اپنے پيغمبروں كو مبعوث كيا حالانكہ ان كے اخلاق ميں سنجيدگى تھى اور محمد كو اللہ نے مہربانى اور رحمت كے ساتھ مبعوث كيا آپ (ص) كى مہربانى ميں سے اپنى امت كے ساتھ مزاح بھى تھا كہ ايسا نہ ہوكر ان كيلئے عظمت رسول خدا (ص) اس حد تك پہنچ جائے كہ وہ انكى طرف نگاہ بھى نہ كرسكتے ہوں_
رسول خدا (ص) كى پيروى كرتے ہوئے اءمہ معصومين عليہم السلام بھى اپنے اصحاب كو مزاح كرنے اور اپنے دينى بھائيوں كو مسرور كرنے كى تعليم ديتے تھے_

----

1) (سنن النبى ص 60)_
2) (سنن النبى ص 61)_

"عن يونس الشيبانى قال: قال لى ابو عبداللہ كيف مداعبة بعضكم بعضا؟ قلت : قليلاً : قال : فلا تفعلوا فان المداعبة من حسن الخلق و انك لتدخل بہا السرور على اخيك ، و لقد كان النبى (ص) يداعب الرجل يديہ بہ ان يسرہ "(1)
يونس شيبانى نے بتايا كہ امام جعفر صادق (ع) نے مجھ سے پوچھا كہ كيا تم لوگ آپس ميں ايك دوسرے سے مزاح كرتے ہو؟ ميں نے كہا بہت كم آپ (ص) نے فرمايا كم كيوں ؟ مزاح تو حسن اخلاق ہے كہ جس كے ذريعہ تم اپنے بھائي كو مسرور كرسكتے ہو رسول خدا (ص) بھى مسرور كرنے كيلئے مزاح فرماتے تھے_
مومنين كو مسرور كرنے كا ايك طريقہ يہ بھى ہے كہ جب وہ غمگين ہوں تو ان سے مزاح كيا جائے روايات ميں اس بات كى نصيحت وجود ہے كہ اپنے مومن بھائيوں كو خوش كرو _
امام محمد باقر (ع) نے فرماياہے :
"تبسم الرجل فى وجہ اخيہ حسنة و صرف القذى عنہ حسنة و ما عبد "اللہ بشيء احب الى اللہ من ادخال السرور على المؤمن" (2)
برادر مومن سے مسكرا كر ملنا نيكى ہے اور اس كے سامنے خس و خاشاك ہٹا دينا بھى نيكى ہے ، خداوند عالم كے نزديك جو چيز سب سے زيادہ محبوب ہے وہ مومن كو مسرور كرنا ہے_

----

1) (بحارالانوار ج16 ص 298)_
2) (اصول كافى ج3 ص 271)_

رسول خدا (ص) كى مزاح كے نمونے
رسول خدا (ص) كبھى لطيف مزاح اور خوبصورت تشبيہ كے ذريعہ لوگوں كو مسرور كرديا كرتے تھے مندرجہ ذيل واقعات اصحاب كے ساتھ پيغمبر (ص) كے مزاح اور پيغمبر كے ساتھ اصحاب كے مزاح پر مشتمل ہيں _
1_ابخشہ رسول خدا (ص) كے خادم تھے آپ (ص) كى زوجہ كے اونٹ كيلئے حدى خونى كرتے تھے ، رسول خدا (ص) نے ان سے فرمايا : " اے ابخشہآبگينوں كا خيال ركھو"(1)
(حدى خونى سے اونٹ صحرا ميں تيزى سے دوڑنے لگتے ہيں اس جملہ ميں اس بات كى طرف اشارہ موجود ہے كہ عورتيں نازك اور كمزور ہوتى ہيں اونٹ كى تيز رفتارى سے ممكن ہے ڈركرعورتيں اونٹوں سے گر پڑيں اور آبگينون كى طرح ٹوٹ جائيں يہ تشبيہ اپنى جگہ پر بڑا ہى لطيف مزاح ہے)_
2_كسى سفر ميں ايك سياہ فام حبشى رسول خدا (ص) كے ساتھ تھا، جو تھك جاتا تھا وہ اپنا تھوڑا بوجھ اس كے كاندے پر ركھ ديتا تھا غلام كے كاندھوں پر زيادہ بوجھ ہوگيا رسول خدا كا اسكے پاس سے گذراہوا تو آپ(ص) نے فرمايا: تم كشتى بن گئے ہو پھر اسے آزاد كرديا_(2)
3_ ايك بچے سے آپ(ص) نے فرمايا: " اے دوكانوں والے فراموش نہ كرنا " (3)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) (بحارالانوار ج16 ص 294)_

2) (بحارالانوار ج16 ص 294)_

3) (بحارالانوار ج16 ص 294)

4 _ روايت ہے كہ ايك دن ايك عورت آنحضرت(ص) كے پاس آئي اور اس نے اپنے شوہر كانام ليا _
آپ (ص) نے فرمايا تيرا شوہر وہى تو ہے جس كى دونوں آنكھوں ميں سفيدہ ہے اس عورت نے كہا نہيں ان كى آنكھوں ميں سفيدہ نہيں ہے ،وہ عورت جب گھر لوٹى تو اس نے اپنے شوہر كو يہ واقعہ سنايا مرد نے كہ كہا تم نے نہيں ديكھا كہ ميرى آنكھوں كا سفيدہ سياہى سے زيادہ ہے(1)

5 _ انصار كى ايك بوڑھى عورت نے آنحضرت(ص) سے يہ عرض كيا كہ آپ (ص) ميرى جنتى ہونے كى دعا فرماديں_
آپ(ص) نے فرمايا بوڑھى عورتيں جنت ميں نہيں جائيں گي، وہ عورت رونے لگى آپ (ص) نے ہنس كر فرمايا كہ كيا تم نے خدا كا يہ قول نہيں سنا _

"انا انشانا ہن انشاء فجعلنا ہن ابكارا"(2)

ہم نے انكو پيدا كيا اور ہم نے ان عورتوں كوباكرہ بنايا ہے _

آپ (ص) كا مطلب يہ تھا كہ بوڑھى عورتيں جو ان بن كر بہشت ميں داخل ہوں گى _

6_ قبيلہ اشجع كى ايك بوڑھى عورت سے آپ (ص) نے فرمايا : بوڑھى عورتيں جنت ميں نہيں

----

1) (بحارالانوار ج16 ص 294)

2) (بحارالانوار ج16 ص 295)

جائيں گي، بلال نے اس عورت كو روتے ہوئے ديكھا تو آنحضرت(ص) سے بيان كيا ، آپ (ص) نے فرمايا سياہ فام بھى نہيں جائيگا بلال بھى رونے لگے ، ادھر سے پيغمبر كے چچا جناب عباس كا گذرا ہوا، انہوں نے رسول خدا (ص) سے ان كے رونے كا ماجرا بيان كيا تو آنحضرت(ص) نے فرمايا بوڑھا جنت ميں نہيں جائيگا، پھرآپ (ص) نے ان كى دلجوئي كيلئے ان كو قريب بلاكر كہا بوڑھى عورت اور بوڑھے مرد كو جو ان اور سياہ فام كو نورانى شكل والا بناكر جنت ميں داخل كيا جائيگا (1)

اصحاب كا مزاح

رسول اكرم (ص) كى سيرت كى بناپر اصحاب آپ (ص) كے سامنے مزاح كرتے تھے ليكن رسول خدا (ص) كى پيروى ميں بيجا اور ناپسنديدہ مزاح سے پرہيز كرتے تھے آنحضرت(ص) كبھى ان كے كلام كى شيرينى سے اصحاب ہنسنے لگتے اورآنحضرت (ص) بھى تبسم فرماتے تھے_

1 _ رسول خدا (ص) اصحاب كے ساتھ بيٹھے خرما تناول فرمارہے تھے اتنے ميں جناب صہيب تشريف لائے صہيب كى آنكھيں دكھ رہى تھى اس لئے انہوں نے ان كو كسى چيز سے ڈھك ركھا تھا، صہيب بھى خرما كھانے لگے، رسول خدا (ص) نے فرمايا ; صہيب تمہارى آنكھيں دكھ رہى ہيں پھر بھى تم ميٹھا كھارہے ہو؟ صہيب نے كہا اے اللہ كے رسول (ص) ميں

----

1) (بحارالانوار ج16 ص 295)_

اس طرف سے كھارہاہوں جدھر درد نہيں ہے (1)

2 _ آنحضرت(ص) نے اعراب (ديہاتيوں) سے مزاح كرنے سے منع فرمايا كرتے تھے ايك دفعہ ابوہريرہ نے رسول خدا (ص) كى نعلين مبارك كو گرو ركھ كر خرمے لے لئے اور رسول خدا (ص) كى سامنے بيٹھ كر اس خرمے كو كھانے لگا،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آنحضرت(ص) نے پوچھا ابوہریرہ تم کیا کھارہے ہو ؟ ا س نے عرض کی پیغمبر(ص) کا جوتا (2)
3 _ نعمان بہت ہی بذلہ سنج تھے ایك دن نعمان نے دیکھا کہ ایك عرب شہد کا چھتہ بیچ رہا ہے نعمان نے اس کو خرید لیا اور عائشےہ کے گھر لیکر پہنچے اس وقت عائشےہ کی باری تھی رسول خد ا (ص) نے سمجھا کہ نعمان تحفہ لائے ہیں_ نعمان شہد دیکر چلے گئے اور وہ اعرابی دروازہ پر کھڑا انتظار کرتا رہا ، جب بہت دیر ہوگئي تو اس نے آوازدیدی کہ اے گھر والو اگر پیسے نہ ہوں تو میرا شہد واپس کردو رسول خد ا (ص) سمجھ گئے اورآپ (ص) نے شہد کی قیمت ادا کردی ، پھر نعمان سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ؟ میں نے دیکھا کہ رسول خدا (ص) کو شہد بہت مرغوب ہے اور اعرابی کے پاس شہد بھی موجود ہے اسلئے میں نے شہد لے لیا آنحضرت ہنسنے لگے اور آپ(ص) نے کچھ نہیں کہا(3)

---

1) (شرف النبی ص 84)_
2) (بحارالانوار ج16 ص296)_
3) (بحارالانوار ج16 ص 296)_

4 _ ایك دن رسول خدا (ص) اور حضرت امیر المؤمنین (ع) ساتھ بیٹھے ہوئے خرمہ کھا رہے تھے رسول خدا (ص) خرمہ کھالیتے اور اس کی گٹھلی آرام سے حضرت علی کے آگے رکھ دیے تھے جب خرمہ ختم ہوا آنحضرت(ص) نے فرمایا : جس کے سامنے گٹھلیاں زیادہ ہیں اس نے زیادہ خرمہ کھایاہے ، حضرت علی (ع) نے فرمایا جو خرمہ مع گھٹی کے کھاگیا اس نے زیادہ کھایاہے علی (ع) کی بات کو سن کر آنحضرت(ص) مسکرانے لگے اس کے بعد آپ (ص) نے علی کو ہزاردرہم انعام دینے کا حکم دیا (1)
مذکورہ مزاح کے نحوتوں سے معلوم ہوتاہے کہ :
_آنحضرت (ص) کے مزاح کے دامن میں عزت کلام محفوظ رہتی ہے _
_ آپ (ص) کی گفتگو سے نہ کسی کا استہزاء ہوتا اور نہ کسی کی تحقیر_
_ آپ (ص) کی ہنسی بہت کم مواقع کو چھوڑ کر تبسم کی حد سے آگے نہیں بڑھتی تھي_
_ مؤمنین کو مسرور کرنے کیلئے آنحضرت(ص) مزاح فرماتے تھے_
غرضیکہ مومنین کو مسرور کرنے کی کوشش ، خندہ پیشانی ، تبسم اور مزاح سیرت رسول ہے لیکن اس بات کا دھیان رہے کہ اس میں نہ کسی کا مذاق اڑایا جائے اور نہ کسی کی تذلیل و تحقیر کی جائے_

---

1) (کتاب الخزاءن ص 325 احمد نراقي)_

خلاصہ درس
1)آنحضرت(ص) کے اقوال میں خوش اخلاقی ، خندہ پیشاني، مؤمنین کو مسرور کرنے نیز آپ (ص) کے اخلاق میں متبسم چہرہ کی جھلکیاں صاف نظر آتی ہیں _
2) قرآن کریم اخلاق پیغمبر کی خبر دیتے ہوئے بیان کرتاہے کہ " خدا کی رحمت سے آپ نے مؤمنین کے ساتھ نرمی اختیار کی اگر آپ(ص) کرخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو لوگ آپ (ص) کے پاس سے بھا گ کھڑے ہوتے_
3)آنحضرت(ص) کا کلام بہت ہی فصیح بلیغ ہوتا تھا اور جب مزاح کے قالب میں تبسم کیساتھ آپ (ص) گفتگو فرماتے تو کلام اور بھی زیادہ خوبصورت ہوجاتا تھا_
4)رسول خدا (ص) مزاح فرماتے تھے لیکن اس بات کی رعایت رکھتے تھے کہ گفتگو معیوب اور حقیقت سے عاری نہ ہوجائے_
5) رسول خدا (ص) کی پیروی کرتے ہوئے اءمہ معصومین علیہم السلام بھی اپنے اصحاب کو مزاح اور بذلہ سنجی کی ذریعہ اپنے دینی بھائیوں کو مسرور کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے تھے_

سوالات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1 _ پيغمبر (ص) كے پسنديده اخلاق كے بارے ميں قرآن كيا كہتاہے ؟
2 _ لوگوں سے ملتے اور باتيں كرتے وقت رسول خدا (ص) كا كيا انداز ہوتاتھا؟
3 _ آپ (ص) كس طرح كا مزاح كرتے تھے؟
4 _ مزاح كى اہميت بيان كيجئے؟
5 _ اصحاب كيسا تھ رسول خدا (ص) كے مزاح كا ايك نمونہ بيان كيجئے؟

اٹھارہواں سبق:

اٹھارہواں سبق:
(تواضع)

لغت مينتواضع كے معنى فروتنى اوركسر نفسى كے ہيں_(1)
علمائے اخلاق كے نزديك تكبر كى ضد اور ايسى كسر نفسي(منكر المزاجى)كو تواضع كہتے ہيں جس كى بنا پر انسان دوسروں پر فوقيت اور خصوصيت كا اظہار نہيں كرتا _
پيغمبر (ص) كى پورى زندگى گواہ ہے كہ آپ(ص) مكمل طور فروتنى او ر تواضع كے زيور سے آراستہ تھے ، خدا كى بھيجے ہوئے انبياء كى تواضع كرنے كى ايك وجہ يہ بھى تھى كہ ان كے جلال و جبروت كو ديكھ كر لوگ ان سے وحشت محسوس نہ كريں بلكہ خدا كى خاطر ان پر ايمان لائيں_
اس حقيقت كى طرف اشارہ كرتے ہوئے حضرت امير المؤمنين (ع) فرماتے ہيں : اگر انبياء كے پاس بہت زيادہ قوت و طاقت اور شان و شوكت اور حكومت ہوتى تو ان كے سامنے لوگوں كے سرجھك جاتے ان كے ديدار كيلئے لوگ دور ودراز سے سفر كركے ان كے پاس

----
1) (فرہنگ دہخدا مادہ تواضع)_

آتے ، يہ بات پيغام كى قبوليت كيلئے بڑى آسانى فراہم كرتى در ان ميں خود پسندى ختم ہو جاتى ، خوف كى وجہ سے لوگ ان پر ايمان لاتے يا دولت و ثروت كى لالچ ميں ان كى طرف متوجہ ہوتے ليكن ، خدا نے چاہا كہ پيغمبروں كى پيروى ان كى كتاب پر يقين ، ان كے فرمان كا اجراء اور ان كى اطاعت خود انہيں سے مخصوص ہو اور اس ميں كسى قسم كى ملاوٹ نہ ہو _(1)
انبياء كرام كے درميان رسول اسلام (ص) كا مرتبہ سب سے بلند تھا اور ايك زمانہ ميں حكومت الہى آپ (ص) كے پاس تھى كہ جيسے آپ (ص) خود تشكيل ديا تھا اس كے باوجود تواضع اور انكسارى كا يہ عالم تھا كہ كہيں سے كبر و غرور كا شاءبہ بھى نظر نہيں آتا تھا_
حضرت امير المؤمنين حضور نبى اكرم (ص) كے تواضع اور انكسارى كو بيان فرماتے ہيں : پيغمبر اكرم زمين پر بيٹھ كر كھانا كھاتے اور غلاموں كى طرح بيٹھتے تھے اپنے ہاتھوں سے اپنے جوتے ٹانكتے اور كپڑوں ميں پيوند لگاتے تھے ، جوپائے كى ننگى پيٹھ پر سوارى كرتے اور اپنے ساتھ سوارى پر دوسروں كو بھى سوار كرتے تھے_(2)
اس ميں كوئي شك نہيں كہ پيغمبر اكرم (ص) كى زندگى كا مطالعہ ہم كو اپنا كردار سنوارنے ميں مدد ديتا ہے ، اميد ہے كہ يہ تحرير اس راستہ ميں ايك اچھا قدم ثابت ہوگى _
يہ بھى ياد دينا ضروريكہ پيغمبر(ص) كى تواضع اور انكسار كے سلسلے ميں اس باب ميں جو كچھ نقل كيا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

---

1) (نہج البلاغہ 'فیض' خ234 فراز 26) _
2) (نہج البلاغہ ' فیض 'خ 159 فراز 22) _

گيا ہے وہ ايك بڑے ذخيرہ كا بہت تھوڑا حصہ ہے ، ورنہ آنحضرت (ص) كى پورى زندگى انكسارى اور فروتنى كا اعلي نمونہ ہے_

بادشاہ نہيں ، پيغمبر (ص)
رسول خدا (ص) كى ايك بہت ہى واضح صفت انكسارى اور فروتنى كى صفت ہے ، مختلف حالات ميں معاشرہ كے مختلف طبقہ كے افراد كيسا تھ اس صفت كا مظاہرہ نظر آتا ہے شروع ميں آپ (ص) نے اصحاب كو يہ درس ديا كہ آپ(ص) كے ساتھ حاكموں اور فرمان رواؤں جيسا برتاو نہ كريں ، جيسا كہ اس شخص سے آپ (ص) نے فرمايا جو آپ (ص) كے قريب آكر سہما ہوا تھا:
"ہون عليك فلست بملك انما انا بن امراة تاكل القديد "(1)
ذرا سنبھل جاو (ڈرو نہيں) ميں بادشاہ نہيں ہوں ميں اس عورت كا بيٹا ہوں جو خشك كيا ہو گوشت كھاتى تھى _
آپ (ص) كے اصحاب آپ(ص) كو بہت دوست ركھتے تھے اس كا باوجود آپ(ص) كى تربيت كے زير اثر وہ جب آپ (ص) كو ديكھتے تھے تو (اگر بيٹھے ہوتے تو) كھڑے نہيں ہوتے تھے اسلئے كہ وہ جانتے تھے كہ اس عمل سے آپ(ص) خوش نہيں ہوتے _(2)

---

1) (محجہ البيضاء ج 6ص 276)_
2) (مكارم الاخلاق ص 16 طبع بيروت)_

جب آپ (ص) ہجرت كركے مدينہ پہنچے تو ابو ايوب كا مكان دو منزلہ تھا ابو ايوب نے احتراما يہ چاہا كہ آ پ (ص) اوپر والے طبقہ ميں قيام فرمائيں ليكن آپ(ص) نے قبول نہيں كيا اور ارشاد فرمايا : جو مجھ سے يہاں ملنے آئيگا ان كيلئے نيچے كا طبقہ زياہ بہتر رہے گا_(1)
اس طرح كے سلوك كا يہ اثر ہوا كہ لوگ اپنى تمام مشكلات كے حل كيلئے آپ (ص) تك پہنچنے كى كوشش كرتے تھے يہاں تك كہ زندگى كے عام معاملات ميں بھى آپ (ص) سے مشورہ كيا جاتا تھا_
ايك ديہاتى آنحضرت (ص) كى خدمت ميں پہنچا اور اس نے كہا اسے اللہ كے رسول (ص) ميں چند اونٹ لايا ہوں ان كو بيچنا چاہتا ہوں ، ليكن بازار كا بھاو نہيں معلوم اس لئے ڈر لگتا ہے كہ لوگ كہيں دھو كہ نہ ديديں ، آپ (ص) نے فرمايا : كہ تم اپنے اونٹوں كو ميرے پاس لاكر ايك ايك اونٹ كو دكھاو ، اس طرح آپ (ص) نے اونٹوں كو ديكھ كر ہر ايك كى قيمت بتادى ، اعرابى نے بازار جاكراسى قيمت پر اونٹ فروخت كردئے پھر آپ (ص) كى خدمت ميں پہنچ كر اس نے كہا آپ (ص) نے ميرى رہنمائي كى ، نتيجہ ميں جتنا چاہتا تھا اس سے بھى زيادہ فاءدہ حاصل ہوا_(2)

---

1) (بحار الانوار ج 19 ص 109)_
2) (شرف النبى ص 75)_

رسول اكرم (ص) كے انكسار اور تواضع نے لوگوں كو آپ (ص) سے اتنا نزديك كرديا تھا كہ اصحاب اپنے بچوں كو آپ (ص) كى خدمت ميں ليكر آتے اور كہتے كہ ان كے لئے دعا فرماديں يا انكا نام ركھديں ، آپ (ص) بچوں كو ان كے گھر والوں كے احترام ميں اپنى گود ميں بٹھا ليتے كبھى ايسا بھى ہوتا كہ بچہ آنحضرت (ص) كا دامت تر كرديتا لوگ متوجہ ہونے كے بعد زور سے چلانے لگتے ، ليكن آنحضرت (ص) فرماتے كہ بچے كو نہ ڈراؤ ، دعا كردينے يا نام ركھ دينے كے بعد بچہ كے عزيز و اقربا اس بات پر خوش ہوجاتے كہ رسول خدا (ص) نے كسى قسم كى ناراضگى كا اظہار نہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرمایا : جب وہ لوگ چلے جاتے تو آپ (ص) اپنا پیراہن دھوڈالتے _(1)
بشریت کی نگاہوں نے تواضع کا ایسا نمونہ کبھی نہیں دیکھا اگر یہ منظر کہیں نظر آیا تو وہ انبیاء یا جانشینان انبیاء (ع) ہی کے یہاں ، ان مقدس ہستیوں نے اپنے اصحاب کو تواضع کا صحیح سلیقہ سکھایا اور ذلت میں ڈالنے والی باتوں سے منع فرمایا :
منقول ہے کہ رسول خدا (ص) جب کبھی سواری پر سوار ہوتے تو کسی کو پیدل چلنے کی اجازت نہ دیتے اس کو اپنی سواری پر سوار کر لیتے ، اگر کوئي شخص سوار نہیں ہوتا تو فرماتے : تم آگے جاو پھر جہاں چاہنا مجھ سے آکر مل جانا (2)_

----

1) (مکارم الاخلاق ص 25)_
2) (مکارم الاخلاق ص 22)_

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین (ع) اصحاب کے قریب سے کسی سواری پر سوار ہو کر گذر رہے تھے کچھ لوگ آپ (ص) کے پیچھے پیچھے پیدل چلنے لگے ، آپ (ص) نے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئي حاجت ہے ؟ لوگوں نے کہا نہیں لیکن ہمیں آپ (ص) کیسا تھ چلنا اچھا لگتا ہے ، آپ (ص) نے فرمایا واپس جاو اس لئے کہ سوار کیساتھ پیدل چلنے سے سوار کے اندر تکبر پیدا ہوتا ہے اور پیدل چلنے والے کیلئے یہ ذلت کا باعث ہے_(1)

اصحاب کے ساتھ تواضع
جو اصحاب کسی پوشیدہ خزانہ کی طرح انجانی جگہوں پر پڑے ہوئے تھے پیغمبر (ص) کی تواضع سے وہ شمع نبوت کے پروانے بن گئے اور آپ (ص) نے ان کو جاودانہ معنویت کی دولت سے مالا مال کردیا _ غریبوں ، غلاموں اور ستم رسیدہ افراد کو آپ (ص) نے ایسا مومن بنادیا جو راہ اسلام میں اپنے خون کا آخری قطرہ تك بہادینے کیلئے تیار تھے _ وہ اپنے آپ (ص) کو خدا کا بندہ کہتے تھے اور اس پر فخر و مباہات کرتے تھے اسی وجہ سے آپ (ص) غلاموں کے ساتھ ایك ہی دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے_
امام جعفر صادق (ع) سے منقول ہے کہ ایك بد زبان عورت کاآنحضرت (ص) کے قریب سے گذر ہوا جبکہ آپ (ص) کچھ غلاموں کے ساتھ بیٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے ، عورت نے کہا

----

1) (بحار الانوار ج 41ص 55)_

اے پیغمبر (ص) آپ غلاموں کی طرح کھانا کھاتے ہیں اور غلاموں کی طرح بیٹھے ہیں رسول خدا (ص) نے فرمایا : وائے ہو تجھ پر کون سا غلام مجھ سے بڑا غلام ہے ؟ اس عورت نے کہا پھر آپ (ص) اپنے کھانے میں سے ایك لقمہ مجھ کو دیں ، پیغمبر (ص) نے ایك لقمہ اسے دیا اس عورت نے کہا نہیں آپ(ص) اپنا جھوٹا مجھ کو عنایت فرمائیں ، آپ (ص) نے اپنا جھوٹا ایك لقمہ اسے دیدیا ، اس عورت نے لقمہ کھالیا امام (ع) فرماتے ہیں کہ جب تك وہ عورت زندہ ہی کبھی مرض میں مبتلا نہیں ہوئي_ (1)
اصحاب کے ساتھ پیغمبر (ص) کی نشست کے بارے میں منقول ہے کہ آپ (ص) اپنے اصحاب کے درمیان جب بیٹھے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ آپ (ص) ان ہی میں سے ایك ہیں اگر کوئي انجان آدمی آجاتا تو وہ پوچھے بغیر نہیں سمجھ سکتا تھا کہ رسول خدا (ص) کون ہیں ،اصحاب نے آپ(ص) کیلئے ایك ایسی جگہ کا بندو بست کرنا چاہا کہ آنے والے انجان افراد اس کی وجہ سے آپ (ص) کو پہچان لیں پھر ان لوگوں نے مٹی کی ایك اونچی جگہ بنائي اور آپ (ص) اس پر بیٹھنے لگے_ (2)
یہی مٹی کا چھوٹا سا چبو ترہ تھا جس نے محل میں بیٹھنے والے بادشاہوں کو ہلادیا اور یہ متواضعانہ اور سادہ بزم تھی جس نے ایك دن دنیا کی تصویر بدل دی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----
1) (مكارم الاخلاق ص 16)_
2) (محجة البيضاء ج 6 ص 151)_

اصحاب كيساتھ گفتگو كا انداز :
اصحاب كے ساتھ بات كرتے وقت ان كو بھى گفتگو كرنے اور اظہار نظر كى اجازت ديتے تھے_ اگر كبھى بزم ميں ان ميں سے كوئي بات چھيڑتا تو آپ (ص) سلسلہ كو منقطع نہيں كرتے تھے بلكہ ان كا ساتھ ديتے تھے_
اصحاب كا دل ركھنے اور ان كى تواضع كے لئے اگر كسى نشست ميں آخرت كا ذكر ہوتا تو آپ (ص) اس ميں شركت فرماتے اور اگر كھانے پينے كا ذكر چھڑ جاتا تو آپ (ص) اس ميں بھى شريك ہوجاتے تھے ، اگردنيا كا ذكر ہوتا تو آپ (ص) اس بحث ميں بھى شامل ہوجاتے _ كبھى اصحاب زمانہ جاہليت كا شعر پڑھتے اور كسى چيز كو ياد كركے ہنستے ، تو آپ بھى تبسم فرماتے اور لوگوں كو حرام باتوں كے علاوہ كسى چيزسے منع نہيں كرتے تھے_(1)
فروتنى كے ساتھ ساتھ آپ (ص) اپنے اصحاب كے ساتھ شفقت و محبت بھى فرماتے تھے ، جب آپ (ص) اپنے اصحاب كے پاس پہنچتے تو جس طرح معمول كے مطابق شفقت و محبت كى جاتى ہے اسى طرح آپ (ص) انكے ساتھ شفقت و محبت سے پيش آتے تھے_

----
1) (محجة البيضاء ج 4 ص 152)_

بچوں كے ساتھ تواضع كے ساتھ برتاو
بچے مستقبل كے معاشرہ كے معمار ہوتے ہيں ليكن عام طور پر اپنى كم سنى كى وجہ سے بزرگوں كى نظروں سے دور رہتے ہيں ، يہ بھى ممكن ہے كہ كوئي ان پر حقارت كى نظر ڈالے ، ليكن رسول اللہ (ص) نے صرف يہ كہے ان كو حقارت كى نظر سے نہيں ديكھتے تھے بلكہ ان كے ساتھ تواضع كا برتاوكرتے ،ان كو اہميت ديتے اور ان كا احترام كرتے تھے_
روايت ہے كہ جب رسول خدا (ص) انصار كے بچوں كو ديكھتے تو ان كے سر پردست شفقت پھيرتے انہيں سلام كرتے او رانكے لئے دعا فرماتے تھے _(1)
ايك دن آپ (ص) كچھ بچوں كے پاس گئے ان كو سلام كيا اور ان كے در ميان غذائيں تقسيم كيں_ (2)
آنحضرت(ص) كے زمانہ ميں يہ طريقہ تھا كہ جب مسافر لوٹ كروطن آتے تھے تو اس وقت ان كے استقبال كو بچے آتے تھے ،آنحضرت(ص) ان بچوں كے ساتھ بہت تواضع سے ملتے اور ان پر مہربانى فرمايا كرتے تھے _
جب رسول خد ا (ص) سفر سے واپس لوٹتے اور بچے آپكا استقبال كرنے كيلئے آتے ،تو آپ فرماتے كہ ان كو سواركر لوكچھ بچوں كو چوپائے كے اگلے حصہ پر او ركچھ كو پچھلے حصہ پر

----
1) (شرف النبى ص 65)_
2) (مكارم الاخلاق ص 16)_

سوار كرليتے اور كچھ بچوں كيلئے اپنے اصحاب سے فرماتے كہ تم ان كو سوار كر لو اس كے بعد بچے ايكدوسرے پر فخر كرتے تھے بعض بچے كہتے تھے كہ مجھ كو رسول خد ا (ص) نے سوار كيا تھا اور تم كو اصحاب نے سوار كيا تھا (1)_

زندگى كے تمام امور ميں فروتني
سادہ بے داغ صداقت پر مبنى ، ظاہر دارى سے پاك ، رسول خدا (ص) كى زندگى ايك آزاد او رمتواضع انسان كى زندگى تھى ،گھر او رگھر سے باہر معاشرہ كے مختلف طبقوں كے ساتھ آپ(ص) كى زاہدانہ اور تكلف سے پاك زندگى آپ(ص) كے انكسار او رفروتنى كى داستان بيان كرتى ہے _
اميرالمومنين فرماتے ہيں كہ پيغمبر (ص) كى عباستر كا كام او رتكيہ كى جگہ ايك كپڑے مينخرمے كى چھال بھرى ہوتى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھي، ايك رات لوگوں نے اس بستر كو دہرا كرديا تو آپ(ص) نے فرمايا : كہ كل رات كی بستر نماز شب كيلئے اٹھنے سے مانع تھا ، پھر آپ(ص) نے حكم ديا كہ ايك بستر سے زيادہ بستر نہ بچھايا جائے_(2)
آپ (ص) كے پاس كھال كا ايك بستر تھا جس ميں خرمہ كی چھال بھری ہوئي تھی ، ايك عبا تھي

----
1) (شرف النبی ص 85)_
2) (مكارم الاخلاق ص 38)_

جب آپ(ص) كہيں دوسری جگہ جاتے تو عبا دوہری كركے بچھاليتے ، بيٹھنے كيلئے بھی خرمہ كی جھال سے بھری ہوئی ايك كھال پہچادی جاتی اسی پر بيٹھتے تھے اور ايك فدك كی چادر تھی اسی كو اپنے جسم پر لپيٹ ليتے تھے ايك توليہ نما مصری چادر او ربالوں سے بنا ہوا ايك فرش بھی تھا جس پر آپ(ص) بيٹھتے اور كبھی كبھی اسی پر نماز بھی بڑھتے تھے (1)_
آپ(ص) كی ايك زوجہ فرماتی ہيں كہ سماجی كاموں سے فرصت پانے كے بعد آپ(ص) اپنا كپڑا سيتے،اپنی جوتياں ٹانكتے اور جو كام گھروں ميں مرد كيا كرتے ہيں وہ سارے كام اپنے ہاتھ سے انجام ديتے تھے نيز فرماتی ہيں كہ ہر كام سے زيادہ آپ (ص) كو خياطی پسند تھي_(2)

ذاتی كاموں ميں مدد نہ لينا
رسول خدا (ص) كا اپنے ذاتی كاموں كو انجام دينا آپ(ص) كی متواضع شخصيت كے كمال كی علامت ہے ذاتی كاموں كے انجام دينے ميں آنحضرت(ص) كا اپنے آپ(ص) كو دوسروں سے ممتاز نہ سمجھنا بذات خود آپكی ذات كو خصوصی امتياز ديتا ہے _
آپ(ص) اپنے كپڑے ميں اپنے ہاتھ سے پيوند لگا تے' جوتے ٹانكتے ،گھر كا دروازہ

----
1) (مكارم الاخلاق ص 38)_
2) (مكارم الاخلاق ص 17)_

كھولتے بھيڑوں او راونٹ كا دودھ دوہتے'اونٹ كو اپنے ہاتھ سے باندھتے' خادم جب آٹا پيستے ہوئے تھك جاتا تواس مدد كرتے ' نماز شب كيلئے وضو كرنے كی غرض سے خود پانی لاتے ،گھر كے كاموں ميں بيوی كی مدد كرتے اور گوشت كے ٹكڑے كاٹتے _(1)
اپنے كاموں كو اپنے ہاتھونسے اس طرح انجام ديتے تھے كہ اصحاب اگر مدد كرنے كی بھی كوشش كرتے تو منع ديتے تھے_
ايك سفر ميں آپ (ص) نماز كيلئے اپنی سواری سے ا ترے ، نماز كی جگہ پر كھڑے ہونے كے بعد آپ (ص) پھر پلٹ گئے اصحاب نے وجہ پوچھی تو آپ (ص) نے فرمايا كہ ميں نے اپنے اونٹ كے پير نہيں باندھے تھے ميں نے چاہا كہ اس كے پير باندھ دوں اصحاب نے كہا كہ يہ كام ہم كئے ديتے ہيں آپ(ص) نے فرمايا : يہ اچھی بات نہيں ہے كہ كوئي اپنا ذاتی كام دوسروں سے كرائے ، چاہے دہ مسواك كيلئے ايك لكڑی ہی لانے كا كام كيوں نہ ہو_(2)

رسول خدا (ص) كی انكساری كے دوسرے نمونے
آپ (ص) كے اندر تواضع كی صفت بدرجہ اتم موجود تھی اس وجہ سے آپ (ص) كی زندگی كے تمام شعبوں ميں فروتنی كا مظاہرہ نظر آتا ہے _

----
1)(بحارالانوار ج 16ص227)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) (شرف النبی ص 75 عبارت میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ)_

لباس کے بارے میں منقول ہے :
آپ (ص) لمبا لباس (شملہ) پہنتے تھے ، ايك ہی کپڑے سے قمیص اور شلوار بناتے تھے _ یہ کپڑا آپ (ص) کے جسم پر بہت زیب دیتا تھا اور کبھی وہی لمبا لباس (شملہ) پہن کر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے_ (1)
آپ (ص) کے معنوی قد و قامت کیلئے مہنگا اور طرح طرح کے رنگ برنگ کپڑے زیبانہ تھے اس لئے کہ آنحضرت (ص) دنیا کی رنگینوں کی حقیقت سے واقف تھے اور اسے ٹھکرا چکے تھے_
آپ (ص) کے تواضع اور انکسار میں یہ بات بھی داخل تھی کہ : آپ (ص) مریض کی عیادت کیلئے جاتے ، تشییع جنازہ میں شرکت کرتے ، غلاموں کی دعوت کو قبول کرتے اور گدھے پر سوار ہوتے_ (2)
تاریخ گواہ ہے کہ آپ (ص) کے انکسار اور تواضع کی وجہ سے آپ (ص) کی ہیبت اور شان و شوکت میں کوئي کمی نہیں واقع ہوئي بلکہ یہی انکساری سربلندی اور عزت کا ذریعہ بن گئي ، تھوڑی ہی مدت میں آپ (ص) کی شہرت دنیا میں پھیل گئي اور آج گلدستہ اذان سے وحدانیت کی شہاوت کے ساتھ ساتھ رسول (ص) کی رسالت کا اعلان بھی دنیا میں گونج رہا ہے _

----
1) (ترجمہ مکارم اخلاق ص 69 مطبوعہ بیروت)_
2) (مکارم اخلاق ص 15) _

تواضع کے بارے میں آپ (ص) ہی کے ايك قول پر میں اپنی گفتگو تمام کرتے ہیں _
طوبى لمن تواضع فی غير مسكنة و انفق مالا جمعه من غير معصية و رحم اہل الذل و المسكنہ و خالط اہل الفقہ و الحكمہ (1)
بڑا خوش نصیب ہے وہ شخص جو فقر اور بیچارگی کے علاوہ تواضع کرے اور اس مال کو خرچ کرے جس کو گناہوں سے جمع نہیں کیا ہے اور ٹھکرائے ہوئے لوگوں پر رحم کرے اور اہل حکمت و دانش کے ساتھ زندگی گزارے_

----
1) (جامع السعادات ج 1 ص 395 طبع بیروت) _

خلاصہ درس
1) لغت میں تواضع کے معنی فروتنی اور انکسار کے ہیں اور علمائے اخلاق کی اصطلاح میں تکبر کی مخالف ايك صفت ہے اور ایسی کسر نفسی کہ جس میںانسان دوسروں پر اپنی فضیلت و فوقیت نہ جتائے _
2) فروتنی کے زیور سے تمام انبیاء آراستہ تھے _ ان کے تواضع سے پیش آنے کی ايك وجہ یہ بھی تھی کہ ان کے جلال و جبروت اور عظیم مقام سے خوف کی بنا پر لوگ ایمان نہ لائیں بلکہ خدا کی خاطر ایمان قبول کریں _
3)فروتنی ، اور انکسار ی پیغمبر (ص) کی وہ نمایاں صفت تھی جو زندگی کے مختلف حالات میں اور معاشرہ کے دوسرے مختلف طبقات سے میل جول کے وقت لوگوں کے سامنے ظاہر ہوجاتی تھي_
4) غریبوں ، غلاموں اور مظلوموں کیساتھ رہ کر آپ(ص) نے ان کی ایسی تربیت کی کہ وہ اسلام کے راستہ میں اپنے خون کا آخری قطرہ تك پیش کردینے پر تیار تھے_
5) آنحضرت (ص) بچوں کے ساتھ بھی تواضع سے پیش آتے تھے ان کو اہمیت دیتے اور انکا احترام کرتے تھے _
6) آپ(ص) کی سادہ ، پاکیزہ ، سچی اور ظاہر داری سے مبرا زندگی آپ کے آزاد اور منکسر رویہ کی زندہ دلیل ہے _

سوالات :
1_ تواضع کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے ؟
2_ انبیائے خدا کیوں تواضع فرماتے تھے ؟
3_ رسول خدا (ص) کی تواضع کو امیرالمومنین کی روایت کی روشنی میں بیان کیجئے ؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_ رسول خدا (ص) كے تواضع كى ايك مثال پيش كيجئے ؟
5_ بچوں كے ساتھ حضور كا كيا سلوك تھا؟

انيسواں سبق:

انيسواں سبق:
(پاكيزگى اور آرائشے)

اسلامى تہذيب ميں جسم كو آلودگى سے پاك و پاكيزہ ركھنا ، روح كو پليدگى سے بچانے اور نفس كو آب توبہ سے دھونے كے برابر اہميت حاصل ہے _
"ان الله يحب التوابين و يحب المتطہرين "(1)
بيشك خدا بہت زيادہ توبہ كرنيوالوں اور پاك و پاكيزہ رہنے والوں كو دوست ركھتا ہے_
چونكہ متطہرين سے مراد طہارت معنوى اور ظاہرى دونوں طہارتوں كے حامل افراد ہيں_
رسول خدا (ص) اور اءمہ عليہم السلام سے بہت سى روايتوں ميں صفائي ، اپنے كو آراستہ كرنے اور ان باتوں كو روح كى شادابى اور جسم كى سلامتى سے مربوط قرار ديا گيا ہے ، اس

---

1) بقرہ 222_

سے اسلام كى نظر ميں طہارت كى اہميت اور قدر و قيمت ظاہر ہوتى ہے نيز يہ بھى پتہ چلتا ہے كہ طہارت كا انسانى زندگى كو سنوار نے ميں كيا اثر ہے _
رسول خدا (ص) كے اس حوالے سے چند فرامين كا انتخاب كيا گيا ہے :
"قال رسول الله (ص) ان الاسلام نظيف فتنظفوا فانہ لا يدخل الجنة الا نظيف"(1)
بے شك اسلام خود پاكيزہ ہے لہذا تم بھى پاك و پاكيزہ رہو جو پاك و پاكيزہ نہيں ہے وہ جنت ميں نہيں جائيگا _ بس پاكيزہ افراد ہى جنت ميں داخل ہوں گے_
"ان الله تعالي طيب يحب الطيب ، نظيف يحب النظافة "(2)
بے شك خدا طيب ہے اور وہ خوشبو كو دوست ركھتا ہے وہ پاك ہے اور پاكيزگى كو دوست ركھتا ہے_
"ان الله جميل و يحب الجمال الله"
جميل ہے وہ خوبصورتى كو دوست ركھتا ہے _
"قال النبى : لا نس يا انس اكثر من الطہور يزد الله فى عمرك فان استطعت ان تكون لليل و النہار على طہارة فافعل فانك تكون اذا مت على طہارة مت شہيدا"

---

1) (نہج الفصاحہ ص 122ح 611)_
2) (نہج الفصاحہ ص 142، ح 703)_

آنحضرت (ص) نے انس سے فرمايا كہ بہت زيادہ باطہارت رہا كرو تاكہ خدا تمہارى عمر ميں اضافہ كرے اور اگر ہوسكے تو شب و روز باطہارت رہو اگر طہارت كى حالت ميں مرو گے تو شہيد مروگے (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"قال علی (ع) تنظفوا بالماء من الراءحة المنتنة فان الله تعالي يبغض من عباده القاذورة "(2)
بوئے بد کو پانی سے دھو ڈالواس لئے کہ کثیف بندوں سے اللہ ناراض رہتا ہے _
رسول خدا (ص) نے اپنے اقوال میں نظافت اور پاکیزگی کی بڑی تاکید کی ہے آپ (ص) خود بھی ظاہری طور پر آراستہ ، معطر اور پاك و پاکیزہ رہتے تھے دیکھنے میں دیدہ زیب نظر آتے تھے_
امید ہے کہ اس سلسلہ میں یہ کتاب چند نمونہ پیش کر کے اس سنت کو زندہ رکھنے میں ولو مختصر لیکن موثر ثابت ہوگی _

ظاہری و باطنی طہارت :
قرآنی نص کے مطابق رسول خدا (ص) اور اءمہ معصومین (ع) ذاتی طہارت کے مالك ہیں _

----
1) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج 1 ص 78) _
2) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج 1 ص 78)_

"انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا"(1)
اے اہل بیت خدا کا یہ ارادہ ہے کہ وہ تم سے نجاست کو دور رکھے اور تم کو پاك و پاکیزہ رکھے جو پاك و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے _
اسی طرح آغاز بعثت میں خدا نے پیغمبر (ص) سے فرمایا : "و ثیابك فطہر و الرجز فاہجر" آپ اپنے کپڑے پاك رکھیں اور گناہوں سے الگ رہیں _(2)
پیغمبر اکرم (ص) چونکہ خدا کے برگزیدہ ہیں اس لئے اس نے آپ (ص) کو ہر نجاست سے پاك بنایا اور وحی کے مبلغ کو ہر آلایش سے دور ہونا چاہیے اور اس نے حکم دیا کہ آپ ہمیشہ پاك و پاکیزہ رہیں تا کہ آپ کا ظاہر دیکھ کر لوگ متنفر نہ ہوں _

پیغمبر (ص) کا لباس
آپ (ص) قیمتی اور فاخرہ لباس نہیں پہنتے تھے ، نہایت سادہ اورکم قیمت والا وہ لباس جو عام لوگ پہنا کرتے تھے وہی آپ (ص) بھی زیب تن فرماتے تھے ، لیکن اس کے باوجود لباس کے رنگ اورکپڑے کی ساخت میں اپنے حسن انتخاب کی بدولت آپ (ص) بہت خوبصورت نظر آتے تھے_

----
1) (احزاب 33)_
2) (مدثر 4،5)_

رسول اکرم (ص) مختلف قسم کے لباس زیب تن فرماتے تھے جیسے " ازار" وہ کپڑا جو کمر کے نچلے حصہ کو ڈھکتا ہے _ " رداء " پائے پیراہن اور " جبہ" و غیرہ ، سبز رنگ کالباس آپ (ص) کا پسندیدہ لباس تھا اور زیادہ تر سفید لباس پہنتے تھے ، آپ (ص) فرماتے تھے : زندگی میں سفید لباس پہنو اور اپنے مردوں کو اس کا کفن دو اورآنحضرت (ص) کا لباس ٹخنوں کے اوپر تك ہوتا تھا اور ازار پنڈلی تك ہوتی تھی ، تکمے ہمیشہ بند رہتے تھے کبھی نماز و غیرہ میں انھیں کھول بھی دیتے تھے_(1)
جمعہ کی اہمیت کے پیش نظر روزانہ پہنے جانے والے لباس کے علاوہ جمعہ کیلئے دو مخصوص لباس بھی آپ (ص) کے پاس موجود تھے_(2)
لباس سے آپ (ص) صرف جسم کے چھپانے کا کام نہیں لیتے تھے بلکہ کبھی خشوع اور خدا کے نزدیك فروتنی ظاہر کرنے کیلئے موٹا اورکھردرا بھی پہنتے تھے ، آپ (ص) پیوند دار لباس پہننے میں بھی کسی طرح کی ذلت محسوس نہیں کرتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اكثر اون كا بنا لباس پہنتے تھے اس كے علاوہ كوئي دوسرا لباس نہيں پہنتے تھے آپ(ص) كے پاس اون كا ايك پيوند دار لباس تھا جس كو آپ(ص) زيب تن فرماتے اور فرماتے تھے :
"انما انا عبد البس كما يلبس العبد "(3)

----
1) (محجة البيضاء ج 4 ص 141)_
2) (محجة البيضاء ج 4 ص 142)_
3) (ترجمہ احياء العلوم الدين ج 2ص 1063) _

بيشك ميں ايك بندہ ہوں اور بندوں جيسا لباس پہنتا ہوں _
جناب ابوذر سے آپ نے فخر اور تكبر كو ختم كرنے كيلئے كھر درے لباس كى تاثير بيان كرتے ہوئے فرمايا :
"اباذر انى البس الغليظ و اجلس على الارض و العق اصابعى و اركب الحمار بغير سرج و اردف خلفي، فمن رغب عن سنتى فليس منى ، يا اباذر البس الخشن من اللباس و الصفيق من الثياب لءلا يجد الفخر فيك سلكا "
ميں كھر درے كپڑے پہنتا ہوں ، زمين پر بيٹھتا ہوں ، كھانا كھانے كے بعد انگليوں كو چاٹتا ہوں ، گدھے كى ننگى پيٹھ پر سوارى كرتا ہوں اور اپنى سوارى پر دوسروں كو بھى سوار كر ليتا ہوں (يہ سب تواضع اور انكسارى اور ميرى سنت كى علامتيں ہيں) جو ميرى سنت سے روگردانى كرے وہ مجھ سے نہيں ہے اے ابوذر كھردرا اور موٹا لباس پہنو تا كہ فخر اور تكبر تم تك نہ آنے پائے _ (2)
كھردرا اور سياہ رنگ كا لباس تھا جو آپ(ص) كے بدن مبارك پر برا نہيں معلوم ہوتا تھا ، آپ كے پاس ايك سياہ رنگ كا لباس تھا جو آپ(ص) نے كسى كو ديديا تھا _ آپ(ص) سے جناب ام اسلمہ نے كہا كہ ميرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائيں وہ سياہ رنگ والا لباس كہاں ہے ؟ آپ (ص) نے فرمايا : ميں نے كسى كو ديديا ، ام سلمہ نے كہا: آپ(ص) كے گورے رنگ پر اس

----
1) (ترجمہ مكارم الاخلاق ص 217) _

سياہ كپڑے سے زيادہ ديدہ زيب كوئي دوسرا كپڑا ميں نے نہيں ديكھا _ (1)
رسول خدا (ص) كسى خاص قسم كا جوتا پہننے كے پابند نہيں تھے ، حالانكہ آپ(ص) كے جوتوں كى خوبصورتى بہت نماياں ہوتى تھى _ آپ (ص) كے جوتوں كے دو بند ہوا كرتے تھے اور وہ انگليوں كے درميان رہتے تھے، پنجوں كى طرف نعلين كا منہ پتلا ہوتا مگر نوكيلا نہيں ہوتا تھا ، اكثر دباغت شدہ كھال كے جوتے پہنتے تھے ، جوتے پہنتے وقت پہلے داہنے پيركا جوتا پہنتے اور اتار تے وقت پہلے بائيں پير كا جوتا اتارتے تھے اور يہ حكم ديتے تھے كہ : يا تو دونوں پيروں ميں جوتے پہنو يا پھر كسى پير ميں نہ پہنو ، آپ(ص) كو يہ ہرگز پسند نہ تھا كہ كوئي ايك پير ميں جوتے پہنے اور ايك پير بغير جوتے كے چھوڑ دے _ (2)

خوشبو كا استعمال
آپ(ص) بہت زيادہ خوشبو استعمال كرتے تھے اور اصحاب سے خوشبو لگانے كى فضيلت بھى بيان كرتے تھے امام جعفر صادق فرماتے ہيں :
"كان رسول الله ينفق على الطيب اكثر مما ينفق على الطعام "(3)

----
1) (مجمع البيضاء ج 4 ص 142) _
2) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج 1ص 73) _
3) (ترجمہ مكارم الاخلاق ص 66) _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) خوشبو پر کھانے پینے سے زیادہ پیسے خرچ کر تے تھے _
امام باقر فرماتے ہیں :
رسول خدا (ص) جس راستے سے گزرتے تھے اس راستہ سے دو تین دن بعد گذرنے والا یہ محسوس کرلیا تھا کہ آپ(ص) اس جگہ سے گذرے ہیں ، اس لئے کہ وہاں آپ (ص) ہی کس خوشبو سے فضا معطر رہتی تھی ، جب بھی کسی قم کا عطر آپ(ص) کے پاس لایا جاتا تھا تو آپ(ص) اس کو لگاتے اور فرماتے تھے اس عطر کی خوشبو دل پسند ، اچھی اور قابل برداشت ہے _

مسواك كرنا
حفظان صحت کیلئے دانتوں کی صفائي اور دانتوں کا تحفظ بڑی اہمیت کا حامل ہے ، رسول خدا (ص) نے صفائي کے ساتھ مسواك کرنے کی بھی تاکید کی ہے اور اس کے مفید اثرات کی طرف بھی متوجہ کیا ہے ، آپ(ص) نے ہر مومن سے ہر وقت باوضو رہنے کی بڑی تاکید کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر وضو کے ساتھ مسواك بھی کریں ، آپ(ص) اس پر خود بھی عمل پیرا تھے_
"لم یر رسول اللہ قط خارجا من الغاءط الاتوضءا و یتبدی بالسواك"(1)
رفع حاجت کے بعد رسول خدا ہمیشہ وضو کرتے تھے اور وضو کی شروعات مسواك سے کرتے تھے _

----
1) (مجمہ البیضاء ج 1ص 294) _

موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ابتدا میں ہم آنحضرت (ص) کے چند اقوال پیش کریں گے پھر اس کے بعد آپ(ص) کی سیرت پر بحث کریں گے _
"قال رسول اللہ لو لا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواك مع كل صلوة "(1)
اگر میری امت کیلئے یہ امر دشواری کا باعث نہ ہوتا تو میں ہر نماز کیلئے مسواك کرنے کا حکم دیتا _
حضرت امیرالمومنین سے فرمایا:
"یا علی ثلاث یزدن الحفظ و یذہبن السقم " اللبان " و السواك و قراءة القرآن"(2)
تین چیزویں حافظہ کو بڑھاتی اور بیماریوں کو دور کرتی ہیں اگربتي، مسواك اور قرآن کی تلاوت _
مسواك کے اچھے اثرات کے بارے میں آنحضرت(ص) کا ارشاد ہے :
"مطہرة للفم ، مرضاة للرب، یضاعف الحسنات سبعین ضعفا ، و ہو

----
1) (بحار الانوار ج 3 ص 126) _
2) (بحار الانواز ج 73ص 127)_

من السنة ، و یذہب بالحفر و يبيض الاسنان و یشد اللثةص و یقطع البلغم و یذہب بغشاوة البصر و یشہی الطعام "(1)
مسواك منہ کو صاف کرتی ہے ، خدا کو خوش کرتی ہے ، نیکیوں کو سترگنا بڑھا دیتی ہے یہ پیغمبر (ص) کی سنت ہے ، اس سے دانتوں کی زردی ختم ہوتی ہے ، انھیں سفید بناتی ہے مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے ، بلغم کو ختم کرتی ہے ، آنکھوں سے پردہ ہٹاتی ہے اور کھانے کی خواہش بڑھاتی ہے _
منہ کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کیلئے مسواك کے بارے میںآنحضرت (ص) کے کچھ اقوال یہ ہیں :
"قال رسول اللہ مازال جبرئیل یوصینی بالسواك حتی خشیت ان ادرداو احفی "(2)
جبرئیل نے مجھ کو مسواك کرنے کی اتنی بار تاکید کی کہ میں سوچنے لگا کہ کہیں میرے دانت گرنہ پڑیں یا گھس نہ جائیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو اصحاب اس سنت پر توجہ نہيں ديتے تھے ، آپ (ص) کو ان پر بڑا تعجب ہوتا تھا اور آپ (ص) ان کی مذمت کرتے تھے _

----

1) (بحارالانوار ج 73 ص 127) _

2) (بحارالانوار ج 73 ص2) _

"قال رسول الله (ص) مالی اراکم تدخلون علی قلحا مرغا؟ مالکم لا تستاکون؟ "(1)

کيا ہوا کہ ميں ديکھ رہا ہوں کہ تم ميرے پاس زردی ماءل اور گندے دانت ليکر آتے ہو ايسا لگتا ہے کہ کوئي حيوان گھاس چر کر ميرے پاس آرہا ہے تم کو کيا ہوگيا ہے ؟ آخر تم مسواک کيوں نہيں کرتے ؟

ان دو روايتوں سے معلوم ہوتاہے کہ آنحضرت(ص) مسواک کو بڑی اہميت ديتے تھے_

مسواک رسول الله (ص) کی سنت

رسول خدا (ص) مسواک کرنے کے بہت زيادہ پابند تھے اگر چہ يہ واجب نہيں تھی منقول ہے کہ آپ رات ميں تين بار مسواک کرتے تھے; ايک بار سونے سے پہلے دوسری بار نماز شب کيلئے اٹھنے کے بعد اور تيسرے دفعہ نماز صبح کيلئے مسجد جانے سے پہلے ، جبرئيل کے کہنے کے مطابق اراک کی لکڑی (حجاز ميں ايک لکڑی ہوتی ہے جس کو آج بھی مسواک کے طور پر استعمال کيا جاتاہے) سے مسواک کرتے تھے_(2)

اءمہ نے بھی مسواک کرنے کو آنحضرت(ص) کی سنت بتايا ہے_

----

1) (بحارالانوار ج 73ص 131) _

2) (بحارالانوار ج73 ص 135)_

قال علی (ع) :

" لسواک مرضات الله و سنة النبی (ص) و مطہرة للفم "(1)

مسواک کرنے ميں خدا کی خوشنودی پيغمبر (ص) کی سنت اور منہ کی صفائي ہے _

ذيل کی روايت سے معلوم ہوتاہے کہ پيغمبر اکرم (ص) قوموں ميں منہ کی پاکيزگی کو انکے ليے امتياز اور فضيلت شمار کرتے تھے_

"قال الصادق (ع) ; لما دخل الناس فی الدين افواجا قال رسول الله (ص) اتتہم الازد ارقہا قلوبا و اعذبہا افواہا فقيل: يا رسول الله (ص) ہذا ارقہا قلوبا عرفناہ صارت اعذبہا افواہا ؟ قال انہا کانت تستاک فی الجاہلية"(2)

امام جعفر صادق (ع) نے فرماياکہ جب گروہ در گروہ لوگ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تو رسول خدا نے فرمايا: قبيلہ " ازد" کے لوگ اس حالت ميں ائے کے وہ دوسرونسے زيادہ نرم دل تھے اوران کے منہ صاف تھے، لوگوں نے کہا يا رسول الله ہم نے ان کی نرم دل تو جان لی مگر ان کے منہ کيسے صاف ہوئے؟ آپ(ص) نے فرمايا: يہ قوم وہ ہے جو جاہليت کے زمانہ ميں بھی مسواک کرتی تھي_

----

1) (بحارالانوار ج73 ص 133)_

2) (بحارالانوار ج73 ص 137)_

خلاصہ درس

1) اسلامی تہذيب ميں گندگی سے جسم کو صاف کرنے اور اسے آراستہ رکھنے کو گناہ کی گندگی سے روح کے پاکيزہ رکھنے اور آب توبہ سے دھونے کے مرادف قرار ديا گيا ہے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) رسو لخدا (ص) نے " اسوہ حسنہ" کے عنوان سے اپنے بہت سے اقوال میں نظافت اور صفائي کی تاکید فرمائي ہے آپ (ص) خود بھی صاف ستھرے ، معطر اور دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے تھے_
3) پیغمبر اکرم (ص) ا گر چہ کم قیمت والا ایسا سادہ لباس پہنتے تھے جو عام افراد استعمال کرتے ہیں اس کے باوجود رنگ لباس اور اسکی ساخت میں آپ (ص) کا حسن انتخاب ایسا تھا کہ وہ لباس آپ (ص) کے جسم پر خاص زیبائي دیتا تھا_
4) آپ (ص) بہت زیادہ خوشبو استعمال فرماتے تھے اور اس کی خوبیاں اصحاب کی سامنے بیان کرتے تھے_
5) صفائي کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ (ص) مسواك کی بھی تعلیم دیتے تھے اور اس کے اچھے اثرات سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہے تھے_
6) آپ (ص) رات کو تین بار مسواك کرتے تھے ، سونے سے پہلے نماز شب کیلئے بیدارہونے کے بعد اور مسجد میں نماز صبح کیلئے جانے سے پہلے_

سوالات :
1 _ پیغمبر اکرم (ص) کی روایت سے صفائي کی اہمیت بیان کیجئے؟
2 _ لباس اور جوتے کے پہننے میں پیغمبر (ص) کا کیا رویہ تھا؟ اجمالی طور پر لکھیں؟
3 _ آنحضرت (ص) خوشبو کی بڑی اہمیت دیتے تھے اس سلسلہ میں امام جعفر صادق (ع) کی روایت بیان فرمائیں ؟
4 _ رسول (ص) کی ایك روایت کی ذریعہ مسواك کرنے کی اہمیت بیان کیجئے؟
5_ جو لوگ مسواك نہیں کرتے تھے ان کے ساتھ حضور(ص) کا کیا سلوك تھا؟

بیسواں سبق:

بیسواں سبق:
(کنگھی کرنا اور دیگر امور)

شروع ہی سے رسول خدا (ص) سر کے بال تو صاف رکھنے پر بہت توجہ دیتے تھے اور اسے بیری کے پتوں سے صاف کیا کرتے تھے_
"کان اذا غسل رأسہ و لحیتہ غسلہا بالسدر"
رسول خدا (ص) اپنے سر اور ڈاڑھی کو سدر (بیری کے پتوں) سے دھوتے تھے_
بالوں کو صاف کرنے کے بعد ان کو سنوارنے اور ترتیب سے رکھنے کی تاکید فرماتے تھے_
"قال رسول اللہ (ص) : من کانت لہ شعرة فلیکرمہا"(1)
جس کے بال موجود ہوں اسے چاہے کہ انکا احترام کرے_

---

1) (محجة البیضاء ج1 ص 209)_

"من اتخذ شعراً فلیحسن و لایتہ او لیجذہ"(1)
جو بال رکھے اس پر لازم ہے کہ وہ ان کی خوب نگہداشت بھی کرے ورنہ ان کو کٹوا دے_
اچھے اور خوبصورت بالوں کی تعریف کرتے ہوئے آپ (ص) نے فرمایا:
"الشعر الحسن من کسوة اللہ فاکرموہ"(2)
خوبصورت بال خدا کی عنایت ہیں ان کا احترام کرو _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(یعنی ان کو سنوار کررکھو) آپ اپنے بالوں کو صاف کرتے اور اس میں تیل لگاتے تھے نیز دوسروں کو اس تعلیم دیتے تھے_
"کان رسول اللہ (ص) یدھن الشعر و یرجلہ غباء و تامرہ بہ و یقول : اومنو غباء" (3)
رسول خدا ایك دن ناغہ کرکے سر میں تیل لگاتے اور کنگھی کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ : ایك دن چھوڑ کر بالوں میں تیل لگاو_
جب آپ اصحاب سے ملاقات کرنے کے لئے نکلتے تو اس وقت بالوں میں کنگھی کرکے اور ظاہری آرائشے کے ساتھ نکلتے تھے_(4)

---

1) (محجة البیضاء ج1 ص 210)_
2) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج2 ص 134)_
3) (محجة البیضاء ج1ص 309)_
4) (محجة البیضاء ج1 ص 309)_

رسول خدا (ص) آئینہ دیکھ کر بالوں کو صاف کرتے اور کنگھی کرتے ، کبھی پانی میں دیکھ کر بالوں کو صاف کرلیا کرتے تھے، آپ فرماتے تھے کہ : جب کوئي شخص اپنے دوستوں کے پاس جائے تو اپنے کو آراستہ کرے یہ بات خدا کو پسند ہے_(1)
الجھے ہوئے بالوں اور نامناسب وضع و قطع سے آپ نفرت فرماتے تھے_ ایك شخص آپ نے فرمایا کیا اس کو تیل نہیں ملا تھا جو اپنے بالوں کو سنوار لیتا _ اس کے بعد آپ نے فرمایا : تم میں سے بعض افراد میرے پاس شیطان کی ہیءت بناکر آتے ہیں _

سرکے بالوں کی لمبائي
آپ کے سرکے بالوں کے بارے میں روایت ہے کہ :
آپ کے سر کے بال بڑی ہوکر کان کی نچلی سطح تك پہنچ جاتے تھے_(2)
اس روایت سے معلوم ہوتاہے کہ آپ کے سر کے بال چھوٹے تھے_ امام جعفر صادق (ع) کے زمانہ میں یہ بات مشہور ہوگئي تھی کہ آپ کے سر کے بال بھی بڑے ہوا کرتے تھے اور آپ درمیان سے مانگ نکالتے تھے، امام نے اپنے ایك صحابی سے فرمایا: " لوگ مانگ نکالنا رسول کی سنت سمجھ رہے ہیں حالانکہ یہ سنت نہیں ہے _

---

1) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج1 ص67)_
2) (محجة البیضاء ج1 ص 309)_

اس شخص نے کہا کہ لوگ تو یہ سمجھتے ہینکہ پیغمبر(ص) مانگ نکالتے تھے امام نے فرمایا :پیغمبر(ص) مانگ نہیں نکالتے تھے(اصولی طور پر) انبیاء کرام بڑے بال نہیں رکھتے تھے_(1)

بالوں میں خضاب لگانا
روایات کے مضمون سے پتہ چلتاہے کہ سر کے بال اگر سفید ہوجائیں تو اسلام کی نظر میں انھیں نورانیت ہوتی ہے اس کے باوجود پیغمبر (ص) کے اقوال سے پتہ چلتاہے کہ سیاہ اور حنائي بال جوانی کی یاد کو زندہ رکھتے ہیں اور مرد کونشاط و ہیبت عطا کرتے رہتے ہیں ، اسی وجہ سے خضاب کی تاکید کی گئي ہے_
امام جعفر (ع) سے منقول ہے کہ : ایك شخص رسول خدا (ص) کی خدمت میں آیا، آپ نے اس کی داڑھی کے سفید بال ملاحظہ فرمائے اور فرمایا نورانی ہے وہ جن کے بال اسلام میں سفید ہوجائیں، اس کے لیے یہ سفیدی قیامت میں نورانیت کا سبب ہے ، دوسری بار وہ حنا کا خضاب لگاکر پیغمبر (ص) کے پاس آیا تو آپ (ص) نے فرمایا : یہ نورانی بھی ہے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسلمان ہونے كى علامت بھى ، وہ شخص پھر ايك دن آپ كى خدمت ميں پہنچا اور اس دن اس نے بالوں ميں سياہ خضاب لگا ركھا تھا، آپ نے فرمايا نورانى بھى ہے اور عورتوں كى محبت اور دشمنوں

----

1) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج 1 ص 135)_

كے خوف كا سبب ہے_(1)

خضاب كے سب سے اچھے رنگ كے بارے ميں آپ نے فرمايا :

"احب خضابكم الى الله الحالك"(2)

خداكے نزديك تمہارا سب سے زيادہ محبوب خضاب سياہ رنگ كا خضاب ہے_

انگوٹھي

آرائشے كى چيزوں ميں حضور رسول اكرم صرف انگوٹھى پہنتے تھے، اسى انگوٹھى سے مہر بھى لگاتے تھے تاريخ ميں انگوٹھى كے علاوہ آرائشے كى اور كوئي چيز درج نہيں ہے _ آپ كى انگوٹھى خصوصاً اس كے نگينہ كے بارے ميں البتہ مختلف روايتيں ہيں_

مجموعى طور پر آنحضرت اور ائمہ كے اقوال ميں : عقيق اور ياقوت كى چاندى كى انگوٹھى تاكيد ملتى ہے _

"قال رسول الله (ص) : تختموا بخواتيم العقيق فانہ لا يصيب احدكم غم مادام عليہ"(3)

عقيق كى انگوٹھى ، پہنو جب تك تمہارے ہاتھوں ميں يہ انگوٹھى رہے گى تم كو كوئي غم نہيں پہنچے گا_

----

1) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج1 ص 150)_

2) (ترجمہ مكارم الاخلاق" ج1 ص 149)_

3) (مكارم الاخلاق مترجم ص 164)_

"قال رسول الله (ص) ; التحتم بالياقوت ينفى الفقر و من تختم بالعقيق يوشك ان يقضى لہ بالحسنى "(1)

ياقوت كى انگوٹھى پہننے سے فقر دور ہوجاتاہے، جو شخص عقيق كى انگوٹھى پہنتاہے اميد كى جاتى ہے خوبياں اس كے لئے مقدر ہوگئي ہيں _

رسول خدا (ص) كى مختلف قسم كى انگوٹھيوں كے بارے ميں لكھا ہے _

آپ (ص) چاندى كى انگوٹھى پہنا كرتے تھے جس كا نگينہ حبشہ سے آيا تھا_ معاذ بن جبل نے آپ (ص) كو لوہے كى چاندى جيسى ايك انگوٹھى دى تھى اس پر " محمد رسول الله" نقش تھا ... وفات كے وقت جو سب سے آخرى انگوٹھى آپ(ص) كے ہاتھوں ميں تھى وہ چاندى كى انگوٹھى تھى جس كا نگينہ بھى چاندى ہى كا تھا يہ ويسى ہى انگوٹھى تھى جيسى لوگ پہنا كرتے ہيں، اس پر بھى " محمدرسول الله" لكھا ہوا تھا_ روايت ميں ہے كہ انتقال كے وقت آپ (ص) كے داہنے ہاتھ ميں وہ انگوٹھى وجود تھى ، انگوٹھى ہى سے مہر كا كام بھى ليتے اور فرماتے تھے مہر لگاہوا خط تہمت سے برى ہوتاہے (2)_

جسم كى صفائي

رسول خدا ہر ہفتہ ناخن كاٹتے جسم كے زاءد بال صاف كرتے اور مونچھوں كے بال

----

1) (مكارم الاخلاق مترجم ص 165)_

2) (مكارم الاخلاق مترجم ج1 ص72)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھوٹے کرتے ، آنحضرت(ص) (ص) اور اءمہ (ع) کے اقوال سے ناخن کاٹنے مونچھوں کے بال چھوٹے کرنے کے طبی اور نفسیاتی فواءد ظاہر ہوتے ہیں ، نیز اس کے ایسے مفید نتاءج کا پتہ چلتاہے جو دنیا اور آخرت کی بھلائي کا سبب ہیں ، ان میں سے کچھ اقوال یہاں نقل کئے جارہے ہیں :

"عن النبی (ص) قال: من قلم اظفارہ یوم الجمعة أخرج اللہ من أناملہ داء و ادخل فیہ شفا"(1)

جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشے خدا اس کو انگلیوں کے درد سے نجات دیتاہے اور اس میں شفا ڈالتاہے_

"قال رسول اللہ (ص) : من قلم اضفارہ یوم السبت و یوم الخمیس و اخذ من شار بہ عوفی من وجع الاضراس و وجع العینین"(2)

جو شخص ہفتہ اور جمعرات کے دن اپنے ناخن تراشے اور مونچھوں کے بالوں کو چھوٹا کرے وہ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے محفوظ رہے گا _

امام جعفر صادق (ع) (ع) سے منقول ہے کہ : رسول خدا (ص) سے وحی منقطع ہوگئي تو لوگوں نے پوچھا کہ وحی کیوں منقطع ہوگئي ؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہ منقطع ہو حالت یہ کہ تم اپنے ناخن نہیں تراشتے اپنے جسم سے بدبو دور نہیں کرتے_

----

1) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج 1 ص 123 ، 124)_

2) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج1)_

"عن الصادق (ع) : قال رسول اللہ (ص) لا یطولن احدکم شار بہ فان الشیطان یتخذہ مخباء یستتر بہ "(1)

تم میں سے کوئي اپنی مونچھیں لمبی نہ کرے، اس لئے کہ شیطان اس کو اپنی پناہ گا ہ بناکر اس میں چھپ جاتاہے_

منقول ہے کہ : آنحضرت(ص) کی نظر ایك ایسے شخص پر پڑی کہ جن کی داڑھی بڑھی ہوئي اور بے ترتیب تھی آپ (ص) نے فرمایا: اگر یہ شخص اپنی داڑھی درست کرلیتا تو کیا حرج تھا آنحضرت(ص) کا فرمان سننے کے بعد اس نے داڑھی کی اصلاح کرلی اور پھر آنحضرت کے پا س آیا تو آپ (ص) نے فرمایا: ہاں اسی طرح اصلاح کیا کرو_(2)

بدن کے زاءد بالوں کو صاف کرنے کی بھی تاکید فرماتے تھے چنانچہ ارشاد ہے:

اگر کوئي شخص اپنی بغل کے بالوں کو بڑھا ہوا چھوڑ دے تو شیطان اس میں اپنی جگہ بنالیتاہے_(3)

تم میں سے مردو عورت ہر ایك اپنے زیر ناف کے بالوں کو صاف کرے _(4)

آنحضرت (ص) اس پر خود بھی عمل کرتے تھے اور ہر جمعہ کو اپنے جسم کے زاءد بالوں کو صاف

----

1) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج1 ص 145)_

2) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج 1 ص 128)_

3) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج1 ص 128)_

4) (ترجمہ مکارم الاخلاق ج1 ص 115)_

5) (محجة البیضاء ج1 ص 327)_

کرتے تھے_(1)

تیل کی مالش

صفائي اورآرائشے کی خاطرآنحضرت (ص) اپنے جسم پر تیل کی مالش کیا کرتے تھے ، حفظان صحت اور جلد کی صفائي کے بارے میں ڈاکٹروں کے درمیان تیل کی مالش کے فواءد کا ذکر کررہتاہے_

رسول مقبول (ص) نے جس چیز پر عمل کیا اور جن کو مسلمانوں کے لیے سنت بنا کر یادگار کے طور پر چھوڑا ہے اسکی تایید اس سلسلہ میں بیان کئے جانے والے دانشوروں کے اقوال سے ہوجاتی ہے_(2)

آنحضرت(ص) سر اور داڑھی کے بال کی آرائشے کے لیے مناسب روغن استعمال فرماتے تھے اور حمام لینے کے بعد بھی جسم پر تیل ملنے کی تعلیم فرماتے تھے اور اس پر خود بھی عمل پیرا تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

" جسم پر تيل ملنے كو اچھا سمجھتے تھے الجھے ہوئے بال آپ كو بہت ناپسند تھے، آپ فرماتے تھے ، تيل سے درد ختم ہوجاتاہے ، آپ جسم پر مختلف قسم كے تيل كى مالش كرتے

----

1) (محجة البيضاء ج1 ص 327)_

2) (ملاحظہ ہو كتاب اولين دانشگاہ و آخرين پيامبر)_

تھے، مالش كرنے ميں سر اور داڑھى سے شروع كرتے اور فرماتے تھے كہ سر كو داڑھى پر مقدم كرنا چاہيئے، روغن بنفشہ بھى لگاتے تھے اور كہتے تھے كہ ; روغن بنفشہ بہت اچھا تيل ہے ، روغن ملنے ميں ابرو پہلے مالش كرتے تھے، مونچھوں پر تيل لگاتے تھے، پھر ناك سے سونگھتے تھے، پھر سر كو روغن سے آراستہ كرتے تھے، دردسر رفع كرنے كے لئے ابروپرتيل لگاتے تھے_(1)

سرمہ لگانا

سرمہ لگانے سے آنكھوں كى حفاظت ہوتى ہے رسول اكرم (ص) خود بھى سرمہ لگاتے تھے نيز آپ نے سرمہ لگانے كے آداب بھى بيان كئے ہيں منقول ہے كہ :

آنحضرت داہنى آنكھ ميں تين سلائي اور بائيں آنكھ ميں دو سلائي سرمہ لگاتے تھے اورفرماتے تھے كہ : جو تين سلائي سرمہ لگانا چاہے وہ لگاسكتاہے، اگر اس سے كم يا زيادہ لگانا چاہے تو كوئي حرج نہيں ہے ، كبھى حالت روزہ ميں بھى سرمہ لگا ليتے تھے_ آپ كے پاس ايك سرمہ دانى تھى جس سے رات كے وقت سرمہ لگاتے تھے آپ جو سرمہ لگاتے تھے وہ سنگ سرمہ تھا_(2)

----

1) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج1 ص 64)_

2) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج1 ص67)_

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہے كہ ايك صحرائي عرب جن كا نام " قليب رطب العينين" تھا (قليب كے معنى تر آنكھيں ہيں درد كى وجہ سے اس كى آنكھيں مرطوب رہتى تھيں) پيغمبر كى خدمت ميں پہنچا آپ نے فرمايا كہ : اے قليب تمہارى آنكھيں تر نظر آرہى ہيں تم سرمہ كيوں نہيں لگاتے ، سرمہ آنكھوں كا نور ہے _

اءمہ سے بھى اس بے بيش قيمت ہوتى (آنكھ) كے تحفظ كے لئے ارشادات موجود ہيں_

امام محمد باقر (ع) نے فرمايا كہ : اگر سنگ سرمہ كا سرمہ لگايا جائے تو اس سے پلكيں آگ آتى ہيں ، بينائي تيز ہوجاتى ہے اور شب زندہ دارى ميں معاون ہوتى ہے _(1)

امام رضا (ع) سے مروى ہے كہ جن كى آنكھيں كمزور ہوں وہ سوتے وقت سات سلائي سرمہ لگائے، چار سلائي داہنى آنكھ ميں اور تين سلائي بائيں آنكھ ميں ، اس سے پلكيں آگ آتى ہيں ، آنكھوں كو جلا ہوتى ہے خداوند عالم سرمہ ميں تيس سال كا فاءدہ عطا كرتاہے_(2)

----

1) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج1 ص 88)_

2) (ترجمہ مكارم الاخلاق ج1 ص88)_

خلاصہ درس

1) نظافت آرائشے اور سركے بالوں كو سنوارنے كے بارے ميں رسول اكرم (ص) تاكيد فرماتے تھے_

2) اصحاب سے ملاقات كے وقت آنحضرت(ص) بالوں ميں كنگھى كرتے او ر ظاہرى طور پر آراستہ ہوكر تشريف لے جاتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3) روایت سے نقل ہوا ہے کہ آنحضرت(ص) کے کسر کے بال چھوٹے تھے_
4) آرائشے کی چیزوں میں رسول اکرم (ص) صرف اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اسی سے خطوط پر مہر لگانے کا بھی کام لیتے تھے_
5) ہر ہفتہ آپ (ص) اپنے ناخن کا ٹتے ، جسم کے زاءد بالوں کو صاف کرتے اور مونچھوں کو کوتا ہ فرماتے تھے_
6) صفائي اور آرائشے کے لئے آپ (ص) جسم پر تیل بھی لگاتے تھے_
7) آنکھوں میں سرمہ لگانے سے آنکھوں کی حفاظت ہوتی ہے _ رسول خدا (ص) خود بھی سرمہ لگاتے تھے نیز سرمہ لگانے کے آداب بھی آپ نے بیان فرمائے ہیں _

سوالات :
1_ بالوں کو سنوارنے اور صاف رکھنے کے لئے رسول خدا نے کیا فرمایا ہے ؟
2 _ سرکے کتنے بڑے بال رسول خدا کی سنت شمار کئے جائیں گے _
3 _ سر کے بالوں کے لئے رسول خدا کے نزدیك کس رنگ کا خضاب سب سے بہتر ہے؟
4 _ رسول خدا اپنے ہاتھوں کی آرائشے کے لئے کون سی چیز استعمال کرتے تھے، اس سلسلہ کی ایك روایت بھی بیان فرمائیں ؟
5 _ حفظان صحت کے لئے آنحضرت(ص) ہر ہفتہ کون سے اعمال انجام دیتے تھے؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com